

دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا مجموعہ

کلیدِ دمنہ



تصنیف: نیدر ہائیسوف
مترجم: عبید اللہ نعیمی

کلیدِ دمنہ

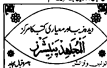
بید بافیوسف
مولانا عبید اللہ عبید

الکتاب المکتبہ

4 منزل دین پلازہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 283
177

ملفوظات سید کبیر

- [illegible]



(12/24/2014)

- | | |
|------------|-----------|
| نام کتاب | کلید دست |
| صفحہ | ۱۱۰ |
| حزب | سازمانی |
| نشانی محل | ۱۰۰، ۲۰۰۰ |
| نشانی دفتر | ۲۰۰۳ |
| نشانی دفتر | ۲۰۰۶ |
| یہ | ۱۰۰ روپے |
| | ۸۰ روپے |

● 〓



❁ الشاعرة:

❁ اشاعت دہم:

❦ اشیاء متعلقہ:

ۛۛ

کلید: 100 در 100

فیبر گلاس: 80 روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

کلیدِ رحمتِ قدیم طبعی روش کی ایک معرّف کتاب ہے جسے برصغیر ہند کے ایک دانشور، جو اپنے دور کے آسٹریٹکس و عظیم کے لئے تصنیف کیا تھا تاکہ اسے انسانی ہندو اور آدابِ حکومت سے آگاہ کیا جاسکے۔ مصنف نے اس کتاب کو ہندوؤں کی زبان میں پیش کیا ہے تاکہ حکمرانِ ہند کی تبلیغِ مذکورہ پر کوئی صحت گریں نہ کرے۔

ع ذراک حراجِ شاہیں آدابِ سخنِ ہندو

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کے تراجم کئے گئے ہیں۔ اور اس کا عربی ترجمہ ایک مرصعہ دینی مدارس کے نصاب میں بھی شامل رہا ہے۔ اور اب اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ حکمت و دانش کی ان باتوں کو عام کیا جائے جن کی وجہ سے اس کتاب کو حضرت امامِ ماحل ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین کو ایسے بیش بہا ثمرات ملنے سے آگاہی حاصل ہوگی جن سے دینی و مادی اخلاقی اور اجتماعی معاملات میں فائدہ اٹھائیں گے۔ رسولِ کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔ کَلِمَةُ الْحِكْمَةِ حَالَةُ الْعُورِ مِنْ لِبَاسِهَا وَجَدَهَا اَصْلُهَا (۱) اُن کی بات سون کی کم شدہ نتائج ہے اسے جہاں سے بھی ملے حاصل کر لیتا ہے۔

میں اس موقع پر جنابِ مرقاۃ رواقِ صاحبِ کاشغریہ اور کاتبِ ضروری محنتوں کو انہوں نے ترے کے مسودے کی اصلاح کے ساتھ پردہِ ریختگی کی ذمّت بھی برداشت کی اور اس طرح یہ کتابِ ملامت کے لئے تیار ہو گئی۔

اب اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے جس کی ملامت کا اہتمام ہمارا قابلِ عجب صاحب نے کیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس کو پسند فرمائیں گے۔

محمد تقی میر

تعارف کتاب

از۔ جو رہی جبکہ ذیل ان پائی اور اولہ اصلاح (مصر)

”کلید دست“ اصلاح اخلاق اور تقسیم و تربیت کی ایک بلند پایہ کتاب ہے جسے ایک ہندوستانی قسطنطین نے آج سے سیکڑوں برس پہلے تصنیف کیا تھا۔ تاریخ عالم میں ذکر ہے۔ کہ سکندر روٹی نے ہندوستان کے کچھ حصہ کھانچ کرنے کے بعد مسطورہ جلاتے میں اپنا ایک جاشین مقرر کر دیا۔ اور غور و انگیں چلا گیا۔

اہل ہند نے اس سے بھگت کر دی اور اس کی جگہ عظیم کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ مگر کچھ عرصہ بعد عظیم نے غم و جبر اور آسریہ کی راہ اختیار کر لی اور رعایا کو اس حد تک دبا دیا کہ کسی شخص کو اس پر تنقید کرنے کی بھی جرات نہ رہی۔

اس مہم کے ایک عظیم قسطنطین نے اپنے اس صورت حال کے پیش نظر عظیم کو اس روش سے باز رکھنے کے لئے اس سے ملاقات کی اور اسیے اور کچھ اصولوں پر کار بند ہونے کی تلقین کی۔ مگر اس نے اسے ٹیل میں ڈال دیا۔ لیکن کچھ مدت کے بعد کسی اہم معاملہ پر مشورہ کرنے کے لئے اس کو دیا گیا اور پھر اس نے عظیم کے لئے یہ کتاب ترتیب دی۔

اس کتاب میں اس زمانے کے رواج کے مطابق جانوروں اور پرندوں کی زبان سے فصاحت کی گئی ہے اور اس میں ان حقائق کو مستور کیا گیا ہے۔ جن سے عام طور پر لوگوں کو سناچہ پڑتا ہے اور جن کے ذریعے سے ان کے کردار کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

یہ کتاب مسکرت زبان میں لکھی گئی تھی اور اس کے بعد کئی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ محققین نے اس کے اصل نسخے کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ ابھی دستیاب نہیں ہو سکا۔ البتہ ابھی اس کتاب کے متعدد ایہاب ہندوستان کی قدیم کتابوں میں مل چکے ہیں۔ جیسا کہ ہم بعد میں بحث کرتے ہوئے دیکھ سکیں گے۔ ان محققین نے اس کتاب کے پہلے پانچ ایہاب بھانٹے باختر اور ہندوستان کے بعد کے تھیں

ادب کا ماحول تھا اور آٹری واپس چلا آیا جہاں حاشیہ کرتے ہیں۔

اس کتاب کا سب سے پہلا ترجمہ سچی زبان میں ہوا۔ مگر یہ فیضانِ علم کی تحقیق کے مطابق صرف ایک ہی ادب اس زبان میں لکھا ہے۔ مراد زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ کتاب شاہین ہند کے کتب خانے میں پڑی رہی اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکا اس لئے کہ وہ اس کی بہت زیادہ نگہداشت کرتے تھے۔ چنانچہ جب ایمان میں فریاد ان کی حکومت آئی تو اسے کسی طرح اس کتاب کا علم ہو گیا اور اس نے کسی صاحبِ علم کو اس کی حاشی میں ہندوستان بھیجا اور اس مقصد کے لئے ہزاروں روپے خرچ کئے۔ اس عالم نے جی حقائق کے بعد اس کتاب کو پہلوی (فارسی) زبان میں منتقل کیا اور اسے ایران لے آیا اور پھر اس کتاب کا ترجمہ پہلوی سے سریانی اور عربی میں ہوا۔

عربی زبان میں اس کے ترجمے کا سہرا عبداللہ بن صفح کے سر ہے جو عباسی طیفیابو جعفر منصور کا بیگزری تھا۔ اس کے علاوہ عبداللہ بن جلال اہوازی نے بھی ۱۸۵ء میں اس کا عربی ترجمہ سچی زبان میں کی خدمت میں پیش کیا۔ بعض لوگوں نے اس کتاب کو حکیم صورت میں بھی لکھا ہے۔ خطا حکیم کیلئے غلطی ہے اس کا شعروں میں ترجمہ کیا ہے۔ پھر اسی کتاب کی طرف پرنسپل بن ہارون نے طیفیابو منوں کے حضور ایک کتاب لکھ کر پیش کی۔ مگر یہ تمام کتابیں حوادثِ زمانہ کی ذرا ہو گئیں اور صرف اسی صفح کا ترجمہ پڑی رہ گیا۔ جو آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور پھر ۱۷۸۵ء میں منلی ہراس عربی ترجمے کا کچھ حصہ شمس ہوا زری نے شائع کیا۔ لیکن مکمل کتاب ۱۸۱۶ء میں ایک فرانسیسی مستشرق ہارون مسطرحوی سامی نے پھر اسے شائع کی اس عربی ترجمے کے شائع ہونے کے بعد دنیا کی دوسری زبانوں مثلاً فرانسیسی، آلمانی، انگریزی، روسی اور ہندی وغیرہ میں اس کتاب کے ترجمے ہوئے ہیں۔

مرض ناشر

”کیلے دست“ دراصل حکمتِ زبان میں لکھی گئی ایک تاریخی اور عجیب کتاب کا اردو ترجمہ ہے اگرچہ اس کتاب کا ترجمہ کی زبانوں میں ہو چکا ہے مگر اردو ترجمہ کرنے کی سعادت مصر حاضر کے معروف عالمِ دین حضرت مولانا عبدالحق صاحب کو نصیب ہوئی اور انہوں نے اہلچشمہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ اس عظیم تاریخی کتاب کا تیسرا ایڈیشن شائع کر رہا ہے۔

”کیلے دست“ میں اگرچہ جانوروں کی زبان میں انسانوں کو سمجھنے کے وسائلِ صحتیہ کی طرف رہنمائی کی گئی ہے مگر اس حوالے سے بھی یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے کہ کسی بھی بادشاہ اور مذہبی رہنماؤں کو براہِ راست تنقید برداشت نہیں ہوتی اور وہ غم و ہجر اور انتقام کا راستہ اختیار کر کے صحت کرنے والے کو بدترین سزا دینے کی کھان لیتا ہے۔ جیسا کہ خاتمِ بادشاہ و خاتم نے صحت کرنے والے کو قتل، بے پاؤں، بے دماغ اور اس نے صحت کرنے کا عمل چھوڑ کر طریقہ تبدیل کرتے ہوئے جانوروں کی زبان میں انسانوں کے روزمرہ معاملات کو موضوعِ بحث بنائے صحتیہ نہیں اور بدترین انجام سے آگاہ کیا۔

اصطلاح اور طرزِ پانے کے حوالے سے یہ کتاب اگرچہ محض جانوروں کی کہانیاں ہیں اور بچوں میں بہت مقبول ہوئی ہے مگر ناکامی سے بچنے اور کامیابی کی منازل طے کرنے والے مفکرانوں سے لے کر سیاسی جماعتوں کے کارکنوں تک ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کیلئے یہ کتاب مشکل زندگی کی حیثیت رکھتی ہے۔

کتاب کا پہلا دورہ اردو ایڈیشن جس طرح انور الدین احمد ان ملک کا ترجمہ نے پسند کیا اور خوب پذیرائی کی اسید ہے کہ تیسرا ایڈیشن بھی جو کہ منظرِ عام میں شائع کیا جا رہا ہے پسند کیا جائے گا۔

ناصر اقبال آباد

انٹرنیٹ راولپنڈی پبلشرز

پیشہ ایڈیٹر ایمانہ ”فرہات“

باب 1

شیر اور بتل

ہنگو اس برس پہلے کاڑ کر ہے کہ ہندوستان پر ظلم ہائی اور شاہ حکومت کرتا تھا۔
اس نے ایک روز اپنے مہم کے حکیم قتل بھیجے کہا:
مجھے وہاں پہنچو اور بتلوں کی مثال بتائیے جن کے درمیان کوئی جھگڑا ہو سکے اور بتل
انگریزی کرتا ہے اور اس طرح ان کو دشمن اور غارت پر ابھارتا ہے۔
یہی ہائے کہا:

جب وہاں رہتوں یہ مصیبت آئے کہ ان کے درمیان کوئی جھگڑا ہو سکے اور بتل
انگریزی کرنے لگے تو روزِ ہوا وہاں رہتوں گزرتی کہ ان کے تعلقات ختم ہو جاتے ہیں اور وہ ایک
دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں اور اس کی ایک مثال یہ ہے۔

1۔ باپ کی صحبت

لوگ جان کرتے ہیں کہ

دشمن کی سرزمین میں ایک بوز عاقل ہے، باکرہ انہیں کے تئیں جیتے تھے۔ جب
وہ جان ہوئے تو انہوں نے اپنے باپ کا مال ادا شروع کر دیا۔ انہوں نے خود کو کوئی ایسا
بزرگ نہیں سمجھا تھا۔ جس سے وہ اپنے لئے بچو کا سمجھے۔ چنانچہ ان کے باپ نے انہیں خدمت
کی اور ان کے پاس رہے طرزِ عمل پر صحبت کرتے ہوئے کہا:-

میرے بچے! اس دنیا میں رہنے والا ہر شخص تئیں چیزوں کا خواہش مند ہے اور وہ
اور وہ ان چیزوں کو چاہے اور دیگر چیزوں کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے۔ جن تئیں چیزوں کا وہ
خواہش مند ہے وہ ہیں۔ ۱۔ رزق میں فراخی ۲۔ نوکری میں عزت ۳۔ اور آخرت کے

لے ڈالو اور میں تمہیں جیوں کو حاصل کرنے کے لئے وہ جن چار چیزوں کا بیج دیتا ہے وہ ہیں۔ لیکن حد تک اچھا رہے سے مال کماؤ۔ ۲۔ کمانے والے کی اچھے طریقے سے حفاظت کرو۔ ۳۔ اس مال کو کاروبار میں لگا دو۔ ۴۔ اسے اپنی معاشی حالت کو درست رکھنے اور اپنے اہل و عیال کو مزید داکھرب کو خوش رکھنے کے لئے خرچ کرو۔ ۵۔ جس کا کام وہ اس کو آخرت میں ہوگا۔ اور جو شخص ان باتوں میں سے کسی ایک کو بھی ضائع کر دے گا وہ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس لئے کہ اگر وہ کام نہیں کرے گا تو اسے پاس مال نہیں ہوگا اور اگر اس کے پاس مال بھی ہو اور وہ کوئی کاروبار بھی کرے گا لیکن وہ اس کی صحیح طور پر نگہداشت نہ کر سکے تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا مال ختم ہو جائے اور وہ کوکال ہو جائے۔ اور اگر وہ مال کو رکھ پھڑے اور اسے کسی کاروبار میں تنگ لگائے تو خود اسے قحوظ اقتدار کے قریب خرچ کرے پھر بھی وہ جلد ہی ختم ہو جائے گا۔ جس طرح سرمدانی سے اتنا ہی سرمد نکلا جاتا ہے جتنا سلائی پر نکلتا ہے لیکن پھر بھی وہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر وہ مال کو خرچ کرے لیکن بے جا اور بے گل خرچ کرے تب بھی وہ اس فقیر کی مانند ہو جائے گا جس کے پاس مال نہیں ہے۔ ۶۔ جس اس کے مال کو حادثات اور دیگر اسباب کی وجہ سے چاہے اس نے سے کوئی نہیں روک سکا۔ جس طرح کسی کتاب میں پانی جمع ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی ایسی جگہ نہ نکلی گی جو اس سے چند ضرورت پائی لگا رہے تو وہ غراب ہو جائے گا۔ رستا رہے گا اور پھرنے پھرنے سوراخوں سے بہنے لگے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا کوئی بند ہی ٹوٹ جائے اور سارے کا سامان پانی بہ کر ضائع ہو جائے۔

اس بڑے مے میں ان نے اپنے باپ کی وصیت کو قبول کیا اور انہیں یمنین ہو گیا کہ اس میں ان کی بھالی ہے۔ چنانچہ ان میں سے سب سے بڑا بیٹا کمانے کے لئے یمنین ملک کی طرف چل پڑا۔ وہاں سفر ایسی جگہ آگئی جہاں دالہل بہت زیادہ قیمتی اس کے پاس ایک چھڑا تھا جسے دالہل سمجھ رہے تھے۔ یمنیوں میں سے ایک کو کھڑے کہتے تھے اور دوسرے بوندے۔ کھڑے دالہل میں پھنس گیا۔ اس آدمی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اسے نکال نہ سکے۔ چنانچہ وہ انہیں اس کو کہیں سے چل چلا اور اپنے چھپے چھپے ساتھی کو کھڑے کیا کہ شاید دالہل کم ہو جائے اور وہ دالہل کو نکال کر لے آئے۔ مگر

جب رات آئی تو اس شخص کو بہت ادر لگا وہ نل کو چھڑ کر اپنے ساتھیوں سے چلا اور ان کو تیار کر نل سر کیا تھا۔ ان میں سے کسی نے کہا جب کسی کی صحت مرفم ہو کر آ جاتی ہے تو وہ اپنے آپ کو ان حادثات سے جاننے کے لئے خواہ مخویہ کوشش کرے جن سے اس کی جان کے جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مگر کوئی تہہ وہ اس کے کام نہیں آتی بلکہ بعض اوقات اس کے بچنے کی یہ کوشش اور اس کی یا مینڈا اس کے لئے وہل جان بن جاتی ہے۔ جس طرح جان کا جاتا ہے کہ:

2۔ ایک مصیبت زدہ شخص اور اس کی تہہ یہی

ایک آدمی کی شناخت بھل میں جا رہا تھا جہاں وہ نکلے کا بہت زیادہ خطرہ تھا۔ وہ شخص اس علاقے کے رہنے والے اور اس کے خطرات سے کوئی واقف تھا۔ وہ ابھی کچھ زیادہ دور نہ گیا تھا کہ اسے ایک غور اور مجبوز نظر آیا جب اس نے دیکھا کہ مجبوز اس کی طرف آ رہا ہے تو وہ ڈر گیا اور اس سے بچنے کے لئے اس نے دائیں بائیں دیکھا کہ شاید اسے مجبوز سے بچنے کے لئے کوئی جگہ مل جائے لیکن اسے نہی کے پار ایک بستی کے ساتھ کوئی جگہ نظر نہ آئی تو وہ بھڑکی سے اس کی طرف بھاگا لیکن جب نہی پر پہنچا تو اس پر ٹپ نہ تھا۔ اس نے دیکھا کہ مجبوز ابھی اس کے پیچھے رہا ہے تو اس نے نہی میں چلا گیا کہ وہ تیرا نہ جانتا تھا اور وہ اس میں ادب ہی جاتا کہ بستی کے لوگ اسے نہ دیکھ لیتے۔ چنانچہ انہوں نے اس کو باہر نکال دیا۔ وہ موت کے قریب ہی پہنچ چکا تھا۔ وہ مجبوز ان لوگوں کے پاس رہا اور جب دیکھا کہ مجبوز سے محفوظ ہو گیا ہے۔ تب اسے نہی کے کنارے ایک انگ تھک مکان نظر آیا اس نے سوچا کہ وہاں جا کر کچھ آرام کروں اس کے اندر گیا تو اس نے دیکھا کہ اس میں تیرا لگا ہوا ہے۔ جنہوں نے کسی تاجر کو لیا ہوا ہے اور اس کا بلی جسم کر رہے ہیں۔ وہ تاجر کو لگا کر مارتے ہیں جب اس نے یہ دیکھا تو اس کو اپنی جان کی فکر نہ کی بلکہ بستی کی طرف بھاگا اور وہاں ایک دھڑ کے ساتھ لگا کر آرام کرنے کے لئے بیٹھا ہی تھا کہ تاجر کو لگا کر اس کے پیچھے کر گیا۔

رہا نظر تو وہ اس دھڑ سے کسی طرح بھاگا اور وہی علاقے میں پہنچ کر کہا کہ اس جگہ راجتی کہ خوب سہا ہو گیا پھر اس نے انکا شروع کر دیا وہ خوب لڑائی آواز سے

ڈکرا۔ وہیں قرعہ ہی بھگن تھا جہاں ایک بہت بڑا شیر رہتا تھا۔ وہ اس علاقے کا بادشاہ تھا اور اس کے ساتھ بہت سے دوسرے درندے بھیڑے گئے ڈالوڑ پھرتے وغیرہ بھی رہتے تھے۔ یہ شیر اپنی سن مائی کر رہا تھا اور اپنے کسی ساتھی کی رائے کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ اس نے کسی غلطی نہیں دیکھا تھا اور کبھی اس کی آواز بھی نہیں سنی تھی اس لئے تیل کے ڈکرانے کی آواز سن کر اسے گھبراہٹ تو ہوئی لیکن اسے یہ گمان نہ تھا کہ اس کے دور داری اس کی اندر کی حالت سے آگاہ ہو جائے گی چنانچہ اس نے باہر نکلا اور غبار کرنا پھوڑ دیا اور اس کے دور داری ہی اسے غوراً دکھایا کرتے۔

شیر کے دور داری میں وہ گنڈر بھی تھے۔ ان میں سے ایک کو کلیڈ اور دوسرے کو دسٹ کہا جاتا تھا۔ یہ دونوں بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ ایک دن دسٹ نے اپنے بھائی کلیڈ سے کہا۔ بھائی! یہ بادشاہ سلطنت ایک ہی جگہ کیوں تک کر رہ گئے ہیں؟ کبھی باہر نہیں نکلتے۔ کلیڈ نے کہا قصیدہ یہ پوچھنے کی آخر کیا ضرورت؟ کبھی ہے؟ ہم لوگ بادشاہ سلطنت کے دور دولت پر رہتے ہیں جس بات کو وہ پسند کریں گے ہم اسے اختیار کریں گے اور جس کو وہ پسند نہ کریں گے ہم اسے ترک کر دیں گے۔ ہمارا یہ مقام نہیں کہ بادشاہوں کے معاملات پر ہنسنے کی بات اور قہر ملے گی۔ تم اس سے باز رہو اور کچھ غصے کی بجائے کام کے پیچھے پڑو۔ ہے؟ اس کا نہیں ہوتا تو اس کا انتہا ہوا ہی ہوتا ہے۔ جی جی کے انھوں بندہ کا ہوا تھا۔

3۔ بندہ اور جی جی

لوگ جان کر رہے ہیں کہ ایک بندہ نے دیکھا کہ وہ کسی بگڑی ہوئی بیٹھا ہے اور اسے جی رہا ہے اس نے اس میں دھنکڑیاں بھی ٹھوکرے دی ہیں۔ اسے یہ سچر بہت چھانگا۔ مگر ہوا یہ کہ جی جی کسی کام کے لئے کبھی چلا گیا چنانچہ بندہ اور اسے ایسے کام میں لگ گیا جہاں اس کا نہیں تھا۔ دھنکڑیاں پھینچنے اور اس کی دھنکڑی کی درز میں چلی گئی وہ چھوٹی گڑی اس نے غوراً نکال دی۔ تو گڑی کی درز بند ہو گئی۔ دور کی شدت سے اس پر فنی طاری ہو گئی۔ جی جی نے آ کر اس کا بپ یہ حال دیکھا تو اس نے بھی اسے خوب دانا۔ جی جی کے انھوں جی اس کی درمست بنی وہ اس تکلیف سے کھنڈ ہو گئی بگڑی میں دم کے پھنس جانے سے اسے ہوا کی جی۔

دسٹ نے کہا! جی جی تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے۔ لیکن بروہ غصے جو

بادشاہوں کے قریب رہتا ہے لیکن کام نہیں ہو سکتا۔ قریب رہنے کا شرف حاصل نہیں کر سکتا۔
 انہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بادشاہوں کا قریب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
 وہ جس اپنے بھید کی خاطر یہاں نہیں کرتا۔ بھید کو ہر طرح کی جال سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ وہ
 اس لئے قریب حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنے دوستوں کو غولی کر سکے اور دشمنوں کو مات
 دے سکے۔ یہاں بیکہ لوگوں میں بیکہ مٹی نہیں ہوتی اس لئے وہ غمزہ کی سی چیز پر غور ہو جاتے
 ہیں۔ جس طرح کے کوئی کسی ڈیل جاتے تو وہ اس پر ہمہ تن نہیں ہوتا۔ لیکن جو لوگ عز
 و محبت رکھتے ہیں۔ انہیں معمولی چیزوں پر اطمینان نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اس وقت تک نہیں
 نہیں لینے جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائیں جس کے وہ اہل ہوتے ہیں۔ جس طرح شیر
 خرگوش کا ہوا کرتا ہے۔ لیکن جب اسے کوئی ہانت نظر آ جاتا ہے تو وہ خرگوش کو بھڑکاتے ہیں
 کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

اسی طرح کہے کہ جو کچھ وہ ہم ملتا رہتا ہے اور جو بھی آپ اس کی طرف روٹی کا
 ٹکڑا دل دیتے ہیں تو اس پر غور ہو جاتا ہے۔ اور قیامت کر لیتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس، اچھی
 جس کی قوت و طاقت کا سب کو اعتراف ہے جب اس کے سامنے چارہ لگا جاتا ہے تو اس
 وقت تک وہ اسے نہ لکھتا۔ جب تک اس کی خوشامد نہ کی جائے اور اس کے سر پر بار بار
 ڈانڈ نہ کیا جائے۔

جو شخص اس طرح سے زندگی گزارے کہ اس کے پاس مال ہو عزت ہو اور وہ
 اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب سے صحت سلوک کرتا ہو اس کی عمر خود غمزہ کی ہی ہو نہ کہ وہ
 خوش حال ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص ایک وقت اور غلطی میں زندگی گزارے اور اپنے آپ پر بار
 اپنے اہل و عیال پر طرح کرنے میں اہل سے کام لے اس سے تو قیامت ہی چاہا اور وہ بھی
 زیادہ زندہ ہوتا ہے۔ اور جو شخص محض اپنے لئے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے کام
 کرے اور جس کسی پر اس کا کہہ کر کے اور اپنی سب باتوں کو بھڑکے اس کا بھر جانوروں میں
 ہی کیا جاسکتا ہے۔

کلیہ نے کہا میں نے تمہاری بات سمجھ لی ہے لیکن انہیں اس بات پر غور کر لینا
 چاہئے کہ ہر انسان کا ایک مقام ہوتا ہے جب تک وہ اسے قائم رکھ سکے اسے اسی پر قیامت

کرتی چاہئے۔ دندنے کا سراپ تو بڑھتی کے لگاؤ سے غلبہ ہوتے ہیں۔ مگر کہاں کی بڑھتی کچھ کچھ مرنے سے لپکے کر جب تک پہنچا دیتی ہے لیکن جس کے اندر مزہ دھت کی کی ہوتی ہے وہ اپنے آپ کو بڑھتا م سے بھی کچھ کرا لیتا ہے۔ پھر نے مرنے سے مرنے مرنے تک پہنچنا مشکل ہے۔ لیکن بڑھتی سے بڑھتی میں گراؤ آسان ہے۔ جس طرح اٹھاری ہزار کوڑ میں سے اٹھا کر کوڑھے پر لگاؤ بھی مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اسے زمین پر دے مانا آسان ہوتا ہے۔ ہم اٹھوں اٹھائی آٹھ مرنے تک پہنچے گا مرنے کچھ ہیں۔ اور ہم اٹھائی بڑھتی کی کچھ سے اسے حاصل بھی کر سکتے ہیں۔ تو مرنے میں ہم جو مقام پر ہی قیامت کیوں کر لیں؟ جب کہ ہم اس سے بڑھتا م پر پہنچ سکتے ہیں۔ بھلنے نے کہا تو مرنے کا مقصد کے لئے تمہارے انداز سے کیا ہیں؟ دندنے نے کہا میرا انداز یہ ہے کہ سوچو وہ صورت حال میں بادشاہ سے ملوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی رائے میں قیامت نہیں رہی اور اسے اندر اس کے دربار میں کوئی کچھ سوچ نہیں رہا۔ ہو سکتا ہے کہ اگر میں اس وقت اسے ملوں تو خیر خواہانہ انداز میں بات کروں تو اس کے پاس اور اعلیٰ منصب حاصل کروں۔ بھلنے نے کہا تجھے کہنے محسوس ہو رہا ہے۔ کہ بادشاہ کو اس وقت کچھ نہیں سوچ رہا۔ دندنے نے کہا یہ میں اپنے تمام فراست کی وجہ سے جانتا ہوں اس لئے کہ ایک صاحب فراست شخص اپنے ساتھی کے اندر کا حال اس کے ظاہری آثار سے معلوم کر لیتا ہے۔ بھلنے نے کہا تجھے بادشاہ کے پاس کوئی عمدہ سے کتا قیام کیوں کر ہو سکتا ہے؟ جب کہ نہ تو اس کے مصاحب ہو اور نہ قصیدہ بادشاہوں کے حضور۔ چنے کا کوئی تجربہ ہے۔ دندنے نے کہا مضمون ظاہر طاقت اور شخص کے لیے اٹھاری ہزار اٹھائی کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ خواہ وہ جو اٹھائی اس کی عادت نہ رہی ہو۔ جیسا ایک کڑور شخص خواہ اس کی یہ عادت ہی کیوں نہ ہو وہ اٹھاری ہزار میں اٹھائی کچھ نے کہا کوئی بادشاہ جس نے اپنے سامنے حاضر ہوا تو اس کو عزت نہیں دے گا۔ وہ اس کے لئے صرف اپنے شخص کو ترجیح دے گا۔ ہے جس کے قریب ہونے کی کوشش کرے گا ہوتا ہے کہ بادشاہ کی مثال انگریز کی مثل کی مانند ہے جو کسی نہ سے رشتہ نہیں جو کسی پر پہنچتی ہے جس کے قریب ہو۔ لہذا تم خیر کے دہرائی کوئی تاہم ہر جہے حاصل کر سکتے ہو جبکہ تم اس کے قریب بھی نہیں جکے۔

دست نے کہا میں نے تمہاری ساری اچھی بھلی ہیں۔ اور تم کچ کہہ رہے ہو لیکن
 تمہیں وہ علم دیا جائے۔ کہ آج جو لوگ بادشاہ کے قریب رہتے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اس سے
 پہلے اس مقام پر رہے ہوتے تھے۔ وہ پہلے اس کے قریب ہوتے اور پھر میں صاحب تک پہنچ
 گئے۔ میں بھی بادشاہ کے قریب ہو کر ان صاحب تک پہنچتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جو
 شخص کسی بادشاہ کے دروازے پر جائے اچھا اچھا چھڑوے 'اچھی ترشی برداشت کرنے'
 برداری اختیار کرے اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے تو وہ اپنی منصب تک پہنچ سکتا
 ہے۔۔۔ کیلئے نے کہا چلو تم میں سمجھو کہ تمہاری بادشاہ تک رسائی ہو گئی لیکن اس کے ہاں تم اپنا
 مقام کیسے حاصل کر پاؤ گے؟ دست نے کہا اگر میں اس تک رسائی حاصل کروں تو اس کی
 عادات معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور پھر اس کی اطاعت کرنے اور اس سے بہت کم
 اختلاف کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اس کی مرضی و مشا کے مطابق احوالوں کا
 جب وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے گا جو میرے نزدیک بھی درست ہو تو اسے خوب منا سونہ
 کروں گے سامنے پیش کروں گا اور اس کے ہر پہلو کو واضح کروں گا۔ اور اس کے لئے اس کی
 بہت ج محاذوں کا آج وہ خوش ہو جائے اور جب وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے گا جس سے
 مجھے نقصان نظر آتا ہو تو میں اسے نقصان سے آگاہ کروں گا اور اس کو ترک کر دینے کے فوائد
 اس کے سامنے پیش کروں گا جتنا کہ میں کر سکوں گا۔ اس طرح مجھے یقین ہے کہ بادشاہ کے
 ہاں اپنی مقام حاصل کروں گا اور اسے میرے اندر ایسی ملامتیں نظر آئیں گی جو اسے کسی
 اور کے اندر نظر نہیں آئیں گی۔ ایک صاحب علم و عقل شخص ہا ہے تو کچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو
 کچ جھوٹ کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک ماہر صورت و عیار پر یکساں تصویریں بناتا ہے کہ وہ عیار
 سے ماہر اور عقلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور یکساں بناتا ہے جو عیار کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔
 ملاحظہ کرو اس کے اندر نہیں ہو تیں۔ اور میں جب بادشاہ کو میری صلاحیتوں کا علم ہو جائے گا
 تو میری عزت افزائی کی اور مجھے چاہے قریب ہا لینے کی خواہش اسے زیادہ ہوگی۔

کیلئے نے کہا تمہاری رائے ہے شک میں ہو لیکن میں تمہیں بادشاہ کے قریب سے
 پر ویزی چھین کر ہوں اس لئے کہ بادشاہوں کے قریب میں بڑے عطا ہوتے ہیں۔
 اہل علم نے کہا ہے کہ تمہیں باتوں کا کوئی اور کتاب کوئی عقل ہی کر سکتا ہے اور کم لوگ ہی ان

سے سلطنت نکلے ہیں۔ ۱۔ بادشاہ کا قرب ۲۔ مردوں کو مرنا دینا ۳۔ اور اگر چہ کرنے کے لئے ذہنی لچکاؤ اہل علم نے بادشاہ کو ایسے بھانڈے سے نکال دیا ہے جس پر چڑھا شکل ۵۴ ہے۔ مگر اس پر محدود پہل جتنی جہاں است اور ملکہ وہ انہیں بھی پائی جاتی ہیں اور ان چیزوں کے ساتھ وہیں اور نہ سے پیچھے اور پیچھے بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ اس پر چڑھا شکل اور اس پر دھما خفاک ۵۵ ہے۔

دست نے کہا جو حکم نے کہا ہے کچھ ہے لیکن جو شخص مصائب کو برداشت نہ کرے وہ اپنے مقصد تک بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص کسی خوف کی وجہ سے ایسا کام چھوڑ دے جس میں اس کی کامیابی کا امکان بھی ہو تو وہ کسی بڑے کام میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں کہ نیک چیزوں کو بڑھتی اور فطرت میں کوہ سے ایلر کوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہیں بادشاہ کی خدمت مستور میں جہاں ہی سزا اور دشمن سے مقابلہ اہل علم نے ایک بلند ہمت شخص کے حصول کیا ہے کہ اسے وہ جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں دیکھا جاسکتا اور ان وہ جگہوں کے علاوہ اور کوئی جگہ اس کے لائق بھی نہیں ہوتی۔ وہ پادشاہوں کے ساتھ سحر ہو کر پہنچا پھر دور ویشوں کے ساتھ تارک دنیا بن کر۔ جس طرح کہ اچھی کی خواہش ہوتی اور قدر و قیمت صرف وہ جگہوں پر ہوتی ہے پادشاہ جگہ میں آئے اور پھر پادشاہوں کی سہاری میں ہو۔ کیلئے کہا۔ اللہ تعالیٰ میرے اس ارادے کو تیرے لئے باعث خیر بنائے۔ میں تو بہر حال تیری اس بات کا مخالف ہوں۔

۴۔ دست شیر کے دربار میں

اس کے بعد دست کیلئے کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا اور شیر کے حضور پہنچ گیا جاتے ہی سلام عرض کیا۔ شیر نے اپنے ایک مصاحب سے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ شیر نے کہا ہاں میں اس کے باپ کو ہانا ہوں پھر دست سے پوچھئے فلاں تم کہاں رہتے ہو؟

دست نے کہا میں آپ کے دربار میں ہی رہتا ہوں۔ میری یہ زندگی کہ جب کوئی کام آج نہ ہو میں دل و جان سے لوہا پی گل کے مطابق پادشاہ سلامت کی خدمت کروں۔ پادشاہوں کے دربار میں یہ ٹھہرنا کامیاب ہے ہوتے ہیں۔ جن کے لئے بھی ان لوگوں کی بھی

ضرورت نہ جاتی ہے جن کی کوئی اہمیت نہیں لگتی جاتی۔ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہوتا کہ اس نے اندر کوئی بھی ٹوٹی سوجھ بوجھ نہ ہو۔ غولہ وہ اونٹنی اور بے کافی کیوں نہ ہو۔ جس طرح ایک پہلنی سی ٹکڑی زمین پر چڑی راتی ہے مگر کبھی آدمی اس سے کان کھانے کا کام ہی لے لیتا ہے۔ مگر وہ جانور جو بیخ و بھٹان سے بھی واقفیت رکھتا ہو اس سے کام لینا تو اور بھی مناسب ہے۔

بہ شیر نے دست کی اچھی شہس قرار سے وہ بہت اچھا لگا۔ اس نے کھلایا کہ چایک ٹیر خواہ اور صاحب محل و ملاں ہے۔ مگر اس نے حاضرین سے حجب ہو کر کہا ایک صاحب علم اور عالی مرتبت شخص یہاں اوقات گزارتا ہے اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں لگتی جاتی لہذا اس کا حقیقی مقام پہنچتی کوئی لکھنے سے بالا کرنا ہے۔ جس طرح آگ کے شعلے غولہ نکلتی ہمارا کرکھا جائے مگر وہ پہلنی کی طرف ہی جاتا ہے۔

بہ دست نے کھلایا کہ اس نے شیر کے دل میں جگہ پیدا کر لی ہے۔ حق کہنے لگا۔ راجا بادشاہوں کے دروازے پر اس قدر شیخ کے ساتھ آتی ہے کہ بادشاہ کو اس کے علم و ہر کام علم ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ گرفتیت وہ شخصوں میں ہوتی ہے۔ جھگڑکی جھگڑ پر اور عالم کی عالم ہے۔ کسی کے دوست غولہ کتنے ہی زیادہ ہوں لیکن وہ تجربے اور علم سے بے بہرہ ہوں تو وہ نقصان ہی پہنچاتے ہیں۔ اس لئے کہ معاملات کو نبھانے کے لئے خدا کی مخلوق کی نہیں بلکہ انھیں اور انھیں صاحبوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک آدمی ہماری چرافا کر لیا ہے۔ اپنے آپ کو شفقت میں ڈالتا ہے۔ مگر اسے چتر کی کوئی قیمت وصول نہیں ہوتی جس شخص کو ٹکڑی کے ٹکڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے کہاں پہنچیں کام نہیں دے سکتا ہے غولہ وہ بہت زیادہ ہو۔ بادشاہ سلامت! آپ شرائط میں اور اپنی طرفی کو معمولی چیز نہ سمجھیں غولہ یہ کسی پھولے سرے کے آدمی میں پائی جاتی ہو اس لئے معمولی ہی ہے یہی ٹیر معمولی ہو جاتی ہے۔ جس طرح کہ گوشت کے پچھے لٹالے تو مردہ جانور سے ہاتے ہیں مگر جب اس سے کھانہ چل جائے تو وہی چلتی ہو جاتے ہیں اور بادشاہ کھانے کو ہلاتے ہیں ہمارے جگہ ہو بادشاہ ان کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بعد دست نے صاحب گھماکہ وہ حاضرین کو جگہ سے کر اسے بادشاہ کے

پس جرحہ حاصل ہوا ہے وہ اس کی ذیلی فراست اور قابلیت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ ان کے ذہن میں یہ تھا کہ دستگیر ہوا ہے لے لی گیا ہے کہ شہر اس کے باپ کو جاننا ہے۔ دوسرے ان سے کہا کوئی بادشاہ لوگوں کو اس لئے اپنے قریب نہیں بلاتا کہ ان کے باپ دادا اس کے قریب تھے اور نہ انھیں اس لئے اپنے سے دور رکھتا ہے۔ کہ ان کے باپ دادا اس سے دور تھے۔ بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ وہی کے اندر کیا غوطی ہے جس طرح کہ وہی کے اپنے جسم سے زیادہ کوئی اور چیز اس کے قریب نہیں ہوتی لیکن جب وہ اس کے کسی حصے کی وجہ سے تیار ہوتا ہے تو اس کی بیماری کا علاج وہ اس دوا سے کرتا ہے جس سے بہت دور ہوتی ہے۔

جب دوسرا ایلیا تو اس سے فارغ ہوا تو بادشاہ کے دل میں اس کی قدر و قیمت اور بڑھ چکی اور شاہ نے اس سے خوش اسطولی سے گفتگو کی اور اس کی عزت و تہ تیر میں اور اضافہ کیا۔ پھر اپنے مصاحبین سے کہنے لگا بادشاہ کو چاہئے کہ وہ ہتھکڑیوں کے حقوق ادا کرنے میں لاپرواہی سے کام نہ لے۔ اس معاملہ میں لوگوں کی دوحالتیں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے حواص میں ہی کج خلقی ہوتی ہے۔ وہ اس سانپ کی طرح ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس کے سر پر پاؤں رکھ دے اور وہ نہ کانے گا تو اس سے کسی کو اس دم کے میں نہیں رہتا چاہئے۔ کہ وہ دودھ اس پر پاؤں رکھے گا تو وہ پھر بھی نہ کانے گا اور کچھ لوگ نرم حواص ہوتے ہیں ان کی مثال منڈل کی سی ہے۔ کہ وہ تو وہ صفحہ ہے مگر اس کو جب زیادہ گرزا جائے تو وہ گر ہمارے سر ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد دوسرے شیر کی عظمت و عظمت کا راز داس میں گیا اور ایک دن شیر سے کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت ایک عرصہ سے اسی جگہ پر کے ہوئے ہیں اور یہاں سے نہیں نہیں جاتے اس کی وجہ کیا ہے؟ جب یہ دونوں باتیں کر رہے تھے اختر پہ پھر بلند آواز میں اکر آیا۔ شیر کو اس سے بہت خوف محسوس ہوا مگر اس نے ایلیا کے اندر ولی کلیت کو کھانہ نہ ہونے دیا۔ لیکن نہ دست کا عظم ہو گیا کہ اس آواز سے شیر پر گھبراہٹ طاری ہو گئی ہے۔ اس نے یہ چھا لیا بادشاہ سلامت کو اس آواز نے یہ چھان لیا ہے؟ اختر نے کہا ہاں مجھے اس کے علاوہ اور کوئی پریشان نہیں ہے۔ دوسرے نے کہا کہ بادشاہ سلامت کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی

آواز کی وجہ سے گھبرا جائیں۔ اہل علم نے کہا ہے کہ ہر طرح کی آوازوں سے دل راز ضروری نہیں۔ شیر نے کہا کوئی اس کی مثال؟ دوسرے نے کہا کہ لوگ جان کر تے ہیں کہ

5۔ لومڑی اور دھول

ایک لومڑی کسی جنگل میں تھی۔ وہاں ایک درخت پر اھول لٹکا ہوا تھا۔ جب وہاں پہنچی تو درخت کی ٹہنیاں مجھ کر اس پر گئیں۔ اس سے بہت آواز پیدا ہوئی۔ لومڑی بے آواز بن کر اس کی طرف چل پڑی۔ جب اس نے اھول دیکھا تو سوچا اس کے اندر بہت سی پرلی اور گوشت ہوگا پھر اس نے کوشش کر کے اسے چھوا تو اس کے اندر سے اسے بکری گئی نہ لڑا۔ تو کہنے لگی مجھے معلوم نہیں تھا کہ بڑی آواز اور بڑی جسامت والی چیز کی گئی ہوتی ہے۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے۔ کہ یہ آواز جس نے نہیں پریشان کر رکھا ہے۔ اگر ہم وہاں جا کر غور و خیس تو اسے ذہن میں اس کا جو تصور ہے اس سے وہ کم تر ہی لگے گی۔ اگر بادشاہ سلامت پسند فرمائیں تو مجھے بھی وہی خود نہیں ضرور یہ بتا کر میں اس آواز کی حقیقت معلوم کر کے آؤں۔ شیر نے اس کی رائے سے اتفاق کیا اور اسے جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ دوسری طرف چل پڑا جہاں شتر پڑتا تھا۔ جب دوسرا چلا گیا تو شیر نے اس کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا اور دوسرے کو پیچھے پر دلی علی دال میں ہنسوس کرنے لگا اسے خیال آیا کہ دوسرا احتیاط کر کے میں نے غلطی کی ہے وہ پہلے میرے دربار سے بہت دور تھا۔ جب کوئی شخص بادشاہ کے دروازے پر آ جا رہا ہو تو کسی قصور کے بغیر اس کے حقوق مارے گئے ہوں بادشاہ کے پاس اس پر کوئی زیادتی کی گئی ہو یا وہ اس کے خیال میں پیش اور حریف ہو یا اسے کوئی نقصان پہنچا ہو یا اس پر شکرتی آگئی ہو جس بادشاہ نے اسے چاہو نے سے نہ پہنچا ہو یا خود اس نے کوئی جرم کیا ہو اور اسے اس کی سزا تھے کا اہل بد ہو یا وہ کسی ایسی چیز کی توقع رکھتا ہو جو بادشاہ کے لئے تو نقصان دہ ہو جس اس نے لئے سزا دہ ہو یا ہو سکتا ہے وہ بادشاہ کے حریف سے صلح کرنا چاہتا ہو اور اس کے طریف سے لڑنے کا ارادہ رکھتا ہو۔۔۔۔۔ اس لئے بادشاہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی پر احتیاط کرنے میں جلد بازی سے کام لے اور بھروسہ تو بڑی فراست کا مالک ہے میرے دروازے سے اسے اور کھانگیا تھا اور شاہ اس وجہ سے اس کے دل میں کوئی کینہ ہو اور ہو سکتا ہے یہ کینہ

میرے ساتھ خیانت اور میرے دشمن کی مدد کرنے اور اس کے پاس میری شخصیت کرنے پر
 اہم سے اہم ہو سکتا ہے کہ وہ اس آواز والے کو گھم سے زیادہ طاقتور پائے تو مجھے چھوڑ کر اس کا
 ہو کر رہ جائے۔ بھروسہ پائی ہو کہ اسے اظہارِ اصرار دیکھ لیتے گا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی چلا تھا کہ اس
 نے دست کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو دل ہی دل میں بڑا خوش ہوا اور محکم بھر کر اپنی
 جگہ پر آ کر بیٹھ گیا اسے میں دوست کی شہرے کے پاس بھیجی تھا شہر نے اس سے پوچھا کیا کر
 آتے ہو؟ کیا دیکھا ہے تم نے؟ دوست نے کہا میں نے ایک نفل دیکھا ہے اور جہاں آواز آپ
 نے سنی تھی وہاں کی تھی۔ شہر نے پوچھا وہ طاقتور کتنا ہے؟ دوست نے کہا اس کے اندر تو کوئی
 طاقت ہی نہیں۔ میں اس کے پاس گیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی میرا
 توجہ دیکھ کر وہ بھی ہکا بھکا رہ گیا۔ شہر نے کہا یہ بات تمہیں اس کے بارے میں دھوکے میں نہ داخل
 دے اور کہیں تم اسے بے وقعت نہ سمجھو۔ اس نے کہا ابھی تک اس پھونسی کی تو کچھ پروا
 نہیں کرتی لیکن یہی بچی بچھوڑوں گا اور جہاں سے اسے اس وقت کو ضرور گرا جی ہے۔ دوست نے کہا
 ۔ ہاں شاہِ طاقت! آپ بالکل نہ ڈریں۔ اسے کچھ بھی اہمیت نہ دیں میں اسے لا کر آپ کی
 خدمت میں حاضر کر جاؤں۔ تاکہ وہ آپ کا مطلع اور غلام بن کر رہے۔ شہر نے کہا تمہیں ہے
 جو تمہاری مرضی۔ چنانچہ دوست نفل کے پاس گیا اور اس کی خوف اور جھجک کے بغیر اسے کہنے لگا
 شہر نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اس کے پاس لے کر جاؤں اور اس نے کہا
 ہے کہ اگر تم طاقت گزار رہیں کہ اس کے پاس جلد بھی جاؤ تو اس سے پہلے حاضر ہی رہنے میں
 ۔ جو تاخیر تم سے ہو سکتی ہے اس پر تمہیں امان دے دوں اور اگر تم نفل میں داخل کر دوں گی اس کی اسے
 قتل جلد اظہار دے دوں۔ شہر نے کہا یہ شہر کون ہے جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے
 ۔ کہاں ہے وہ؟ دوست نے کہا اور نہ توں کا ہاں شاہ ہے اور وہاں کچھ ہوتا ہے اور وہ نہ توں کا ایک
 لشکر اس کے ساتھ ہے شہر نے شہر اور نہ توں کا نام سن کر لرز گیا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تم مجھ کو
 جان کی امان دے دو تو میں تمہارے ساتھ چلا ہوں۔ دوست نے اسے امان دی جس پر اسے
 امان ہو گئی اور بھروسہ توں شہر کے پاس بھیجے گئے۔ شہر نفل سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے
 اپنے پاس بٹھا دیا اور اسے کہا کہ تم کب اس ملک میں آئے ہو اور آئے کا سبب کیا تھا۔
 شہر نے اسے سارا حال بتا دیا تو شہر نے اسے کہا تم میرے ساتھ رہو میں تمہیں عزت دوں گا

اس پر تل نے اس کی قریب کی اور اسے دھکے دی۔

اس کے بعد شیر نے شیر بگاڑا مغرب کا کیا اسے عزت دی اور اسے اس سے
اُس ہو گیا اور اسے اپنا راز داں بنا کر اپنے ملاقات میں اس سے حضور لینے لگا۔ اسی طرح
دن گزارتے گئے اور اس کی پسند کی راجت اور قرب میں اضافہ ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ وہ اس
کے تمام مصاصین میں سے اس کے زیادہ قریب ہو گیا۔ جب وہ نے دیکھا کہ تل اس کے
اور اس کے ماصینوں کی نسبت شیر کے زیادہ قریب ہو گیا ہے اور اس کی حکومت اور غلطی کا
راز داں بن گیا ہے تو اس کے دل میں اس کے خلاف بہت زیادہ حسد پیدا ہوا اور اس کے
فیض و غضب کی کوئی انتہا نہ تھی۔

اس بات کا فکروہ اس نے اپنے بھائی کلیلہ سے بھی کیا کہنے لگا کہ جب ہے میری
دائے سختی غلطی میں نے تو اپنے سے دشمنی کراوائی صرف شیر کا مہلا سچا رہا اور اپنے
ملا سے بالکل ہی غافل ہو گیا حتیٰ کہ خود ہی تل کو شیر کے پاس لے آئے اور اس نے مجھ سے
میرا مقام چھین لیا۔

کلیلہ نے کہا۔ تاؤ! اب تمہارا کیا خیال ہے اور اب تمہارے کیا ارادے ہیں؟
وہ نے کہا مجھے اب اس بات کی فکر تو ختم نہیں کہ تمہارا مقام مجھے از شاہ کے پاس حاصل تھا
اس سے زیادہ حاصل ہو جائے گا لیکن میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ تمہارا کھانا کافی رو جائے
۔ نہیں بائیں ایسی ہوتی ہیں جن کے دارے میں ہر چیز کو غور و فکر کرنا چاہئے اور ان کو حاصل
کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بائیں میں جو غنیمت و خزانہ ہو
اے اس پر غور کرے اور پہلے جو خزانہ اسے پہنچا ہے اس سے آکھدے بیچے تاکہ وہ زیادہ وہ
خزانہ نہ ہو اور اس کا کمرے کو جو پہلے اسے ہوا تھا وہ زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔
اور لی بات یہ ہے کہ جو وہ حالات میں جو آزمائشے حاصل ہو رہے ہیں اور جو خزانہ
اسے پہنچ رہے ہیں ان پر غور و فکر کرے تاکہ فراموش نہ کر سکے اور خزانہ سے بچ سکے۔ میں
نے جب بھی کسی ایسی شے پر غور کیا ہے جس سے میرا مقام مجھے واپس مل سکے اس کے سوا
اور کوئی شے نہیں سوچتی کہ میں اس کس کھانے والے تل کا کچھ کر دوں۔ حتیٰ کہ اس کا
نفس ہو جائے۔ اس لئے کہ وہ شیر کے پاس سے عزت ہائے کو مجھے میرا مقام واپس مل

سکا ہے اور ہو سکا ہے کہ یہ بات شیر کے حق میں بھی زیادہ فائدہ مند ہو اس لئے کہ نکل کو زیادہ قریب کر لینا شیر کے لئے باعث حار ہے اور اس کے لئے نقصان دہ بھی ہے۔

کیلئے کہ کچھ تو نکل کے حلق شیر کی موجودہ رانے میں اور اسے اپنا شربت بنا لینے میں کسی شر اور نقصان کا اندیشہ نہیں۔ دوسرے کیا کسی بادشاہ کو پیشہ چھ باتوں کی وجہ سے ہی نقصان پہنچ سکا ہے۔ عمرولی 'تھڑ' ہوس 'سخت حوائلی' حالات اور ہے 'تھیری' عمرولی کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ مجلس اور ہر دور 'مصاب' رانے اور دہانتدار ساتھیوں سے محروم ہو جائے اور وہ اپنے لوگوں کو کشاکش کرنا چھوڑ دے جن میں سے خواجہاں موجود ہوں۔ سخت سے مراد یہ ہے کہ لوگ آپس میں لڑنا شروع کر دیں۔ ہوس کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ رقص و سرور، شرب اور کھار بھی پیوں کا دلدادہ ہو جائے۔ سخت حوائلی کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ جتنی کرے جتنی کا لیاں۔ کچھ اور لوگوں پر غم اندازی کرے۔ حالات کا معنی یہ ہے کہ قلعہ چ جائے 'اسہات' عام ہو جائیں بھلا دار کم ہو جائے اور جنگیں برپا ہوں اور ہے 'تھیری' کا مطلب یہ ہے کہ جہاں نرمی اختیار کرنی چاہئے وہاں جتنی کی جائے اور جہاں جتنی کی ضرورت ہو وہاں نرمی۔ شیر نکل کا جی اسی گروہ ہو گیا ہے اور جیسا کہ میں نے چھین بتایا ہے یہ بات اس کے لئے باعث حار بھی ہو سکتی ہے اور اس کے معاملات کو نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ کیلئے کہ اپنی تم نکل کا کیا کچھ کر سکتے ہو وہ تم سے زیادہ طاقتور ہے اور شیر کے پاس اس کا مقام تھم سے اونچا ہے اور اس کے حامی بھی زیادہ ہیں۔ دوسرے کیا تم میری ہمسائی کمزوری اور چھوٹے فائدہ کو دیکھو کچھ معاملات طاقتور یا کمزوری ت اور چھوٹے یا بڑے ہونے سے نہیں ہوتے۔ بہادرات ایسا ہے کہ چھوڑا اور کمزوری اپنی اصل اور راستگی ظاہر ہو اس مقام تک پہنچ جائے جس سے اکثر طاقتور عاجز رہ جاتے ہیں کیا چھین وہ قصہ معلوم نہیں کہ ایک کمزور سے کس نے سانپ کے حلق ایسی تھوڑی جتنی کسے مراد کے چھوڑا تھا کیلئے کہ کسی طرح ہوا تھا یہ دوسرے کہ لوگ جان کر تے ہیں کہ:

6۔ کو اور ناگ

کسی بھانڈے کے ایک اور دست پر ایک کوسے کا گھونٹا تھا اس اور دست کے قریب ہی ایک سپارہ ناگ کا قتل تھا جب کوسے کے پاس پہنچے ہوئے تو ناگ اس کے بچوں کو کھلا جاتا۔ اس

صحبت نے کوہ کو بہت تسکین اور مسرورہ طاری کیا۔ اس بات کا فکرو اس نے اپنے ایک گیارہ دوست سے کیا اور کہا کہ ایک معاملہ میں مجھے تمہارے مشورے کی ضرورت ہے۔ گیارہ نے کہا کہ کتنا معاملہ ہے کوہ نے کہا ہر ارادہ ہے کہ جب تک سرہانے تو چمچ مار کر اس کی آنکھیں پھڑو دوں۔ شاید اس طرح ہی مجھے اس سے پھٹا مارا جائے۔ گیارہ نے کہا تم نے بہت بری تدبیر سوچ لی ہے۔ تمہیں کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے تمہارا مقصد بھی پورا ہو جائے اور سب سے تمہیں کوئی نقصان بھی نہ پہنچے۔ تم جیسا کام بالکل نہ کرو جس سے تمہارا حال بھی کچھ اس گدھ کی طرح نہ ہو جائے جس نے ٹیکڑے کو فتح کیا چاکر خروارم ہو گئی۔ کوہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تو کچھ گیارہ نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:

7۔ گدھ اور ٹیکڑا

ایک گدھ نے کسی ایسی جگہ کے قریب کوہ ٹلاھاڑا رکھا تھا جہاں بہت زیادہ چھلیاں پائی جاتی تھیں اس نے وہاں ایک طویل عرصہ گزارا۔ پھر اس پر بڑھا پڑا کیا۔ اب وہ اپنے لئے فکار نہیں کر سکتی تھی۔ اس کا وہاں کے دن خروار قادمی گزرنے لگے ایک دن وہ بہت آرزو ہو کر سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ کہ اس کے پاس سے ایک ٹیکڑا گزرا۔ جب اس نے اس کی پریشان حالی دیکھی تو قریب آ کر کہنے لگا۔ کیا بات ہے؟ آج ہی تو تسکین نظر آ رہی ہے۔ گدھ نے کہا مجھے تم کیوں نہ ہو میں یہاں کی چھلیوں پر گزارا کرتی آ رہی تھی۔ آج میں نے یہاں سے دو فکار ہوں گزرنے دیکھا ہے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا یہاں چھلیاں بہت مسنوم ہوئیں ہیں۔ کیا پہلے ان کو فکار نہ کر گئیں۔ دوسرا کہنے لگا میں نے ایک دوسری جگہ پر اس سے بھی زیادہ چھلیاں دیکھی ہیں۔ پہلے میں اسی جگہ چاہتا تھا جب وہاں سے فکار ہو جائیں تو ان کو بھی بکڑ لیں گے۔ اور مجھے مسنوم ہے کہ وہ جب وہاں سے فکار ہو گئے تو یہاں بکھڑکیں چھڑی گئیں۔ اور یہی میری بربادی ہے۔ ٹیکڑا یہ بات سن کر چھلیوں کے پاس گیا اور انہیں اس کی اطلاع دی وہ سب متح ہو کر گدھ کے پاس آ گئے اور کہنے لگے ہم تمہارے پاس اس لئے آئی ہیں۔ کہ ہمیں کوئی مشورہ دو کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ چھٹکارہ دی تو اپنے دشمن سے بھی مشورہ لینے سے بھی گرج نہیں کرتا۔ گدھ نے کہا فکار ہوں سے متاثر نہ ہو تو میرے بس میں نہیں۔ میرے ذہن میں تو یہ ہے کہ یہ تمہارا ہی

ہے۔ کہ سب دوسرے جو بڑے چلے جائیں جو جہاں سے قریب ہی ہے وہاں چھلیاں بھی ہیں پانی بھی زیادہ ہے اور جھانپاں بھی ہیں۔ اگر تم سب وہاں مغل ہو سکو اس میں تمہاری بہتری ہے۔ ان سب نے کہا تمہارے علاوہ یہ احسان ہمارے اوپر اور کون کر سکتا ہے؟ اس کے بعد گدھ پروردہ چھلیاں لے جاتی اور کسی نیلے پر چڑھ کر انہیں کھا جاتی۔ ایک دن جب وہ چھلیاں نیلے کے لئے آئی تو نکلے سے اس نے اس کے پاس آ کر کہا مجھے بھی اس جگہ سے ڈرنا ہے اس لئے مجھے بھی جہاں سے لے چلو۔ گدھ نے اسے اٹھا لیا اور ان کی۔ جب وہ اس نیلے پر پہنچی جہاں وہ چھلیاں کھا کر تھی تو نکلے سے وہاں چھلیوں کی بہت سی بڑیاں دیکھیں اس نے کھانپا کر یہ گدھ ہی کی کارستانی ہے اور وہ اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتا چاہتی ہے۔ اس نے دل میں کہا جب آدمی کا دشمن سے سامنا کسی جگہ ہو جائے جہاں وہ یہ کچے کہتا بلکہ کرنے پانہ کرنے کی دونوں صورتوں میں اس کا مقصد ہلاکت ہی ہے تو جب بھی اسے اپنی جان کی حفاظت کرنے کی کوشش ضرور کرنی چاہئے۔ یہ سوچ کر اس نے اپنے جڑے گدھ کی گردن میں گاڑ دے اور اسے توڑ کر رکھ دیا۔ گدھ مر گئی اس کے بعد نکلے چھلیوں کے پاس گیا اور انہیں مارا مارا تھوکتا یا۔

یہ مثال میں نے تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ جہیں مظلوم ہو جائے کہ بعض تو دھرم پائی نہ جاتی ہیں بلکہ جہیں انہیں تو دھرم پائی جس سے تم کو کبھی غم کر سکو کے اور اپنے آپ کو بھی بچا سکو گے۔ کہے نے کہا وہ کیا دھرم ہے؟

گیدڑ نے کہا تم اڑ کر جاؤ اور اڑنے کے دوران دیکھتے رہو اور اگر جہیں کوئی زہر و غیرہ نظر آئے تو اسے اٹھا لیا اور اسے لے کر اڑ جاؤ لیکن اس طرح اڑو کہ لوگ جہیں دیکھتے ہیں جتنی کناک کے پاس آ کر وہ زہر پیچک ہو۔ جب لوگ زہر دیکھیں گے تو اسے اٹھا لیں گے اور جہیں کناک سے بھی غلامی و غلامی ہو گے۔ چنانچہ کناک اڑ گیا اس نے کسی مکان کی چھت پر ایک امیر مرگت کو قتل کر دیا۔ اس مرگت نے اپنے کپڑے اور زیورات اہار کر رکھے ہوئے تھے۔ اس نے کناک کو ایک پار اٹھا لیا اور اڑ گیا لوگ اس کے پیچھے اڑنے لگے وہ اڑتا رہا جتنی کناک کے بل تک پہنچ گیا تو اس نے لوگوں کے سامنے اس پر ہار پیچک دیا لوگوں نے پار اٹھا لیا اور کناک کو مار ڈالا۔

دوسرے کہا میں نے پتھر اس لئے جان کی ہے کہ تم کھو لو کہ نہ وہ کھو کر
 کتنی ہے حرطت نہیں کر سکتی۔ بیلے لے لیا اگر تیل کے پاس طاقت کے ساتھ دشمنی نہ
 ہوتی تو تمہاری بات درست ہو سکتی تھی جس کے پاس تو قوت کے ساتھ فراست بھی ہے
 تم اس کا کیا پکا دیکھتے ہو؟ دوسرے کہا کہ تم نے درست کہا کہ تیل میں قوت کے ساتھ صلہ بھی
 ہے لیکن وہ بھی میری صلاحیتوں کا منحرف ہے اور میرے اندر یہ صلاحیت موجود ہے کہ میں
 اسے اسی طرح بچھاؤں جس طرح خرگوش نے شیر کو بچھا دیا تھا۔ بیلے نے کہا کہ اس طرح
 ہوا تھا تو دوسرے کہا۔ لوگ جان کر رہے ہیں کہ:

8- شیر اور خرگوش

ایک شیر کسی ایسے علاقے میں رہتا تھا جہاں پانی اور گھاس کھڑت سے پایا جاتا
 تھا۔ اس علاقے میں بہت سے جنگلی جانور بھی رہتے تھے۔ لیکن شیر کے خوف کی وجہ سے ان
 کو اس پانی اور گھاس کا کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا۔ ایک دن وہاں کچھ بکرے بھی آئے اور
 کہنے لگے کہ آپ بڑی مشکل سے ہم میں سے کسی ایک کا کھانا کرتے ہیں اس لئے ہم نے
 آپ کے لئے ایک نوجوان سونپا ہے۔ جس میں آپ کی بھلائی ہے اور ہمارے لئے اس
 صلاحیتی۔ اگر آپ ہم کو اس دامن سے رہنے دیں تو ہم ہر جگہ آپ کے کھانے کے لئے ایک
 جانور بھیج دیا کریں گے۔ شیر اس بات پر راضی ہو گیا اور ان بھلتے جانوروں سے سناہدہ کر
 لیا اور جانوروں نے بھی اس کی پاسداری کی بھرا ایک دن خرگوش نے ایک خرگوش کے ہم نسل
 آیا۔ اسے شیر کی خوراک بنا تھا۔ اس نے جانوروں سے کہنا کہ تم ایک کام میں میرا ساتھ
 دو تو میں تمہیں شیر سے کھانا دلاؤں گا۔ انہوں نے کہا تم ہمارے ذمہ کیا کام رکھتے ہو۔
 اس نے کہا تم جس میں جانور سے جو کچھ لے کر جاتے ہو ان کا ایک دو کچھ بھجنا شیر کرنے کا
 سونپا دے انہوں نے کہا کہ تم ایک بکرے کے ہونڈ خرگوش اتنی دیر سے شیر کے پاس گیا کہ اس
 کے کچھ کے کھانے کا وقت جا رہا ہے۔ بھرا وہ ایک ایسی طرح کے پاس گیا۔ شیر کو بھوک سے چڑھا
 تھا۔ وہ غصہ کیا کہ وہ کراہی ہو کہ سے اٹھا اور کہنے لگا کہ اس سے آئے ہو تم؟ اس نے کہا میں
 جانوروں کی طرف سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ میرے ساتھ انہوں نے ایک ہونڈ خرگوش
 بھی بھیجا تھا مگر رات میں دوسرے شیر نے مجھ سے چھین لیا اور کہنے لگا کہ میں اس علاقے پر

اور یہاں کے جانوروں پر زیادہ حق رکھتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا یہ ہمارے بادشاہ
 سلامت کے لئے بیج کا کھانا ہے۔ جو جانوروں نے میرے ساتھ بیجا ہے تم ان کو مارنا نہ
 کرو۔ یہ سن کر اس نے آپ کو برا بھلا کہا اور گالیاں دیں۔ میں جلدی سے آپ کے پاس
 آ گیا ہوں تاکہ آپ کو اس کی اطلاع دوں۔ شیر نے کہا چلو میرے ساتھ اس کا لھانہ لھے
 دیکھاؤ۔ خرگوش اسے ایک کوئی نہیں ہے۔ کیا جس کا پانی نہایت صاف و شفاف تھا۔ اور اس
 نے اس میں بھانک کر کھا ہے اس کا لھانہ۔ شیر نے جب بھانک کر دیکھا تو اسے اچھا اور
 خرگوش کا عکس نظر آیا تو اس نے خرگوش کی بات کو سمجھا اور اس شیر سے لڑنے کے لئے کوئی نہیں
 میں چلانگ لگا دی اور ادب کر گیا۔ خرگوش جانوروں کے پاس آ گیا اور جو کچھ اس نے
 شیر سے کیا تھا ان کو بتایا۔

کلیڈ نے کہا۔ اگر تم ایسے طریقے سے تل کو ہلک کر سکو جس سے شیر کو کوئی
 نقصان نہ پہنچے تو قہقہ ہے۔ اس لئے کہ تل نے مجھے اور تمہیں اور ہمارے ملاو اور بے
 درباروں کو نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن اگر تم یہ کام شیر کو ہلک کر کے ہی کر سکو تو بھر کوئی قدم نہ
 اٹھانا۔ اس لئے کہ ہمارا یہ کام میری اور تمہاری فداوی ہوگی۔

اس کے بعد دوسری دنوں تک شیر کے پاس نہ گیا اور ہر ایک روز جا کر چھائی
 میں اسے دکھانے پر مجھ کر تم کی دنوں سے مجھے نظر نہیں آ رہے۔ کیا وہ جی۔ نہ آنے کی
 خبر آجھی؟ دوسرے نے کہا بادشاہ سلامت۔ بس خبر ہی جی۔ شیر نے کہا کیا کوئی عارضہ پیش آ گیا
 تھا؟ دوسرے نے کہا ہاں ایک سانپ کی بات ہوئی ہے۔ جسے نئے بادشاہ سلامت ہی چاہتے ہیں اور نہ
 ان کے دربار میں سے کوئی چاہتا ہے۔ شیر نے کہا بات کیا ہے؟ دوسرے نے کہا بڑی سخت
 بات ہے۔ شیر نے کہتا ہی نہیں تو دوسرے نے کہا۔ بات ایسی ہے کہ کہنے والے کو کہنے کا حوصلہ
 نہیں اور سننے والے کو سننے کی تاب نہیں۔ اور آپ بادشاہ سلامت! صاحب فضل و شرف ہیں
 ۔ آپ خود مجھ سمجھتے ہیں کہ مجھے وہ بات کہنے سے تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ مگر آپ کو انکار
 کر دے جبکہ مجھے آپ پر یہ بھروسہ بھی ہے کہ آپ میری خبر غرضی کو اور اپنے لئے میرے
 اینار کو بخوبی جانتے ہیں اور مجھ کہنے سے مجھے یہ بات بھی روکے ہوئے ہے۔ کہ جو کچھ میں
 آپ کو بتاتا چاہتا ہوں آپ اس کو کچھ نہیں مانیں گے۔ لیکن جب میں اس بات کا تصور کرتا

ہوں اور اس بات پر غور کرتا ہوں کہ ہم سب چاکوروں کی زندگی آپ سے وابستہ ہے۔ تو مجھے اس حق کو یاد کروانے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا جب آتا ہے۔ غلام آپ مجھ سے نہ بچتے اور مجھے یاد پڑے گی ہوتا کہ آپ میری بات کو قبول نہیں کریں گے کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے ایشیاء سے اپنی غیر غرضی کو یاد رہنے دوستوں سے اپنی رائے کو چھپا کر اس نے اپنے آپ سے خیانت کی۔ شیر نے کہا وہ بات کیا ہے؟

دش نے کہا مجھے ایک داستانہ اور راستہ یاد شخص نے بتایا ہے کہ شریہ نے ایمان سلطنت کے ساتھ ایک غیر مجلس میں کہا ہے میں نے شیر کو ابھی طرح جانچ کر دیکھا ہے اور اس کی عقل قوت فیصلہ اور جسمانی طاقت کا اندازہ لگا لیا ہے۔ مجھے تو یہی معلوم ہوا ہے کہ اب وہ کرور اور عاجز ہو رہا ہے اور اب میرا اور اس کا سامنا ہو گا۔ جب مجھے یہ بات پہنچی تو میں نے کھانا کھا کر شریہ خیانت اور غداری کر رہا ہے چونکہ آپ نے اسے بہت زیادہ عزت دی ہے اور اسے اپنے جیسا ہی سمجھا ہے اس لئے وہ خود آپ کے برابر سمجھنے لگا ہے اور وہ یہ سوچنے لگا ہے کہ جب آپ رخصت ہوں گے تو بادشاہی اس کی ہوگی اور وہی لئے وہ ابھی سے آپ کے خلاف کوششوں میں مصروف ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص سر جے اور شان میں اس کے برابر ہو گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اسے پگھلا دے اور اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو وہ خود گھٹ کھا جائے گا۔ اور پھر شریہ نے مصلحت کو خوب جاننا ہے۔ حنفی وہی ہوتا ہے جو انجام تک پہنچنے سے پہلے سناٹے کا حل تلاش کرے۔ آپ اس اطمینان میں نہ رہیں کہ مجھ کو لے کر اس کا دوا کر لیں گے۔ کسی کا قول ہے کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ یکہ صفت، یکہ زیادہ دانا اور یکہ بے وقوف۔ حنفی وہ ہے کہ جب اس پر کوئی مشکل آئے تو گھبرا کر نہیں اور دہشت زدہ نہ ہو جائے اور اس کی وہ دھڑکاؤ کام نہ ہو جس سے وہ اس مشکل سے لگتا چلتا ہے۔ اور زیادہ حنفی وہ ہے جو سمجھتے کے آنے سے پہلے اسے کچھ چکا ہوتا ہے۔ اس کے لئے تیار ہی کرتا ہے اسے بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے اور اس کے لئے اس طرح تدبیریں سوچتا ہے کہ وہ مصیبت اس پر آ پڑی ہو۔ وہ مشکل میں جھکا ہونے سے پہلے ہی اسے دور کر لیتا ہے اور پھر اس نے سے پہلے ہی اسے روک دیتا ہے۔ رہا ہے تو وہ ایک اور درد میں توجہ اور

اسی میں سستی اور کالی میں جھار ہوتا ہے جہاں تک کہ چاروں پر ہوا ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال تین گچھلیاں کا گھسہ ہے۔ شیر نے کہا کیا ہے وہ گھسہ؟ دوسرے نے کہا ٹھک جان کر تے ہیں کہ:

9۔ تین گچھلیاں

کسی کتاب میں تین گچھلیاں رکھ کر تکی جس ان میں سے ایک گچھلی تھی۔ دوسری اس سے بڑا وہ گچھلا اور تیسری بے طرف۔ یہ کتاب ایک اور گچی کی جگہ پر واقع تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھی اور اس کے قریب ایک بستر تھی۔ اتفاقاً یہاں ہوا کہ اس بستر سے وہ گچھلوں کا گزر ہوا۔ انہوں نے کتاب کو دیکھا اور بے کیا کر کسی دن چال لے کر آئیں گے اور گچھلیاں نکال کر بیٹے گے۔ ان کی یہ بات تینوں گچھلیوں نے سن لی ان میں سے بڑا وہ گچھلا تھی اسے یہ بات سن کر بہت خوف آیا اور وہ کسی خانہ کے اندر اس نالی میں سے گزر کر بستر میں بیٹھ گئی جس سے کتاب میں آئی تھی اور جو گچھلی تھی وہ گچھلوں کے آنے تک وہیں رہی جب وہ آ گئے تو ان کے ارادے کے مطابق کتاب کی طرف گئی تاکہ اہر جائے مگر انہوں نے اسے بند کر رکھا تھا۔ اس وقت اس نے کہا۔ آؤ ہمیں نے کوئی کی اور یہاں ہم ہے کہ ابھی کا۔ جلدی میں کوئی تھو کہی کا سبب ہوتی ہے جس گچھلا دی اپنی اصل کے فوائد سے بھی نا امید نہیں ہوتا اور کسی حال میں بھی اسے ناہمی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ اپنی کوشش ہی ترک کرتا ہے۔ چنانچہ دوسرا وہ سن گئی اور اپنی ہر جہت سے گئی ابھی پشت کے بل ہوا کہ ابھی کے بل گچھلوں نے اسے پکڑا اور اسے فوراً کتاب کی اور اپنی جگہ پر رکھ دیا تو اس نے فوراً بستر میں چھلانگ لگا دی اور فری گئی۔ رہی وہ بے طرف گچھلی تھو وہ دوسرا دوسرا بھی رہی جہاں تک کہ بکری کی۔

شیر نے کہا اے میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں مگر میں یہ ممکن بھی نہیں کر سکتا کہ تیل مجھے دھوکہ دے گا اور میرا ہاتھ بگاڑے گا وہ میرے ساتھ یہ وہ ہے کیسا احتیاط کر سکتا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا میں نے اس کے ساتھ بھلائی کا رویہ اپنایا ہے اور اس کی ہر غلطی اور قبح کو برداشت کیا ہے۔ دوسرے نے کہا ایک کہینہ غصہ اور دوسرا خیر خواہ ہوتا ہے۔ جہاں تک کہ اسے اس مقام تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا وہ اہل نہیں ہوتا اور جب وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے تو پھر اس سے اس مقام حاصل کرنے تک جاتا ہے۔ خاص طور پر

عائن اور بد کردار لوگوں کا تو بھی دھڑکا ہوا ہے۔ کینہ اور بد فرحی میں خوف کی وجہ سے بادشاہ کا خیر خواہ ہونا ہوتا ہے اور جب وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اس کا خوف دور ہو جاتا ہے تو اپنی اصل لغزش پر آ جاتا ہے۔ جس طرح کچے کی دم کو سیدھا کرنے کے لئے انڈھا جانے تو اس وقت تو وہ سیدھی راستی ہے۔ جب تک بندگی رہے جب اسے کھولا جاتا ہے تو وہ ایسی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ سلطنت آپ کو سلطنت ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے خیر خواہوں کی باتوں کو نہیں سنتا اس کی عقل اور اہل عقل طریق نہیں ہوتی۔ جس طرح ایک تیار اس چیز کو چھوڑ دے جو شریک اس کے لئے بھیجے لیکن جس چیز کو وہ خود پسند کرے اس کی طرف لپکے۔ بادشاہ کے مددگاروں کا یہ فرض ہے کہ وہ بادشاہ کو ان باتوں کی ترغیب دے جو اس کی قوت میں اضافہ کا سبب ہوں اور جو چیزیں اسے نقصان پہنچا سکیں ان سے اسے روکیں بجز تین سماجی اور مددگاروں ہی ہوتے ہیں۔ جو نصیحت کرنے میں مدد و معاونت سے کام لیں۔ بجز تین کام وہ ہوتے ہیں جن کا انجام فوٹو ہوتا ہے۔ بجز تین امور نہیں وہ ہوتی ہیں جو اپنے شہریوں سے تعاون کریں۔ بجز تین طریق وہ ہوتی ہے جو اچھے لوگوں کی زبان سے ہو۔ اچھے بادشاہ وہ ہوتے ہیں جن میں شکر نہ ہو۔ اور بجز تین اخلاق وہ ہوتے ہیں جن سے تقویٰ اور بیزگاری میں مدد ملے۔ کسی نے کہا ہے جو شخص مالکوں سے لگے لگائے اور کائناتوں کا بستر بچائے۔ وہ اس بات کا حق مستحق ہے کہ اسے زندہ نہ آئے۔ آدمی کو جب اپنے ساقی کی عداوت کا احساس ہو جائے۔ تو اسے اطمینان سے بیٹھے کھینچ رہتا ہے۔ سب سے کڑا بادشاہ وہ ہوتا ہے جو صرف نئی کوئی اختیار کئے۔ جس بادشاہ کی نگاہ میں مشعل کے حلقہ دست نہ ہو وہ اس بدست آدمی کی طرح ہوتا ہے جو کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کرتا اس پر کوئی مشکل آ جاتی ہے تو اسے اہمیت نہیں دیتا۔ اور اگر وہ کوئی نقصان کرے اسے اپنے ساقیوں کے رحم پہ دیتا ہے۔

شیر نے کہا تم نے بڑی سخت باتیں کہی ہیں لیکن خیر خواہ کی بات سنی ہے اور اسے رداشت کرنا چاہئے۔ اگر شہر بہرہ ور نہیں ہے جیسا کہ تم کہہ رہے ہو مگر میں وہ میرا بلو نہیں بگاڑ سکتا اس لئے کہ وہ کہاں کہاں ہے پھر میں گوشت خورد ہوں اور میری خوراک ہے لکے تو اس کا کوئی خوف نہیں ہو پھر اس کے ساتھ چھوڑ دینی کرنے کی بھی کوئی کھچاؤ نہیں

ہے۔ اس لئے کہ میں نے اسے ایمان دی ہے اسے عزت دی ہے اور اس کی قرطبہ بھی کرتا رہا ہوں اب اگر میں اپنے ساتھ رہے کو بدل دوں تو اپنے آپ کو ہی افسوس کاٹوں گا اپنے آپ کو ہی جاں کیوں گا اور اپنے محمد کی خلاف ورزی کرگزروں گا۔

دوسرے کہا آپ کو اپنی اس بات سے فریب میں چلا گئے، بتا چاہئے کہ وہ میری غوراک ہے اور مجھے اس کا کوئی خوف نہیں اس لئے کہ اگر شتر پہنچو کوئی چال نہ ملے گا تو دوسروں کے زور پہنچا کر سگے کا کہا جاۓ گا کہ کوئی ایسا شخص جس کے کردار کے مستحق تم نہیں جانتے روز روشن میں بھی تمہارا سہمان میں کرتا ہے تو بھی اس سے بے خوف نہ رہو۔ لہذا آپ کو شتر پہنچے طرف سے اطمینان سے نہیں رہنا چاہئے۔ کہیں آپ یہ اس کی طرف سے پلاس کے سب سے وہی مصیبت نہ آجائے جو مصیبت انہوں نے پہلے ہی سے آئی تھی۔ شیر نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا چاہے دوسرے نے کہا توگ جان کرتے ہیں کہ

10۔ جوں اور پھو

ایک جوں کی امیر آدمی کے بستر میں رہا کرتی تھی۔ وہ سو رہا تھا تو اس کا خون چوتی اسے پچھنی نہ چلا وہ آہٹیں سے بستر میں چلتی رہتی اس طرح وہ زندگی بسر کر رہی تھی ایک مدت ایک بھوس کا سہمان ٹاسا نے کہا آج تم اچھے خون اور نرم بستر پر رات گزارو گے۔ بھوس کے پاس رہ چلا۔ جب وہ آدمی اپنے بستر پر آیا تو بھوس نے لپک کر اسے کاٹ لیا۔ وہ آدمی بڑبڑا کر اٹھا اس کی خندہ پاٹ ہو گئی۔ اس نے تو کہوں سے کہا بستر کو ابھی طرح دیکھو کیجئے یہاں کو جوں کے سوا کوئی ٹھکانہ نہ ہے پکار کر بارہا دیا گیا اور بھوس بھاگ گیا۔

میں نے یہ مثال اس لئے آپ کے سامنے بیان کی ہے کہ بے گھر شخص کے شتر سے کوئی بھی ٹھکانہ نہیں رہتا۔ اگر وہ خود گزار ہو تو اس کے سب سے کوئی مصیبت پڑے اور چال ہے۔ اگر آپ شتر پر سے نہیں اترتے تو نہ کسی۔ آپ کو ان درباروں سے تو ضرور اڑنا چاہئے۔ جن کو اس نے آپ کے خلاف لڑا کاڑا ہے۔

دوسری یہ بات شیر کے دل میں اتر گئی۔ اس نے دوسرے سے پوچھا کہ تمہاری کیا رائے ہے تمہارا کیا مشورہ ہے؟ دوسرے نے کہا ٹوٹی ہوئی اور گرم خوردہ اناج کو جب تک کوئی نکال نہ دے اس وقت تک وہ تکلیف میں ہی رہتا ہے۔ اور جس کھانے سے طبیعت گرج

کرے اسے نہ کھائے میں ہی راحت ہے۔ اور جس شخص کے عمل کا اندیشہ ہے اسے گل کر دینا ہی کا علاج ہے۔

شیر نے کہا تمہاری ان باتوں کی وجہ سے میں شہزادہ کو اب اپنے ساتھ رکھنے سے باز نہ کرنے لگا ہوں۔ میں اسے پیغام بھیجتا ہوں اور اسے بتاتا ہوں کہ اس کے حلق میں سے دل میں اب کیا خیالات ہیں پھر اسے کہوں گا کہ وہ جہاں جانا چاہے چلا جائے۔ دوسرے بات ابھی نہ کی۔ اسے معلوم تھا کہ جب شیر شہزادے سے گفتگو کرے گا اور اس کا جواب سنے گا تو وہ اس کے صبر سے واقف ہو جائے گا اور اس کا معاملہ اس پر پوشیدہ نہ رہے گا۔ اس لئے اس نے شیر سے کہا۔ شہزادے کے پاس کی کو بھیجے کہ میں دانشمندی کے خلاف بحث کروں۔ بادشاہ کو اس پر غور کر لینا چاہئے۔ شہزادہ کو جب اس بات کا احساس ہوگا تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ کہیں آپ کو قتل کرنے میں مدد نہ کرے۔ اور اگر وہ اس صورت میں وہ آپ سے لاتعلقی ہو کر لڑے گا اور اگر آپ کو چھوڑ کر چلا گیا تو یہ بات آپ کے لئے باعث مار ہوگی۔ علاوہ ان میں دانشمند بادشاہ اس شخص کا مطالعہ سزاؤں سے جس نے اعلیٰ جرم نہ کیا ہو لیکن اس کے جرم کے مطابق سزا دیا کرتی ہے۔ اعلیٰ جرم کی سزا اعلیٰ جرم پر پوشیدہ جرم کی پوشیدہ۔

شیر نے کہا جب بادشاہ کی کو حلق پر گولی کی طاعون اور جرم کا یقین کے بغیر سزا دے تو وہ حقیقت وہ اپنے آپ کو سزا دیتا ہے۔ اس اپنے آپ پر غم کرتا ہے دوسرے کا اگر آپ کی بھی رائے ہے تو پھر اس کا خیال ضرور ہے کہ جب شہزادہ آپ کے پاس آئے تو آپ ہوشیار ہیں اور کسی قسم کی غلطی اور لاعلمی اختیار نہ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ جب وہ کسی بے خبر سے ملے گا تو وہ اس سے آئے گا تو بادشاہ کی طاقت بظاہر ہی جائیں گے۔ اس کی طاقت یہ ہوگی کہ آپ دیکھیں گے اس کا رنگ بدلا ہوا ہے اور ہاتھ پاؤں کا پتہ نہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ دائیں بائیں جھٹکتا ہے اور بیوقوفوں کو بلا رہا ہے جس طرح کوئی قتلے اور مارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ شیر نے کہا میں پوری طرح ہوشیار ہوں گا اور اگر میں نے تمہاری جان کی ہولی طاعون دیکھ لی تو میں سمجھوں گا کہ اب اس معاملہ میں کوئی شک نہیں۔ جب دوسرے شیر کو اہل کے خلاف ہلکانے سے گارنٹ ہو گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ جو کچھ وہ چاہتا تھا

اس کے دل میں جم گیا ہے شیر اب تل سے نکلا ہے گا اور اس سے مقابلہ کے لئے تیار رہے گا مگر اس نے ہڈا کر تل کے پاس جانے اور اسے شیر کے خلاف بھڑکانے میں مصدقہ کے لئے اس نے یہ پسند کیا کہ وہ شیر کی طرف سے ہی اس کے پاس جانے اس لئے کہ اگر شیر کو اس کے وہاں جانے کاظم ہو گیا تو اسے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے شیر سے کہا بادشاہ سلامت! ایک میں شتر ہے کے پاس جا کر اس کا حال معلوم نہ کروں؟ میں اس کی باتیں سنوں گا اور ہو سکتا ہے کہ اس طرح مجھے اس کے اہلن کا اعزاز ہو جائے اور جو کچھ مجھے معلوم ہو اس کی بادشاہ سلامت کو اطلاع دوں۔ شیر نے اسے اس بات کی اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ نہایت چھپن اور اسرہ وین کر شتر کے پاس گیا۔ جب تل نے اسے دیکھا تو خوش آندہ چہرہ کیا اور کہنے لگا اے مرے بھائی میرے پاس نہ آنے کا کیا سبب ہوا تھا۔ خیریت تو تھی؟ دوسرے نے کہا وہ شخص خیریت سے کیسے ہو سکتا ہے بھئی جان پر بھی افسانہ ہو۔ اور جس کا معاملہ ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو جس پر مجرور نہ کیا جاسکتا ہو۔ ایسا شخص تو بیکش غوف واکر میں ہی رہتا ہے مکان و بھین کا کوئی حصہ اسے سر نہیں آتا۔

شتر نے کہا کیا اہا ہے؟ دوسرے نے کہا۔ وہی ہوا جو خود تھا اور وہی ہو گا جو کبھی ہوا ہے۔ مگر یہ کہ مقابلہ کن کر سکتا ہے؟ کون ہے وہ جس نے دنیا میں اس سے مراد حاصل کیے ہوں اور مگر خود اس میں جھکا نہ ہوا ہو۔ کون ہے وہ جس نے اپنے نفس کی بھڑکی کی ہو اور مگر خسارے میں نہ پڑا ہو؟ کون ہے وہ جس نے کچھ لوگوں سے تو قطع کر لی ہو مگر مگر مردم نہ ہوا۔ کون ہے وہ جس نے بے رنگوں سے مکمل ملایا رکھا ہو اور سلامت رہ گیا ہو۔؟ کون ہے وہ جس نے بادشاہ سے روایتی لگائی ہو اور مگر اس کے ساتھ میرانی اور احسان کی روش بیکشوری ہو؟ شتر نے کہا میں تمہاری ایسی نکٹھوں پر ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر کے حقوق تمہارے دل میں کوئی خلا ہے۔ اور اس کی کسی حرکت نے تمہیں پریشان کیا ہے؟ دوسرے نے کہا۔ ہیں! مجھے اس سے خلا ہے تو ہے لیکن میرے سامنے بارے میں نہیں ہے۔ شتر نے کہا تو مگر اس کے بارے میں ہے۔ دوسرے نے کہا۔ تم تو جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے تعلقات کس طرح کے ہیں اور تمہارا حق مجھ کو ادب ہے وہ بھی تمہیں معلوم ہے۔ جن دلوں شیر نے مجھے تمہاری طرف بھیجا تھا ان دلوں پر مجھ کو بدگمانی میں نے تمہیں دیا تھا وہ بھی

تھیں معلوم ہے کیا ہو ہے کرتھا راضی کرنے اور جو کچھ مجھے چاہا ہے اس کی تمہیں اطلاع دینے کے واسطے کوئی خاص بندہ یا شہر پہنچانے کی تمہیں کیا خبر ملی ہے؟ دوست نے کہا۔ مجھے ایک ایسے اخیر اور بچے آؤں نے ملا ہے جس کی بات میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ شیر نے اپنے کسی ہم لڑکھن صاحب سے کہا ہے۔ مجھے ملے گا سوہنا خانہ جسم بہت اچھا لگتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ خود بھی اس کا گوشت کھاؤں اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلاؤں۔ جب یہ بات مجھے پہنچی تو میں نے شیر کی بڑھدلی اور بے وفائی کو بھانپ لیا اور اب تمہارے پاس آ گیا ہوں کہ تمہارے حق کو ادا کر سکوں اور تمہارے لئے کوئی تدبیر کر سکوں۔

جب شیر نے اپنے دوست کی ہنگامی خبر سے اسے وہ وعدہ یاد آ یا جو دوست نے اسے دیا تھا اور اس نے شیر کے پاس سے میں خود کیا تو اس نے سمجھ لیا۔ کہ دوست کا کہہ رہا ہے۔ اور اس کی خبر غواہی کر رہا ہے۔ اور اس نے یہ بھی جان لیا کہ وسط اس طرح کا قیاس جس طرح دوست کہہ رہا ہے تو اسے بہت دکھ ہوا اور اس نے کہا شیر کے لیے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ میرے ساتھ بے وفائی کرتا جب سے میں اس کے ساتھ رہ رہا ہوں میں نے اس کا کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ اس کے کسی اور پارسی کا قیاس کوئی گناہ کیا ہے۔۔۔ میرا خیال ہے کہ جھوٹ بول کر اسے میرے خلاف ابھارا گیا ہے اور میرے حقائق اس کے دل میں شکوک و شبہات ڈال دیئے گئے ہیں شیر کے ساتھ بڑے لوگ لگ گئے ہیں اسے خود بھی ان کے جھوٹ کا تجربہ ہوا ہے۔ لیکن بڑے لوگوں کی روایت پر ایمان آؤں کہ دل میں ایسے لوگوں کے پاس سے میں بدگمانی پیدا کر دیتی ہے اور میں کے حقائق اس کا تجربہ اسے ظاہر ہوا، ذرا دل دیتا ہے۔ جس طرح اس راج نے لکھی کی شہی جس نے پانی میں ستارے کی روشنی دیکھی تو اسے چمکی سمجھ لیا اور پھر اسے ظہار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس نے پارہ پارہ تجربہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ کیا چیز نہیں جس کا ظہار کیا جائے تو اسے چھوڑ دیا پھر اگلے دن اس نے چمکی دیکھی تو یہ بھی سمجھ گیا کہ یہ بھی اسی کی طرح کی کوئی چیز ہے جس طرح اس کی اس نے کئی دیکھی تھی چنانچہ اسے بھی چھوڑ دیا اور ظہار نہ کیا۔ اگر شیر کو میرے پاس سے میں کوئی ظہار اطلاع ملی ہے اور اس نے اسے درست سمجھ لیا ہے تو پھر میرے ساتھ بھی وہی کچھ ہو گا جو دوسروں کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر کوئی ظہار اطلاع بھی نہیں ملی اور وہاں میرے حقائق پر اور اور دیکھا ہے تو پھر یہ بہت ہی عجیب بات ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ بات عجیب سی ہے کہ ایک دوست نے اپنے دوست کو راضی کرنے کی کوشش کی مگر وہ راضی نہ ہوا اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ وہ اسے راضی کرنا چاہے مگر وہ حرج نہ راض ہو جائے اگر نہ راضی کا کوئی سبب موجود ہو تو یہی کہ راضی کیا جاسکتا ہے اور سناٹی لئے کی توقع بھی ہو سکتی ہے لیکن جب ہمارا منی بلا ہو تو پھر کوئی توقع نہیں ہو سکتی اس لئے کہ جب ہمارا منی کی کوئی بنیاد ہو تو اس سے رجوع کر لینے کی صورت میں راضی ہو جانے کی امید کی جاسکتی ہے۔

میں نے تو بہت غور کیا ہے مگر مجھے اپنے اور شیر کے مابین کسی چھونے سے جرم کا علم نہیں ہو سکا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جو شخص باطنی عرصے تک بادشاہ کے ساتھ رہا ہو وہ اس کے ہر عرصے کے حلق پر ہی طرح افشاں نہیں کر سکتا اور وہ اس بات سے بچ نہیں سکتا کہ اس سے کوئی نہ کوئی چھوٹی بڑی ایسی بات سرزد ہو جائے جس سے اس کا آقا پندہ کر تا ہو۔ لیکن اگر ایک بادشاہ اور بادشاہی کی نگاہوں سے اس کا کوئی ساقی گر جاتا ہے تو وہ اس کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے کہ اسے معاف کر دینے میں کوئی نقصان تو نہیں؟ اور پھر اسے معاف کر دینے کی کوئی بھی گنجائش ہو تو اسے معاف کر دیتا ہے ہو سکتا ہے کہ شیر کو میرے کسی جرم کا یقین ہو گیا ہو لیکن میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے بعض واقعات میں نے اس کی رائے سے اختلاف کیا ہے۔ شاید اسی بات کو اس نے اپنے خلاف جرأت قرار دے لیا ہو مگر مجھے تو اس بات میں کوئی گناہ نظر نہیں آتا۔ اس لئے کہ میں نے تو صرف ایسی باتوں میں اختلاف کیا ہے جو محض دلائل، مفاد عامہ اور دین کے خلاف محسوس ہوتی تھیں۔ پھر میں نے اس اختلاف کا اظہار عام ایساں کے دوستوں اور راجہوں کے سامنے بھی نہیں کیا۔ بلکہ ظہور میں راز و راز طریقے سے اور ادب و احترام کے ساتھ کیا ہے۔

میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ شخص دوستوں سے مشورہ لینے وقت مضیروں سے طالع کے وقت اور خیراء سے ملک و مہمہ کے وقت رخصتوں کا خواہش مند ہو وہ بھی قائم سے میں نہیں رہتا اس کی شکل میں اضافہ ہی ہوتا ہے اور وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ لیکن اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر بادشاہ کے ہندو کی راضی بہ جانے کی غامہ پر ایسا ہو ا ہو گا۔ بادشاہ کی وقت بندی کی غلطی کہ حق ہے خواہ اس وقت کا قائل راستہ راہی یا بھی احمق اور احمقیت اور

انہیں کے ساتھ ادا کیا جائے اور اگر یہ بات بھی ٹھیک نہ ہو تو پھر میں بھی سمجھتا ہوں کہ جو مقام مجھے دیا گیا ہے۔ اسی میں میری ہڈی رکھ دی گئی ہے۔ اور اگر یہ بات بھی نہیں اور وہ بھی ٹھیک نہ ہو تو پھر یہ اس تھا تو قدرت کے معاملات ہیں جن کو جاننا نہیں جاسکتا۔ اور حق یہ ہوتا ہے جو شیر سے اس کی قوت اور ہمت جھین لیتی ہے۔ اور اسے قبر میں داخل دیتی ہے۔ یہاں وہ ہے جو ایک کمرہ سے وہی کو ایک بدست آگئی کی جگہ پر بٹھا دیتی ہے۔ یہاں وہ ہے جو زبردستی ہنگ پر ایسے ٹھس کو سلا کر دیتی ہے جو اس کا زبردستی لیتا ہے اور پھر اس کے ساتھ چلتا ہے۔ یہاں وہ ہے جو اس کو اٹھانے دیتی ہے۔ عورت کو پست ہمت کر دیتی ہے۔ عورت کو

دل داتا دیتی ہے نہ ذلیل کو تیر کر دیتی ہے اور تیر کو ذلیل۔

وہ نہ کہے کہ اہل کائنات کے حقیقی شیر کا یہ ابراہیم سے شیروں کے اکسانے پاس کے جذبات کی اور میں بہہ جانے کی وجہ سے جس سے نہ کوئی اور بات ہے۔ بلکہ یہ تو صرف بد ہمتی اور بد کرداری ہے۔ یہ شیر بد کردار خانوں اور بد عمدہ ہے۔ اس کے تہیت کے ہونے کھانے میں ملاوت ہے مگر انجام کار اس میں ذہیر قائل ہے۔ شہرہ نے کہا میرا خیال ہے کہ میں نے اس ملاوت کا حرا چھو لیا ہے اور اب اس کے آخر تک پہنچ گیا ہوں جو موت ہے۔ اگر میری موت نہ آئی ہوتی تو میں شیر کے پاس بھی نہ رہتا۔ وہ گوشت خور ہے اور میں گھاس کھاتا ہوں۔ میں اب اس مصیبت کے وقت اس شہد کی بھی کی مانند ہوں جو نیلوفر کے پھول پر بیٹھی ہے اس کی خوشبو اور ڈانٹنے سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ اور یہی لطف اسے روکے رکھتا ہے۔ حتیٰ کے مات آجاتی ہے پھر پھول زندہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس میں گھٹ کر رہ جاتی ہے۔

جو ٹھس اس دنیا میں بوقت ضرورت روزی پر قیامت ذکر سے اور اس کی نگاہیں اور کی چیزوں کی طرف لپکتی رہیں اور وہ اسے انجام سے نواہ اس کا حال اس بھی کی طرح ہے۔ جو روزوں میں پھولوں پر راضی نہیں رہتی اور ان پر قیامت نہیں کرتی۔ بلکہ اس پانی کو کشش کرنے لگتی ہے جو اچھی کے کان سے بہتا ہے۔ تو اچھی اپنے کان کی ضرب سے اسے مارا ہے۔ جو ٹھس کسی ایسے دوست سے محبت اور خیر خواہی کرتا ہے جو اس کی قدر نہیں کرتا اور اس ٹھس کی طرح ہے۔ جو شہر میں بیٹھا ہے اور جو ٹھس کی خود پسند

آدلی کو حضور دعا ہے، ایسے شخص کی مانند ہوتا ہے جو کسی مردے کو حضور دعا سے لے کر کسی سب سے سے گزرتی ہیں کہ رہے۔ دست نے کہا۔ ان باتوں کو بھڑا اور اپنے لئے کوئی نہ ہو سوچو۔ شتر پہ نے کہا جب شیر نے مجھے کھانا نہ کھارادہ کر ہی لیا ہے تو پھر میں کیا نہ ہو سوچوں؟ جبکہ تم نے مجھے شیر کی ادبیت اور اس کے رہے اخلاق کے متعلق بتا دی گئی ہے۔ اور اگر وہ میرے متعلق کوئی اچھا بھلا اور رکھتا ہو لیکن اس کے ساتھ اسے کھڑے ہو اور علم کی بدولت مجھے ہلاک کر دینے کی ضمانت لیں تو وہ ضرور اب ایسا کر گزریں گے۔ اس لئے کہ جب کچھ ظالم اور سار لوگ کسی بے گناہ اور اچھے آدمی کے خلاف ہٹا کر بیٹے ہیں تو اسے ہلاک کر کے ہی بھڑتے ہیں۔ غلام وہ کڑوری ہوں اور وہ آدمی طاقتور ہی کیوں نہ ہو۔ جس طرح بھیل نے کوسے اور گیدڑ نے کھانت کو ہلاک کر دیا تھا۔ جب انہوں نے کھڑے ہو کر فریب اور خیانت کرتے ہوئے اس کے خلاف ہٹا کر لیا تھا۔ دست نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا؟ شتر پہ نے کہا توگ جان کرتے ہیں کہ:

۱۱۔ ایک بے گناہ اور اس کے مکار دشمن

ایک شیر کسی ایسے جنگل کے قریب رہا کرتا تھا جو انسانوں کی گزرگاہ کے قریب واقع تھا۔ اس کے تین ساتھی بھی تھے۔ بھیلڑا، کھارو گیدڑ۔ ایک مرتبہ کچھ چمڑا ہے اس راستے سے گزرے ان کے پاس کچھ کھانت تھے ان میں سے ایک کھانت پیچھے رہ چھوڑ گیا اور اس جنگل میں چلا گیا۔ اور پلٹے پلٹے اس شیر کے پاس پہنچ گیا۔ شیر نے اسے کہا کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہاں لٹاں ہکے رہے۔ شیر نے کہاں چلاں کیا کرنا گئے؟ اس نے کہا جو بادشاہ سلامت حکم دیا ہے۔ شیر نے کہا تم ہمارے پاس رہو اسن دھکنا خوشحالی اور ثوابی کے ساتھ۔ چنانچہ شیر اور کھانت باہر راز نکلا کھنے رہے۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ شیر کھار کے لئے تھیں تھیں۔ راستے میں اس کا ایک بہت بڑے آدمی سے سامنا ہو گیا۔ اس نے اس سے خنچے مطالبہ کیا۔ لیکن دونوں سے چمڑا اور کھار ہر کر دیکھ آ گیا۔ اس کا خون بہہ رہا تھا۔ آدمی نے اپنے ہاتھوں سے اسے شہید کر ڈیا تھا جب وہ اپنے کھانے پر پہنچا تو کڑواہ حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا اور کھار کرنے کی طاقت بھی اس میں نہ رہی تھی۔۔۔ بھیلڑا نے کوسے گیدڑ کو لکڑی دیں تک کھانے کو کھتے نہ تھا اس لئے کہ وہ شیر کا بچھا کھا کھا کر لے

تھے۔ ان پر قاتے آگئے اور بہت کڑوا ہو گئے۔ شیر کو بھی ان کی یہ حالت معلوم تھی۔ اس نے انہیں کہا تم پر مشکل وقت آ گیا ہے اور جیسے ظہار کی حالت ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگے ہیں اپنی تو کوئی فکر نہیں لیکن ہم بادشاہ سلامت کی حالت دیکھ رہے ہیں کاش ہمارے پاس کوئی دیکھی چیز ہوتی جسے وہ کھا سکتے اور ان کی حالت بہتر ہو سکتی۔ شیر نے کہا مجھے تمہاری خیر خواہی پر کوئی شبہ نہیں لیکن تم بھگن میں بھگن جاؤ ہو سکتا ہے کہ جیسے کوئی ظاہر مل جائے۔ اور اسے میرے لئے لاسکوئیں بھی کھاؤں اور تم بھی کھاؤ۔ چنانچہ وہ تینوں شیر کے پاس سے چلے گئے اور ایک جگہ کر مشورہ کرنے لگے انہوں نے آپس میں کہا۔ ہمارا اور اس کھاس کھانے والے کا کیا رشتہ ہے؟ یہ ہماری جنس کا ہے نہ اس کی سوغ ہماری سوغ جیسی ہے۔ کیا ہم شیر کو ترغیب نہ دلائیں کہ وہ اسے خود بھی کھائے اور ہمیں بھی اس کا گوشت کھائے۔ گیدڑ نے کہا اس بات کا ذکر بھی ہم شیر سے نہیں کر سکتے اس لئے کہ اس نے ہونٹ کو انہیں دلی چارہ استعمال کیا اور اس کی کامدہ دے رکھا ہے۔ کوا کہنے لگا کہ شیر کا ذکر میں نہیں کرنا ہوں پھر وہ شیر کے پاس گیا۔ شیر نے اس سے پوچھا کیا کوئی چیز ملی؟ کوا نے کہا جڑ تو اسے ملی سکتی ہے جو کوشش کرے اور کھد کھد کرے۔ ہم تو بھوک کی وجہ سے کوئی کوشش بھی نہیں کر سکتے بلکہ کھد کھد کر بھی نہیں سکتے۔ البتہ ہمارے ذہن میں ایک گنج تو آئی ہے اور ہم سب اس پر حلق ہیں۔ اگر بادشاہ سلامت بھی اس پر اتفاق کریں تو ہم اس پر عمل کر سکیں گے۔ شیر نے کہا وہ کیا ہے؟ کوا نے کہا یہ انٹ کھاس کھانے والا جو ہمارے درمیان ۵۴۵۴ پھر ہے جس کا ہمیں کوئی شک نہ ہو۔ شیر نے ابھی اپنی بات ہی کہی تھی کہ وہ غضبناک ہو گیا کہنے لگا تمہاری رائے سچی ظاہر ہے اور تمہاری بات سچی امکان ہے اور تمہاری یہ گنج دوق نامی اور رھولی سے سچی دور ہے۔ تمہارا یہ حق نہ تھا کہ میرے سامنے ایسی بات کہنے کی جرات بھی کرتے تھے جیسے معلوم ہے کہ کسی نے ہونٹ کو انہیں دلی ہے اور اسے اپنی ذمہ داری کا مہر دے رکھا ہے۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جس نے کسی خوف زدہ کو پتہ دلی اور کسی کے ضائع ہانے والے خوف کا فہم کیا اس سے جوہر کسی کی نیکی نہیں ہے اور اس سے جوہر کسی کا انجمن ہے۔ میں نے اسے ہونٹ دلی ہے لہذا انہیں اس سے بدھدی نہیں کر سکتا۔

کوا نے کہا۔ بادشاہ سلامت جو کھد کر رہے ہیں وہی ۵۴۵۴ ہیں لیکن ایک

جان کو ایک گھرانے پر قربان کیا جا سکتا ہے۔ ایک خاندان کو ایک لچیلے پر قربان کیا جا سکتا ہے۔ ایک لچیلے کو ایک کل پر مار لگ کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس وقت بادشاہ سلامت کو ضرورت درپیش ہے۔ میں ان کو ہمد کی امداد کی سے نکلنے کی راہ دکھاتا ہوں اور وہ بھی اس طرح سے کہ بادشاہ کو خود یہ کام نہیں کرنا چاہئے گا اور نہ کسی کو اس کے حلقے کہتا ہو گا بلکہ ہم خود کوئی ایسی تدبیر سوچیں گے کہ جس میں ان کی اور ہماری بہنوں کی ہمد اور ہمیں کامیابی بھی حاصل ہو۔ شیر کو بے کی یہ بات سن کر خاموش رہا اور اس نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ گو بے نے شیر کی خاموشی کو حکیم رضا سمجھا اور اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا اور ان سے کہنے لگا میں نے انٹ کے کھانے کے حلقے شیر سے ٹھٹھکی ہے۔ ہم سب اکٹھے ہو کر شیر کے پاس اس وقت جائیں جب انٹ اس کے پاس موجود ہو اور اس پر جو مشکل آئی ہوئی ہے اس کا ذکر کریں اور اس صورت حال پر دیکھ کر اعلان کریں اور اس کی اہمیت بتاتے ہوئے اس کو درست کرنے میں دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو رضا کارانہ طور پر پیش کرے کہ شیر اسے کھائے دوسرے دھڑوں ساتھی اسے مسزہ کر دیں اور اسے احمق قرار دیں اور اس کو کھانے کا نقصان طان کریں جب ہم ایسا کریں گے تو سب ٹکا بھی جائیں گے اور شیر بھی ہم سے راضی ہو جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا وہ شیر کے پاس گئے۔ گو بے نے کہا بادشاہ سلامت آپ کو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے جو آپ کے اندر قوت پیدا کر سکے۔ اس لئے ہمارا یہ حال ہے کہ ہم اپنے آپ کو آپ کے لئے پیش کریں ہم تو آپ کی وجہ سے زندہ ہیں۔ جب آپ نہ ہیں گے تو پھر ہم میں سے کوئی بھی ہمد میں زندہ نہ رہ سکے گا اور ہماری زندگی میں کوئی خیر نہ ہوگی۔ اس لئے بادشاہ سلامت مجھے کھائیں۔ میں اس کے لئے دل و جان سے راضی ہوں۔ بھیر بے اور گیز نے فوراً کہا تم چپ رہو جیسے کھانے میں بادشاہ سلامت کے لئے کوئی خیر نہیں جیسے کھا کر ان کا بھوت تو نہیں بھر سکتا۔ بھر گیز کہنے لگا لیکن میں تو بادشاہ سلامت کا بھوت بھر سکتا ہوں۔ میں اس کے لئے دل و جان سے راضی ہوں۔ لیکن بھیر بے اور گو بے نے یک آواز ہو کر کہا تم کدو سے اور پربہ دار ہو۔ بھر بھیر بے کہنے لگا میں تو اس طرح نہیں۔ بادشاہ سلامت مجھے کھائیں۔ میں اس کے لئے اپنے آپ کو بے مضار قیمت پیش کر رہا ہوں۔ گو بے اور گیز نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا طیب کہتے ہیں جو

کھس اپنے آپ کو ہاک کرنا چاہتا ہوں، بھیرے کا گوشت کھالے۔ چنانچہ اونت نے کہا کہ جب وہ بھی اپنے آپ کو چٹیں کرے گا تو پاس کے لئے بھی کوئی خطرہ پیش کر لیں گے جس طرح انہوں نے ایک دوسرے کے لئے پیش کے ہیں لہذا وہ بھی بچ رہے گا اور شیر بھی اس سے راضی رہے گا۔ تو وہ کہنے لگا میں تو بادشاہ سلامت کا پیہہ بھر سکتا ہوں اور انہیں میرا پ کر سکتا ہوں میرا گوشت اچھا ہے اور خوش کوار ہے میرا پیت بھی صاف خورا ہے۔ بادشاہ سلامت مجھے کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلائیں۔ میں اس کے لئے بڑا خوشامد تیار ہوں اس پر بھیرے کو بے غار گیدڑ نے چبکا آواز ہو کر کہا اونت نے کچا کھا ہے بہت اچھی بات کہی ہے اور بہت سوچا کچھ کر کہی ہے مگر وہ سب اس پر غور نہ کرے اور اسے جڑ چاڑھا۔

شیر نے کہا میں نے یہ سنا تھا، سنا ہے اس لئے جان کی ہے؟ کہ تمہیں مظلوم ہو سکے گا اگر شیر کے ساتھیوں نے مجھے ہاک کر دینے پر ہاک کر لیا ہے تو میں ان سے کچا کھس سکتا۔ خود میرے پاس سے میں ان کی رائے شیر کی رائے سے مختلف ہو۔ مجھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور اس کی رائے میرے کسی کام نہیں آئے گی۔ کسی نے کہا ہے کہ حیرین بادشاہ وہ ہوتا ہے جو لوگوں میں بدل کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ شیر کے دل میں میرے لئے خیر ہی ہو لیکن لوگوں کی باتوں نے اسے بدل دیا ہو۔ اس لئے کہ جب سنی سنائی باتیں زیادہ ہوں گئیں تو زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ لوگوں سے نرمی اور شفقت قائم ہو جاتی ہے۔ تم دیکھتے نہیں کہ پانی باتوں کی مانند تو نہیں ہوتا؟ پھر بھی انسان سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ لیکن جب پانی پھر پر مسلسل گر رہا ہے تو اس میں بھی سوراخ کر دیتا ہے اسی طرح باتوں کا اثر بھی انسان پر ہو جاتا ہے۔ دوسرے کہا بھراپ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ شیر نے کہا میرا فیصل تو اب صرف لڑنے کا ہی ہے۔ اس لئے کہ کسی لہذا کی کو اس کی لہذا کا اور خیرات کرنے والے کو اس کی خیرات کا اور پیر کا کو اس کی پیر کا گاری کا اکتا اگر نہیں مانتا کتا کتا پناہ دیا کرتے والے کہہ رہا ہے۔ جبکہ اس کا یہ جہاد حق کی بنیاد پر ہو۔ دوسرے کہا کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہوتا کہ اپنے آپ کو خوار و خوار و خوار کے میں اداں لے جبکہ وہ اس کے علاوہ بھی کچھ کر سکتا ہو کچھ جس سے وہی تو لڑائی کو ختم کرے اور یہ ضرور ہے اختیار کرتا ہے اور اس سے

پہلے وہ نری اور حرکت سے کام لیتا ہے جب تک وہ جھکا کر نہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ کزور سے کزور دشمن کو بھی معمولی نہ سمجھنا ضروری ہے بلکہ وہ کوئی چال چل سکنا اور اس کے وہ دھوکہ بھی سوچو وہ اس قدر پیر شیر کو اس کی جرات اور صحت کے ہوتے ہوئے کیسے معمولی سمجھا چکا ہوگا ہے۔ جس کا جو شخص اپنے دشمن کو معمولی سمجھتا ہے اسے اسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کا طبیعتی کو دیکھ کر بکری سے کہنا پڑا تھا تیرہ نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟ دوسرے نے کہا بیان کیا جاتا ہے کہ:

12۔ طبیعتی اور دیکھ بکری

سندھ دی ہندوں میں سے ایک ہند ہے کا جسے طبیعتی کہا جاتا تھا سندھ کے ساحل پر گھومنا تھا اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی رہتی تھی۔ جب انہوں نے بچے کا لے لیا وقت آیا تو مادہ نے نہ سے کہا۔ میں کوئی ایسی مخلوق جگہ حاشا کر لیتی چاہتے جہاں ہم بچے ٹالیں مجھے دیکھ بکری کے حلق میں۔ اندیشہ ہے کہ جب پانی ساحل تک پہنچے گا تو وہ آ کر اندر سے بچے لے جائے گا۔ نہ لے گا نہیں بچے ٹال لو تو وہ مارا مارا ہے اور بھر پانی اور بھول وغیرہ بھی یہاں قریب ہیں۔ مادہ نے کہا اسے غافل! جہیں ایسی طرح سوچ لینا چاہئے۔ مجھے تو بھر حال اندیشہ ہے نہ لے گا۔ میں بچے ٹال لو وہ ایسا نہیں کرے گا۔ مادہ نے کہا تم بھی کتے اڑاؤ میں ہو۔ کیا جہیں اس کی دھمکیاں پڑھیں؟ کیا تم ایلی حیثیت بھول گئے؟ جیسے نہ لے گا اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ مادہ نے اسے بہت دلدہا کہا لیکن اس نے اس کی ایک نکتہ اس نے کہا جو اپنے خیر خواہ کی بات نہیں مانتا اس پر اسی مصیبت آتی ہے جو مجھ سے پر آتی تھی جب اس نے مرغا جوں کی بات نہیں مانی تھی۔ نہ لے گا کس طرح ہوا تھا یہ۔ مادہ نے کہا کہ وہاں کرتے ہیں کہ

13۔ کچھ اور مرغا جوں

کسی جھیل کے پاس بہت سی گھاس تھی اور وہاں دوسرے جوں رہا کرتی تھیں اس جھیل میں ایک کچھو کچھو اور اس کی ہڈیاں مرغا جوں سے دو تھیں۔ اتفاق یہ ہوا کہ جھیل کا پانی خشک ہو گیا تو مرغا جوں کچھو کے کھوداں کھینچنے آ گئے اور سطح کرنے کے بعد اسے تالا کر پانی تم ہو چکا۔ کی وجہ سے ہم یہاں سے جاری ہیں۔ کچھو نے کہا پانی کی کڑوا

میرے لئے ہے۔ اس لئے کہ میں تو کھجور کی طرح ہوں میں تو صرف پانی سے ہی زندہ رہ سکتا ہوں۔ تم تو جہاں جاؤ گزرو سہر کر سکتی ہو۔ اس لئے مجھے بھی اپنا ساتھ لے جاؤ انہیں نے کہا ٹھیک ہے۔ کچھ سے نے کہا لیکن مجھے اٹھانے کی ترکیب کیا ہوگی۔ انہوں نے کہا ہم کسی لکڑی کو دو ٹوں کناروں سے پکڑ لیں گے اور تم درمیان سے پکڑ کر ٹھک جاؤ اور پھر ہم جھیں لے کر غصا میں اڑ جائیں گی لیکن یاد رکھو کہ جب تم لوگوں کو کچھ کہتے سنو تو یہاں است اور اس کے بعد وہ اسے لے کر غصا میں اڑ گئیں۔

جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے جب ہے اور ساتھ جوں کے درمیان پکھڑا وہ اسے اٹھانے جا رہی ہیں۔ جب کچھ سے نے یہ بات سنی تو کہنے لگا ”اٹھ تمہاری آنکھیں پھوڑو تو کھوگا“ جب اس نے یہ کہنے کے لئے نہ کھولا تو زمین پر گر گیا اور مر گیا۔

نر نے کہا میں نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن تم کیل بھری سے نہ رو۔ لیکن ہوا یہ کہ جب پانی ساہل تک پہنچا تو وہ کیل بھری آ کر ان کے پیچے لے گیا۔ وہ نے کہا میں نے پہلے ہی جان لیا تھا کہ ایسا ہوگا۔ نر نے کہا میں اس سے اتفاق میں ہوں گا۔ پھر وہ دوسرے پرندوں کے پاس گیا اور ان سے کہا تم سب میرے بھائی ہو اور کافی احتیاط رہو میری ورد کرو۔ انہوں نے کہا تم کیا چاہتے ہو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس نے کہا تم سب میرے ساتھ چلو کہ ہم اپنی پرندوں کے پاس جا کر ان کو بتائیں کہ مجھے وہ کیل بھری کی وجہ سے کیا دکھ پہنچا ہے اور ہم ان سے یہ کہیں کہ تم بھی ہماری طرح پرندے ہو اس لئے ہماری مدد کرو۔ انہوں نے کہا۔ اتفاقاً ہمارا دوستا اور ہمارا سردار ہے۔ ہمارے ساتھ آؤ اس کے پاس جا کر پہنچا دیکھ کر میں وہ ہماری پیچ و پھار سن کر باہر آئے مجھے جویم میں دیکھ سائے جا کر تمہاری صحبت جان کر میں بے حد وہ کیل بھری کے ہاتھوں تم پر آگئی تھی اور اس سے درخواست کریں گے کہ وہ اپنے دوستا کی طاقت سے ہمارا نظام لے۔ پھر وہ ہمارے پیچ و پھار کو لے کر ہمارے پاس آئے اور پیچ و پھار کی اور اس سے مدد کی درخواست کی تو اتفاق کے سامنے برآمد ہوا۔ انہوں نے اسے سارا قصہ سنا اور اس سے کہا کہ وہ کیل بھری سے لڑنے کے لئے وہ ان کے ساتھ چلے۔ اتفاقاً نے ان کی یہ بات سن لی اور جب وہ کیل بھری کو یہ معلوم ہوا کہ ہمارے دوستا کی وجہ سے ان کی طرف آ رہا ہے تو وہ اس پر دستاورد لڑنے سے گھبرایا جس سے متاثرہ کرنے کی طاقت اس

میں نہ جی چاہتا تھا اس نے طبعی کے بچے دیکھ کر کہے اور اس سے صلہ کر لی۔ اس پر وہ
دیکھ چکا گیا۔

دوسرے کہا میں نے یہ مثال تمہیں اس لئے سنائی ہے تاکہ تمہیں علم ہو جائے کہ
شر سے لڑنے کے تھارے خیال کو میں دانشمندانہ نہیں سمجھتا۔ شر بہنے کہا میں شر سے
لڑنے میں پہل نہیں کروں گا۔ اس سے دشمنی بھی شروع نہیں کروں گا نہ کھینچے چھپے اور اس
حقیق میں کوئی تبدیلی بھی نہیں لادوں گا۔ جو میرا اس کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ مجھے اس
سے جس بات کا اندیشہ ہے اس کا اظہار اس کی طرف سے ہو مگر میں اسے بجا دیکھانے کی
کوشش کروں گا۔ دوسرے اس کی یہ باتیں کچھ پسند نہ آئیں۔ اس نے سوچا کہ اگر شر نے نقل
میں وہ علامات نہ دیکھیں جو خود اس کو چاہتا تھا تو وہ مجھے جھوٹا سمجھ کر ہٹا دے گا۔ یہ
سوچ کر اس نے شر بہنے کہا تم شر کے پاس جاؤ جب وہ تمہاری طرف دیکھے گا تو تمہیں
معلوم ہو جائے گا کہ وہ تمہارے حقیقی کیا ارادہ رکھتا ہے۔ شر بہنے کہا میں کیسے معلوم کر
سکوں گا۔ دوسرے کہا جب تم شر کے پاس جاؤ گے تو دیکھو گے کہ وہ اپنی دم پر آڑوں بیٹھا
ہے تمہاری طرف اپنا سینہ ڈال دیکھا ہے اس کی نگاہیں تم پر جمی ہیں کان کھڑے ہیں نہ کھلا
ہوا ہے اور دیکھنے کے لئے تیار نظر آتا ہے۔ شر بہنے کہا اگر میں نے شر میں تمہاری تالی ہوئی
یہ علامات دیکھ لیں تو میں تمہاری بات کو درست سمجھوں گا۔

مگر جب دوسرے شر کو قتل کے خلاف اور نقل کو شر کے خلاف بھڑکانے سے قاریغ
ہو گیا تو قبیلہ کے پاس گیا جب ان کی ملکہ ملکہ ہوئی تو قبیلہ نے کہا کہاں تک پہنچا ہے
تمہارا کام؟ دوسرے نے کہا میں قتل ہوا چاہتا ہے جس طرح میں ملاتا ہوں اور تم چاہتے ہو۔ مگر
قبیلہ اور دوسرے شر اور نقل کی لڑائی اور ان کا انجام دیکھنے کے لئے جلیں جے۔

جب شر بہنے کے پاس پہنچا تو اسے اسی طرح آکڑوں بیٹھا دیکھا جس طرح اس نے
اسے بتا دیا تو اس نے دل میں کہا۔ بادشاہ کا ساتھی کو اس بات کا ساتھی ہوتا ہے۔ معلوم
نہیں ہوتا کہ وہ اس پر سب بھڑک اٹھے۔ مگر جب شر نے نقل کی طرف دیکھا تو اسے اس
میں وہ علامات نظر آئیں جو دوسرے نے اسے بتائی تھیں۔ تو اسے کوئی شک نہ رہا کہ نقل واقعی
اس سے لڑنے کے لئے آ رہا ہے۔ مگر وہ اس پر کوہنجہ اور ان کے درمیان رہنے لگا۔

وہ بھگڑے، چاروں طرفوں کے جسم سے خون بہنے لگا۔

جب ٹیکہ لے کر دیکھا تو شیر کافی ڈنڈی ہو گیا۔ جس نے اسے دوسرے کہا اور کہنے لگا: کتنا جال ہے تیری اس تہ کی کہ جس سے تیرا انعام بہت ہی بڑا ہو گا۔ دوسرے نے کہا: اگر میرا جال؟ ٹیکہ لے کر کہا شیر ڈنڈی ہو گیا اور تپل سر گیا۔ سب سے بڑا حلق وہ ہے جو اپنے ساتھی کو جو اظہانی اور لڑائی پر اکسائے۔ جبکہ وہ کوئی اور بھی طریقہ استعمال کر سکا ہو۔ جس شخص کوئی کام کرنے سے پہلے ابھی طرح غور و فکر کرتا ہے اور جس کام کے حلقے اسے توقع ہو کر وہ پلٹا کھیل تک پہنچ جائے گا اس کے لئے انعام کرتا ہے اور جس کے حلقے اسے اے بڑے ہو کر اس کے لئے مشکل ہو گا اس سے گریز کرتا ہے اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ مجھے تمہاری اس زیادتی اور علم کے انعام کا خفت اے بڑے ہے۔ تم نے پانچواں اور چھٹا کین کین کا ہوا نہیں کیا۔ تمہارا وہ وہ کہاں گیا جو تم نے مجھ سے کیا تھا؟ تم اپنی کمی ذخیرے سے شیر کا نقصان نہیں پہنچاؤ گے کسی کا قول ہے کہ عمل کے بغیر قول میں تھوڑی کے بغیر علم میں انعام نیست کے بغیر صدقہ و خیرات میں سعادت کے بغیر بل میں نفاذ داری کے بغیر روٹی میں صحت کے بغیر ذائقہ کی میں اور خوشی کے بغیر امن و سلامتی میں کوئی خیر نہیں۔ خوب سمجھو کہ علم و حقد کے طے کرشمہ کرو چاہے۔ جس طرح ان کی روشنی چٹائی رکھنے والے کی چٹائی میں نور افشاں کرتی ہے لیکن چمکاؤ کی چٹائی ختم کر دیتی ہے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے مجھے وہ بات یاد آ رہی ہے جو میں نے کسی سے سنی ہے کہ جب بادشاہ تو اچھا ہو لیکن اس کے وزیر بڑے ہوں تو وہ اس کی اچھائی ختم کر دیتے ہیں اس کی مثال اس پانی کی ہے جس میں مگر مجھ ہوں وہ پانی غولہ کتا ہی شیریں اور فطاری کیوں نہ ہو کوئی بھی اسے لینے کی صحت نہیں کرتا غولہ اسے پانی کی کتنی ہی ضرورت ہو۔ دن: تم شاید یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سوا کوئی شیر کے قریب نہ ہو لیکن یہ بات نہ سمجھو ہے اور نہ لیکن ہے ایک شرب اہل ہے مسند رانی سوجن کے بغیر نہیں ہو سکتا اور بادشاہ اپنے مصاحبوں کے بغیر نہیں ہو سکتا اور یہ بات سخت حقاقت کی ہے کہ آدمی نفاذ داری کے جذبے کے بغیر روٹی کرنا چاہئے نہ کاروبار کر کے آخرت کا طعمہ ہو اور دوسروں کو نقصان پہنچا کر اپنا منشاء حاصل کرے۔ لیکن میری یہ تمام تر فصاحت اور سخنیں اس آدمی کی فصاحت کی طرح ہے جس نے ایک پرانے سے کہا تھا جو چھ سو کچھ نہیں ہو سکتی اس کو سیدھا مارنے کے

پچھنے نہ دلا اور جو صحت قبول نہ کرنا چاہے۔ اسے صحت کرنے کی تکلیف نہ اٹھاد۔ دوسرے
کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ بلیکے سے کیا لوگ جان کر تے ہیں کہ

14 جھٹکا اور بندر

کسی بھانڈے پر کچھ بندر رہا کرتے تھے۔ ایک رات بہت سردی پڑی ہوا چلی رہی
تھی اور بارش ہو رہی تھی اس لئے انہیں آگ کی جسترو ہوئی جیسا انہیں کہیں نہ ملی۔ بھانڈوں
نے ایک اور بھٹو دیکھا جو آگ کے شرار سے کی طرح اڑ رہا تھا۔ انہوں نے اسے آگ بھٹا
اور بہت سی کلڑیاں اکٹلی کر کے اس پر لال دیں اور پھر بھی مارنے لگے تاکہ آگ بھٹا کر
سیک سکے۔ ان کے قریب ہی کسی اور رشت پر ایک پرندہ بیٹھا تھا۔ جو ان کو دیکھ رہا تھا اور جو
بکھ کر رہے تھے اسے بھی دیکھ رہا تھا۔

اس نے انہیں آواز دی کہ میں اور کوا خواہ کوا تکلیف نہ کرو۔ جو کچھ تم نے دیکھا
ہے وہ آگ نہیں ہے۔ جب کافی وقت گزر گیا تو اس نے ان کے پاس جا کر ان کو روک لیا
اور ادا کیا۔ پاس سے ایک آدمی گزر رہا تھا اس نے اس کا یہ ادا دیکھا کہ اسے کہا 'جو جڑ
سیدھی نہیں ہو سکتی اسے سیدھا کرنے کے پچھنے نہ پڑو۔ اس شخص چلے کر کوا کا تجربہ نہیں کیا
چاہا جو نے نہیں مورا اس کلڑی سے کہا نہیں ہالی جاتی جو لپک دار نہ ہو۔ لہذا تم تکلیف نہ
کرو لیکن پرندے نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور بندروں کے پاس چلا گیا تاکہ
ان کو بتائے کہ جھٹکا آگ نہیں ہوتا لیکن کسی بندر نے اسے پکڑ کر زمین پر دے مارا اور دوسرا گیا
اس معاملے میں میری اور تمہاری یہی مثال ہے۔ بھڑک رہی اور بد کرداری تم
پر غالب آگئی ہے۔ اگرچہ یہ دونوں بری شخصیتیں ہیں لیکن انجام کے اعتبار سے دھوکہ دہی
زیادہ بری چیز ہے اور اس کی بھی ایک مثال ہے۔ دوسرے نے کہا کیا ہے وہ مثال۔ بلیکے نے کہا
لوگ جان کر تے ہیں کہ

15۔ سکارا اور سادولوح

ایک سکارا اور سادولوح شخص نے تھارت میں شراکت کی اور سطر پر روانہ ہو گئے۔
ابھی راستے میں ہی تھے کہ سادولوح کسی کام کے لئے پچھنے نہ گیا اور بھڑا چاٹک اسے ایک
صلی لی جس میں ایک بڑا درخت چار تھے اس نے وہ اٹھالی جب وہ اسے اٹھا رہا تھا تو اس سکار

نے بھی اکیلے اور جب وہ تہارت سے فارغ ہو کر اپنے شہر کو اہل آئے تو شہر کے قریب پہنچ کر ہلے تھک کر رہنے کے لئے کہیں بیٹھ گئے۔ اس سادہ لوح نے کہا آدھا مال تم لے لو اور آدھا مجھے دے دو لیکن اس منکار نے یہ سنے کیا ہوا تھا کہ وہ ہزار کے ہزار دینار خود لے گا۔ اس لئے اس نے کہا کھڑو دینار تقسیم کو کاروبار میں شریک رہنا دوستی اور میل ملاپ کے لئے زیادہ مناسب رہتا ہے۔ ایسے ضرورت کے مطابق خرچ میں بھی لے لیتا ہوں۔ تم بھی لے لو باقی رقم اس درخت کے پاس دفن کر دیتے ہیں۔ یا ایک ٹھکانہ چک ہے اور جب ہمیں ضرورت پڑے گی کسی بھی رقم وہاں آئیگی۔ تم بھی لے لو اور ضرورت کے مطابق وہاں لے لیں گے۔ کسی کو اس چک کا طعمہ بھی نہیں ہو گا چنانچہ انہوں نے تھوڑی سی رقم لے لی اور باقی ایک درخت کے قریب دفن کر دی۔ اور زمین کو دے دی براہ کرم دیکھو وہ پہلے بھی۔ پھر کسی کھن کے بعد وہ دینار نکال لیے اور زمین کو دے دی براہ کرم دیکھو وہ پہلے بھی۔ پھر کسی کھن کے بعد وہ سادہ لوح اس منکار سے کہنے لگا مجھے خرچہ کی ضرورت پڑی ہے۔ میرے ساتھ چلو تاکہ ضرورت کے مطابق رقم لے لیں۔ وہ منکار اس کے ساتھ اس چک گیا جب انہوں نے زمین کھودی تو وہاں کچھ نہ تھا اس منکار نے اپنا منہ بٹکا شروع کر دیا اور کہنے لگا کوئی کسی کی دوستی سے صدمہ نہ کھائے! تم میرے بعد چلو آئے اور لے گئے۔ وہ سادہ لوح حسیں کھا مارا اور لیے والے پر حسرت بھیجا۔ پھر لیکن وہ منکار روز پڑا اپنا منہ بٹکتا اور کہتا رہا کہ تمہارے سوا کسی نے نہیں لے۔ تمہارے سوا کسی کو ان کا بچہ نہ تھا پھر جب ان کا یہ جھگڑا تھا ہو گیا تو وہ اپنا ساتھ قاضی کے پاس لے گئے۔ قاضی نے ان کا حقد رستا۔ منکار کا دعویٰ تھا کہ سادہ لوح نے دینار لے لیے ہیں۔ لیکن سادہ لوح اس سے انکار کر رہا تھا۔ قاضی نے اس منکار سے کہا کیا تمہیں اپنے دوسرے کے لئے تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ وہ درخت جس کے پاس یہ دینار تھے وہ کھلی دے گا کسی نے لے لیے ہیں اور اس سے پہلے اس منکار نے اپنے باپ سے کہا ہوا تھا کہ وہ جا کر اس درخت کی کھوکھلی چھپ جائے اور جب دیناروں کے حقد پوچھا جائے تو وہ یہ جواب دے۔ چنانچہ اس منکار کا باپ گیا اور اس درخت کی کھوکھلی چھپ گیا۔ جب قاضی نے اس منکار کی بات سنی تو اسے بہت بڑی بات سمجھا اور اپنے ساتھیوں اور اس منکار اور سادہ لوح کے ہمراہ اس درخت کے پاس گیا اور اس

[illegible]

16- جزئیات کاپی و پلاٹ دست

عقیدے کے نام میں نے یہ چل چل کر جانے لے رکھی ہے۔ جب کوئی عظیم ہو جائے کہ جب تم اپنے دوست سے بے وفائی کر سکتے ہو تو ہم اس بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں کرتے اس سے جا کر دوسروں سے بے وفائی کر دو گے۔ جب کوئی شخص کسی کو اپنے دوست جانے دے رکھے اور اس کے سوا دوسروں سے بے وفائی کرے تو اس کے دوست کو یہ جان لینا چاہئے کہ وہ دوستی کے لائق نہیں۔ جس شخص میں وفاداری نہ ہو اس کی

دستی سے چوہ کر، جسے قدرت ہو اس کو بے جانے والے تجھے سے چوہ کر، جو شخص اثر قبول نہ کرے اسے وہی جانے والی فصاحت سے چوہ کر اور جو شخص حماقت نہ کر سکے اسے تانے ہوئے راز سے چوہ کر کوئی جھجھٹالی جانے والی نہیں۔ ایسے لوگوں کی صحبت خیر کا اور برے لوگوں کی صحبت شر کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح جب ہوا خوشبو پر سے گزرتی ہے تو خوشبو ساتھ لے جاتی ہے اور جب کسی بدبو دار جگہ سے گزرتی ہے تو بدبو ساتھ لے جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری یہ باتیں تمہیں بہت ناگوار محسوس ہو رہی ہیں یہ کہہ کر کیلئے نے اپنی ہنسنی ختم کر دی۔

اس دوران شیر بیل سے فارغ ہو چکا تھا اور اس کو قتل کرنے کے بعد گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کا ضرر بھی ختم ہو چکا تھا اور اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مجھے شر پر کونٹر کرنے کی بہت دھم دیا ہے۔ وہ چوہا آئندہ اور ایسے اخلاقی کاما لک تھا مجھے کیا خیر ہو سکتا ہے کہ وہ بے گناہ ہو یا اس کے خلاف جوت ہو گا گیا ہو۔ وہ بہت ممکن تھا اور اپنے کئے پر بچتا، ہاتھ اور اس کی یہ کیفیت اس کے پیروں سے ظاہر ہو رہی تھی۔ دوسرے شیر کو اس حال میں دیکھا تو کیلئے کو پھوڑ کر اس کے پاس گیا اور کہنے لگا ہادشاو سلامت آپ کو کامیابی مبارک ہو۔ بعد نے آپ کے دشمنوں کو خاک کر دیا ہے۔ ہادشاو سلامت! اب آپ کیوں پریشان ہیں۔ شیر نے کہا مجھے شر پہ کونٹر فرماست کا فہم ہے۔ دوسرے کہا ہادشاو سلامت اس پر ترس نہ کھائیں۔ جھگڑے میں اس آدمی پر ترس نہیں کھاتا جس کا اسے خوف رہتا ہو۔ ہادشاو سلامت ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کسی شخص کو ہار نہ دے لیکن پھر بھی اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اس لئے کہ وہ یہ جانتا ہوتا ہے کہ اس میں کوئی صلاحیت ہے۔ جس طرح کوئی شخص بد مزہ و دانا کا ہار نہ کرنے کے ہادجہوں سے قائم کی امید پر اسے کھاتا ہے اور ہادشاو سلامت کوئی آدمی کسی سے محبت رکھتا ہے اور اسے مزید محبت ہے لیکن اس سے نقصان پہنچنے کے اندیشے کی بنا پر اسے اپنے سے دور کر دیتا ہے بلکہ اسے قتل کر دیتا ہے۔ جس طرح وہ شخص اپنی بھی سی کاٹ دیتا ہے جس پر سانپ نے اس کا ہڈا کا کڑہا اس کے ہاتھ میں سرایت نہ کر جائے۔ چنانچہ شیر دوسری اس طرح کی باتوں سے مطمئن ہو گیا۔

دوست کی گفتیش

شاہد عظیم نے یہ ہوا سے کہا۔ آپ نے ایک ماہر جلد ساز اور چمچ خور کے حلق مجھے یہ پتہ بتا دیا ہے کہ وہ کس طرح اور کب سے دوستوں کی محبت کو چمچ خوری کر کے عزت میں بدل دیتا ہے آپ مجھے یہ بتائے کہ دوست پر کیا گزری؟ اور شیر بہ کے گل کے بعد اس کا اہتمام کیا ہوا؟ جب شیر نے گل کے حلق اپنی رائے پر غور کیا اور اسے دوست کی چمچ خوری کا علم ہو گیا تو دوست نے شیر اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کیا طعرات چیں کئے اور ان کے سامنے کس طرح محبت بازی کی۔

یہ ہونے لگا مجھے دوست کے قصے سے معلوم ہوا ہے کہ جب شیر نے شیر بہ کو گل کر لیا تو اس کے گل پر بہت چڑیاں ہوا تھا۔ اسے اس کی پرانی رقابت اور گرس خورد خدات یاد آتی تھیں اور اسے یہ بھی یاد آتا تھا کہ وہ اس کے تمام ساتھیوں سے زیادہ قابل احترام تھا اور اس کے ہاں خصوصی مقام رکھتا تھا اور اچھے طریقے کے بجائے اسی سے مسلسل طور سے کیا کرتا تھا۔

گل کے بعد چمچ شیر کا خاص دوست تھا۔ اتفاق یہ ہوا کہ ایک شام چمچ شیر کے ہاں آوا اور اچھے مگر جانے کے لئے آدھی رات کو وہاں سے نکلا۔ راتے میں اس کا گز رکھ لیا اور دوست پر سے ہوا۔ جب وہ امن کے دروازے پر پہنچا تو اس نے سنا کہ بیکہ دوست کو اس کی کارستانی پر لاؤنڈر ہوا ہے چمچ خوری پر طاقت کر رہا ہے۔ خصوصاً شیر کے خاص دوستوں پر اس کی بیجان بازی اور کدب بازی ہے۔ چمچے کو اس کی باتوں سے معلوم ہو گیا کہ

دست نے کسی جرم کا مرتکب کیا ہے جس کی اس کا اعتراف نہیں کر رہا۔ چنانچہ دیکھ کر اسے ہر کرتی کی کھنگھنے لگا۔

کیلہ نے دست سے کہا: دست! تم ایک مشکل مقام پر پہنچ گئے ہو اور ایک تنگ سوراخ میں جا گئے ہو تم نے خود اپنے خلاف ایسا کام کرنا جرم کیا ہے جس کا انجام بہت برا ہو گا اور تم بری طرح مارا رہے ہو۔ جب شیر پر تمہارا سواٹل کھلے گا اور اسے سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور اسے تمہاری تھوڑی اور ذلیل سازی کا پتہ چل جائے گا اور جب تمہارا کوئی مددگار پائی نہ رہے گا تو تمہارے لئے ذلت اور سوائی اور ننگ ایک ساتھ پیش ہو جائیگی گے اگر تمہارے شر سے اور تمہاری لالچ کاریوں سے بچا جائے۔ آج کے بعد میں تمہیں اپنا درست نہیں سمجھوں گا اور کوئی راز کی بات تمہیں نہیں بتاؤں گا۔ اس لئے کہ اہل علم نے کہا ہے جس سے تمہیں غارت ہے اس سے دور رہو۔ اور مجھے تو تم سے اور بھی دور رہنا پڑتا ہے۔ تاکہ اس معاملے کے نتائج سے جو شیر کو اور پیشیاں بچا رہے آپ کو بچا سکیں۔

جب پہنچنے سے ان کی یہ باتیں سنیں تو اسی وقت انہیں کیا اور شیر کی ماں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے اس سے پکا وعدہ کیا کہ جہاز اسے تاج ہے وہ اس کو لٹکانے کر رہی جب اس نے وعدہ کر لیا تو کیلہ دست کی جھنگھڑی سے کسی قسمی اس کو بتائی۔ جب صبح ہوئی تو شیر کی ماں شیر کے پاس گئی اس نے شرب کے گل کی وجہ سے اسے بہت غمزہ دیکھا۔ اس نے کہا یہ کس بات کا علم تم پر چھلایا ہے؟ شیر نے کہا مجھے شرب کے گل نے غمزہ کر دیا ہے۔ جب اس کی رفاقت کو اور اس کی مسلسل خدمت کو اور اس کی ان نصیحتوں کو جو میں اس سے سنا کرتا تھا اور اس کے ان مشوروں کو جن پر عمل کر رہا ہوں نے سے مجھے آسودگی ملی تھی یاد کر رہا ہوں تو میرا غم جازہ ہو جاتا ہے۔ شیر کی ماں نے کہا سب سے سخت حادثہ وہ ہے جس کی شدت کی کوئی آدمی خود سے۔ یہ تو بہت بڑی فطرتی ہوئی۔ تم نے کسی علم اور معین کے بغیر شرب پر ننگل کرنے کا اقدام کیسے کر لیا؟ اگر اہل علم نے راز کو فاش کرنے کی قیامت اور اس کا کٹا ہوا تانہ نہ کیا ہوتا تو جہر کچھ مجھے معلوم ہوا ہے جس میں ضرر بتاتی ہوں۔ شیر نے کہا اہل علم کے اقوال کے بہت سے ٹکڑے ہوتے ہیں اور ان کے بہت سے مطلب ہوتے ہیں اور آپ جو کچھ فرمادی ہیں۔ میں جانتا ہوں یہ درست ہے لیکن اگر آپ کے پاس کوئی بات ہے تو مجھ سے نہ چھپائیے اور

اگر آپ کو کسی نے راز کی بات بتائی ہے تو مجھے ضرور بتائیے۔ پھر یہ کہ شیر کی ماں نے چپے کا ہم لے لے کر سب بکھا ہے تاکہ وہ بچہ بچہ کہہ کر راز کو افشا کرنے کے حوصلہ اعلیٰ علم نے جبراً اور غلبہ بتایا ہے اور اس کی وجہ سے ہر عمار کی پر آتی ہے جس میں اس سے عداوت نہیں لیکن میں نے چاہا کہ تیار دلی بھلائی کی خاطر صبر میں بیٹا دوں۔ اگر اس معاملے کا قصہ بیان عام لوگوں تک جا پہنچا تو پھر بادشاہ سے غلامیہ خیانت کے سرکوب بھی ہوں اس کا خرقہ نہ ہوگا۔ بلکہ اعلیٰ لوگ اس معاملے کو اپنے لئے جہت ٹالیں گے اور پھر اپنے برے کاموں کو اچھا سمجھ لیں گے اور ان کا سب سے بڑا گناہ یہ ہوگا کہ وہ پھر کسی صاحبِ دانش کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے۔

جب شیر کی ماں نے اعلیٰ محکمہ فتح کر لی تو شیر نے اپنے مسامحوں اور درباریوں کو بلا بھیجا۔ جب سب آئے تو اس نے پھر اسی گونہ کوایا جائے۔ جب دستِ شیر کے سامنے آئی اور اس کی افسردہ حالت دیکھی تو حاضری میں سے کسی سے کہنے لگا کیا ہوا ہے؟ بادشاہ سلامت کو کیا پریشانی ہے؟ شیر کی ماں نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ بادشاہ کو تمہارے غلاموں نے کی پریشانی ہے؟ ظروا ایک لمبی سی کہیں نہ ہو؟ آج کے بعد وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑی گئے۔ دست نے کہا پہلے لوگوں نے بعد میں آنے والوں کے لئے کوئی بات نہیں چھوڑی۔ اعلیٰ علم نے کہا ہے کہ جو کسی مصیبت سے بچنے کی زیادہ ہوشی کرتے ہیں ان کو بڑا اور اس وقت اس شخص سے بھی پہلے مصیبت آگئی ہے جو مصائب کے آگے سرنگوں ہو چکا ہو۔ لہذا بادشاہ اور ان کے اعلیٰ دربار، وہ اس بات کی بری مثال نہیں بننا چاہتے اور مجھے کسی کا یہ قول مستطعم ہے کہ جو شخص برے لوگوں سے ان کی عادات جانتے کے باوجود ہوشی رکھے گا اس پر جو مصیبت آئے گی اپنے بچے کے لیے اور سے ہی آئے گی اسی لئے عابد زادہ لوگوں نے اعلیٰ دنیا سے اپنا تعلق توڑ لیا اور انہوں نے جلوت پر جلوت توڑ بیچ اعلیٰ دنیا کی محبت پر اتنی محبت کو فریاد دی اور پھر انہوں نے سائنسی کی انجلی جڑا اور احسان کا بھترہ نہ کون دے سکتے ہیں جو شخص لوگوں سے تنگی کی جڑ کاٹا گا اور وہ اسی بات کا حقیقی ہے کہ کرم ہی ہے۔ اس لئے کہ وہ ان کے غلاموں اور ان کے لئے انعام رکھنے اور لوگوں سے تنگی کا صلہ پانے کی امید دیکھنے کی عقلی کرتا ہے۔ کسی بادشاہ کی رعایا کو سب سے زیادہ جس بات سے رفعت دیکھی

چاہئے۔ وہ اخلاق حسنا اور پاکیزہ کرداری ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ علم نے کہا جو شخص بخدا چپ کے قائل کسی چیز کی تصدیق کرے اور قصد حق کے قائل چیز کی تکذ چپ کرے وہ عقل حسنا کی صف سے نکل جاتا ہے اور قصیر و کمیل کا مستحق ہو جاتا ہے۔ لہذا بادشاہ سلامت کو میرے بارے میں کسی شے کی تاہم ہلہ پڑی سے کام نہیں لینا چاہئے اور چپ بات میں سوت کے دار سے نہیں کہہ رہا۔ اگرچہ سوت ڈھپندہ و چھ ہے۔ لیکن اس سے طریقہ نہیں۔ ہر زمانہ چھ کو سراہا ہے اگر میرے پاس سوچا نہیں گئی ہوں اور مجھے معلوم ہو جائے کہ بادشاہ سلامت حق کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو میں دل جان سے اس کے لئے تیار ہو جاؤں۔

اس پر کسی اور داری نے کہا یہ بات اس نے بادشاہ سے محبت کی تاہم نہیں کی بلکہ محض اپنے آپ کو بچانے کے لئے طرہ حاشا کرنے کی خاطر کہی ہے تو دوسرے اسے کہا افسوس ہے تم پر! کیا ظور جان کر بھی کوئی چپ کی بات ہے؟ اگر وہ اپنے لئے طرہ چینی نہیں کرے گا تو کس کے لئے کرے گا؟ تم اپنے خدا اور بعض کو چھپا نہیں گئے جس شخص نے بھی تمہاری یہ بات سنی ہے وہ سمجھ گیا ہے کہ تم کسی کی بھڑی نہیں چاہتے تھی کے تم اپنے بھی دشمن ہو۔ دوسروں کے تو ضرور ہو گے تمہارے جیسا شخص تو جانوروں کے ساتھ بھی نہیں ہوتا چاہئے کہ اس کے کہ بادشاہ کے ساتھ ہو اور اس کے در و دولت پر ہے جب دوسرے اسے یہ جواب دیا تو شرمندہ اور افسردہ ہو کر باہر نکل گیا۔ جب شیر کی ماں نے دوسرے کہا اہو مکار! تم کہتے ہو تمہارا۔ جو بھی بات کرے اسے ترکی پر ترکی جواب اپنے میں کہتے جری ہو۔ دوسرے نے کہا۔ آپ یہ اس لئے کہہ رہی ہیں کہ آپ جبری طرف ایک آنکھ سے دیکھتی ہیں اور میری بات ایک کان سے سنتی ہیں۔ جبکہ میری ہر ٹھیکہ نے ہر چیز کو میرا دشمن بنا دیا ہے۔ حتیٰ کے لوگوں نے اب میرے خلاف بادشاہ کے کان میں بھرتے شروع کر دیے ہیں جو لوگ بادشاہ کے درباری ہیں یا چھوٹے بادشاہ کو کھنڈ یا وہایت نہیں دیتے اس لئے کہ اس نے ان کو عزت دی ہے اور اس لئے کہ وہ پیش و محترت میں گئی ہیں اس لئے انہیں یہ چھ نہیں رہتا کہ بات کس وقت کہنی چاہئے اور کب خاموش رہنا چاہئے۔ اس پر شیر کی ماں نے یہ دیکھو تو اس پر بحث کو اٹھا کر انہیں کرنے کے بارے میں اپنے آپ کو اس طرح سے گناہ تیار ہے کہ اس نے کوئی جرم ہی نہیں کیا۔ دوسرے نے کہا جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں جو ان کے ہاتھ نہیں ہو سکتے

ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جیسے کوئی شخص یا کسی جگہ کا محلہ اسے جہاں اسے رہتے اور کھاد
 ڈالنی چاہئے اور جس طرح کوئی آدمی مردوں اور عورتوں کوئی عورت مردوں اور انہیں ایک دوسرے
 اور جس طرح کوئی مہمان کے کہیں گھر کا ناگ کہیں گھر اور جس طرح کوئی لوگوں کے سامنے
 وہ بات کہے جس کے بارے میں اس سے پوچھا نہیں جا رہا۔ بد بخت تو وہ ہے جو لوگوں
 کے معاملات کے بارے میں واقعیت نہیں دیکھتا اور اپنے آپ سے کسی شر کو وضع نہیں کر سکتا۔
 شیر کی ماں نے کہا۔ اے خدا! اور مکار! کیا تم سمجھتے ہو کہ ان باتوں سے دانشوار کو
 دھوکہ دے کر وہ جھیں تھیں جس میں ڈالیں گے۔ دوسرے نے کہا خدا تو وہ ہے جس کا
 دشمن بھی اس کی جانوں سے محفوظ نہ ہو اور جب وہ اپنے دشمن پر کام پالے تو اسے ہنسنے کی جگہ
 کے قتل کر دے۔ شیر کی ماں نے کہا اور مجھ نے اے خدا! کیا تو سمجھتے ہے کہ وہ اپنے بھوت کے
 انہماں سے بھاگ جائے گا۔ اور اسے بے جرم کے جاؤ دیے جلد بازی میں جھیں جھکا کر دے
 سکتی۔ دوسرے نے کہا بھوت تو وہ ہے جو حقیقت کے خلاف بات کہے اور اس کی بات کہے جو
 کسی نہیں مانی میری بات تو بالکل واضح ہے شیر کی ماں نے کہا اب تم میں سے اہل علم ہی اس
 معاملے کی حقیقت کو واضح کریں گے اور وہ دھوکہ کر چکی گئی۔ پھر شیر نے دوسرے کو جھانی کے
 حوالے کر دیا۔ جھانی نے اسے قید میں ڈال دیا۔ پھر وہ گھر چلا گیا جس کی گردن میں دیکھا
 کر اسے ٹیل بھیج دیا گیا۔ جب آدمی رات ہوئی تو کھیل کو تالا کیا کہ دوسرے میں ہے تو وہ
 چھپ چھپا کر اس کے پاس آیا اور جب اسے دیکھا اس میں بکڑے ہوئے ایک بھگد
 تاریک جگہ میں قید دیکھا تو وہ چونکا اور کہنے لگا تم اس حالت تک صرف اس لئے پہنچے ہو کہ تم
 دوسرے کو دوسرے سے کام لینے رہے اور میری نصیحت قبول کرنے سے گریز کرتے رہے
 لیکن اس سے پہلے کہ میں نے جھیں بھیجیں کیں اور جھیں بے انہماں سے خبردار کیا اور
 تمہارے حق میں غلطیوں میں سے کام لیا لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ اگرچہ ہر
 بات کا کوئی سوچ، دیکھ، سمجھتا ہے اگر میں جھیں نصیحت کرنے میں جبکہ تم جھیں جھے کوئی
 کدھی کی ہوئی تو آج میں بھی تمہارے جرم میں شریک ہوتا لیکن خود بخود بخدائی نے تم پر اس
 طرح غلبہ ڈال دیا تھا۔ کہ اس نے تمہاری عقل کو چاٹ لیا میں تو جھیں، جھیں دے دے کہ
 سمجھا تھا اور جھیں اہل علم کی باتیں ڈال دیتا تھا۔ اہل علم نے ہے کہ جلد ماز اپنی سوت

کے آنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔

دست نے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری پادشہی بگڑی ہے۔ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر تمہیں اپنی عقلی کا احساس ہو جائے تو ہر سزا سے مستغفرا ہو۔ اس لئے کہ اگر تمہیں دنیا میں سزا دے دیا جائے تو یہ بات اس سے کہیں بہتر ہے کہ تمہیں جہنم میں لایا جائے۔ بھیل نے کہا میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں لیکن تمہارا منہ بہت بڑا اور شیر کی سزا بھی بہت دردناک ہے۔ اس دوران ایک چیتا جڑوں کے قریب ہی قید تھا اس کی پادشہی سن رہا تھا کہ وہ انہیں دیکھ لے گا۔ اس نے بھیل کو دست سے لانت لپٹ کر تے سن لیا اور اس جرم کا بھی علم ہو گیا جس کا دست اعتراف کر دیا تھا۔ اس نے دونوں کی شکایت کو یاد رکھا تا کہ اگر اس سے کبھی پوچھا جائے تو شہادت دے سکے اس کے بعد بھیل اپنے گھر واپس آ گیا۔

مک ہوئی تو شیر کی ماں شیر کے پاس لگی اور اسے کہنے لگی۔ اے بادشاہ! آپ نے جرات کل کی تھی اور جس کا بد وقت علم دے کر آپ نے رب اور جہاں کو راضی کیا تھا اسے بھول نہ جائیں اہل علم نے کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ ایک کاموں کے حصول کو پیش کرنے میں متامل سے کام نہ لے اور کسی حکم کے گناہ کا دفاع نہ کرے جب شیر نے اپنی ماں کی باتیں سنیں تو چیخ کر حاضر ہونے کا حکم دیا جو کہ منصب نقاب پر ماسور تھا۔ جب وہ حاضر ہو گیا تو اس نے اسے اور ایک دوسرے قاضی شیر سے کہا۔ عدالت کا نئی اور تمام چھوٹے بڑے سائل اور بار کو اطلاع دیں۔ کہ وہ سب عدالت میں آ کر دست کے معاملے پر غور کریں اور اس کے جرم کی تحقیق میں مدد دیں۔ اس کی باتوں اور اس کے حضرات کو عدالت میں دیکھا رہا میں رنج کیا جائے اور عدالتی کاروائی کی رپورٹ روزانہ اس کے سامنے پیش کی جائے۔

جب قاضی چیتے اور اس قاضی شیر نے جو کہ بادشاہ کا بچہ تھا یہ حکم سنا تو کہا بادشاہ کا حکم سزا گھوس پڑا ہوا تھا کہ چلے گئے اور شیر نے حکم بے مطابق کام شروع کر دیا۔ حتیٰ کے جب اس دن میں سے تین گھنٹے گزر گئے جس میں وہ عدالت میں بیٹھے تھے تو قاضی نے دست کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسے لایا گیا اور قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت سب ٹوٹ وہاں موجود تھے۔ جب عدالت منتقل ہوئی تو صدر بھی نے جتھا واز سے کہا شروع کیا۔

حضرات! آپ سب کو معلوم ہے کہ جب سے بادشاہ سلامت شر پہ لڑائی کر چکے ہیں، بیشک مطرب اور محسن رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ انہوں نے شر پہ کوئی جرم کے طور پر کر دیا ہے اور محض دین کی مجلس غروی اور دروغ گوئی کی وجہ سے ایسا کیا ہے اور اب ان کا شخصی صاحب کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدالت کا نہیں اور دین کے حلقہ حقیقتات کی یہی لہذا جس شخص کو بھی دین کے حلقہ، وہی باہمی بات کا علم ہو تو اسے جان کر سے عدو اسے یہ سب کچھ سرعام جان کرنا چاہئے تاکہ اس کے مطابق لہو کیا جائے۔ یہ گل کہ سرکب ہوا ہے۔ لہذا اس کے معاملے میں تحقیق کرنا ضروری ہے اس لئے کہ جلد بازی خواہشات نفس کا مطہر ہے اور غلط بات پر مبالغہوں کی ہی وہی کہ رسوائی کا باعث ہے۔

اس کے بعد کاغذی نے کہا۔

حضرات! صدر مجلس کی بات غور سے سنئے اور آپ کو جو بات بھی دین کے حلقہ مطہر سے جانتے نہ چھپائے اور اس کے جرم پر درود اٹاتے وقت تمن باتوں کا خیال رکھئے۔ ایک یہ کہ اگر سب سے اہم بات ہے۔ آپ دین کے اس فعل و معمولی نہ سمجھیں اس لئے کہ کسی ہے گناہ کو جرم کے بغیر گل کر دیا بہت بڑا گناہ ہے۔ لہذا اس شخص کو بھی اس گناہ کے حلقہ جس نے اپنی کذب جانی اور مجلس غروی کے ساتھ ایک ہے گناہ پر الزام لگا دینے کسی بات کا علم ہو اور بکراں پر درود اٹاتے تو وہ بھی اس کے جرم اور اس کی سزا میں براہ کا شریک ہو گا دوسری بات یہ ہے کہ اگر کفر چاہئے گناہ کا اعتراف کر لے تو بادشاہ داخل اور بار کے لئے صاحب ہو گا کہ وہ اسے صاف کر دے اور اس سے درگزر کریں اور تیسری بات یہ ہے کہ درکار لوگوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں رکھنی چاہئے اور ہر خاص و عام کو ان سے تفصیلات مطلع کر دینے چاہئیں۔ جس شخص کو اس حیلہ ساز کے حلقہ کی بات کا علم ہو وہ سرعام جان کرے تاکہ اس پر ہمت قائم ہو جائے۔ کہا گیا ہے کہ جس شخص نے اپنی گواہی چھپائی اسے قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی لہذا آپ سب میں سے ہر ایک کو اپنے علم کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

حاضرین نے جب یہ سمجھ گئی تو خاموش ہو رہے۔ اس پر دین نے کہا خاصہ شہر میں ہوا؟ تاؤ جو کچھ جانتے ہو؟ لیکن یاد رکھو ہر بات کا جواب بھی جانتا ہوں۔ اس میں نے کیا

ہے جو ان دھمکی چڑکی کو اسی دے اور اسکی بات کہے جسے وہ جانتا تھا اس پر وہی مصیبت آتی ہے جو اس غریب پر آئی تھی جس نے اسکی بات کا کوئی کیا تھا جسے وہ جانتا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ اس طرح ہوا تو یہ دے دینے کے لئے لوگ جان کر تے ہیں کہ:

17۔ شہنشاہ

کسی شہر میں ایک امیر غریب رہتا تھا جو لوگوں کے علاج معالجے میں بڑا ماہر تھا جیسے وقت گزرنے کے ساتھ اسے بڑھاپے نے آگیا اور اس کی چٹائی کمزور پڑنے لگی۔ اسی شہر کے بادشاہ کی ایک بیٹی تھی جس کی شادی اس نے اپنے بھتیجے سے کی تھی۔ اس لڑکی کو کلام عمل میں اور شہر داغ ہو گیا تو اس غریب کو لایا گیا اس نے آ کر لڑکی سے درد کے حلق پر چما۔ اس نے تاپا، غریب کو اس کا مرض اور علاج معلوم ہو گیا لیکن وہ کہنے لگا کہ اگر میری چٹائی درست ہوتی تو میں وہاں اس کو اپنے علم کے مطابق ڈاکر اور اتار کر اپنا عمر میں کسی پراحادی بھی نہیں کر سکتا اس شہر میں ایک بے خوف شخص بھی رہتا تھا جب اسے یہ بات معلوم ہوئی تو وہ آیا اور علم طلب میں ہمارے دیکھنے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ وہاں اس کا مرکب تیار کرنے میں ماہر ہے اور مضر و مرکب ہر طرح کی دواؤں کی خاصیتوں سے واقف ہے۔ بادشاہ نے اسے کہا کہ وہاں خانہ میں جا کر ضرورت کے مطابق دوائیں مل کر لے آئے وہ اس دوا خانہ میں گیا۔ اس کے سامنے دوائیں لگی تھیں جانتا تو وہ کچھ نہیں تھا اس نے دواؤں کے علاوہ وہ جھلی بھی پکڑ لی جس میں ختم ہو گیا نہ ہوا تھا۔ اس نے اسے بھی دواؤں میں ملا دیا اور ہر یہ مرکب لڑکی کو پلا دیا تو وہی دوا اسی وقت مر گئی۔ جب بادشاہ کو معلوم ہوا تو اس نے اس شخص کو پھانسیا اور اسے بھی وہی دوا پلائی جس سے وہ اسی وقت ختم ہو گیا۔

دینے کے کہا میں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے تاکہ تمہیں علم ہو جائے کہ محض کسی شے کی طاقت سے تمہارا کرنے والے پر کیا گزرتی ہے۔ آپ لوگوں میں سے بھی جو محض مد سے گزرنے کی کوشش کرے گا۔ اس پر بھی وہی مصیبت آنے کی جو اس جانی پر آئی تھی اور پھر وہ اپنے آپ کو ہی خدمت کرے گا۔ اصل علم نے کہا ہے کہ بعض اوقات بات کہنے والے کو محض بات کہنے کی سزا مل جاتی ہے اب معاملہ تمہارے سامنے ہے۔ اپنے لئے جو چاہو پند کر لو۔

اس پر سردار خٹاڑ نے شیر کے پس اپنے حجام ورجہ پر اتراتے ہوئے کہا۔
 اے مرگاری تہہ رائل علم! میری بات غور سے سنئے اور اسے اپنے دل و دماغ میں جکڑ دیجئے۔
 اہل علم نے اچھے لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اپنے چھروں سے ہی بچکان لے جاتے
 ہیں اور آپ جتنے کے فضل و کرم سے اچھے لوگوں کو ان کے چھروں سے بچکان سیکھتے ہیں اور
 معمولی باتوں سے بڑی اور اہم باتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس پر بخت دست کی حقیقت
 بتانے کے لئے انکی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ جو اس کے شر کو واضح کر رہی ہیں۔ آپ
 حضرات ان کو اس کے جسم پر تلاش کر سکتے ہیں تاکہ آپ کسی حسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ اس پر
 قاضی نے سردار خٹاڑ سے کہا۔ میں بھی اور یہ سب حاضرین بھی جانتے ہیں کہ آپ چھرو
 تلاش میں ماہر ہیں۔ اس لئے آپ خود اپنی بات کی وضاحت کر دیں اور اس پر بخت کی فعل
 و صورت میں جو کچھ آپ کو نظر آ رہا ہے ہمیں اس سے آگاہ فرمائیں تب سردار خٹاڑ نے
 دست کی خدمت کرتے ہوئے کچھ اہل علم نے نکھارے اور بتایا ہے کہ جس کی بائیں آنکھ دائیں
 آنکھ کی نسبت پھولی ہو اور ہر وقت پلازٹی رہے اور اس کی ناک دائیں طرف بھی ہو وہ زیادہ
 بخت دار طبیعت ہوتا ہے۔

اس پر دست نے کہا۔ سو گندہ: تمہارا حال بھی عجیب ہے تمہارے خواجے اور
 بڑی بڑی طبابت موجود ہیں اور پھر جب ہے کہ تم اپنے اس گندہ سے غور پایہ جسم کے ساتھ
 بادشاہ کے سامنے جاتے ہو اور ان کے کمانے کو اچھو گانے کی جرات کرتے ہو۔ تم خود بھی
 اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں کہ تمہارے اندر کچھ عجیب ہیں کیا تم اس شخص کے بارے
 میں زبان نہ کھولتے ہو جس کا جسم پاک ہے اور جس میں کوئی عیب نہیں؟ میں انکی ہی تمہارے
 عجیب نہیں جانتا بلکہ یہ سب حاضرین بھی جانتے ہیں۔ لیکن تمہاری دوستی ان کو بیان کرنے
 سے مانع رہی ہے۔ اب جب کہ تم نے مجھ پر بھوت بھلا ہے اور میرے سامنے مجھ پر بیتان
 پائے جا رہے ہیں، میری دشمنی پر تم نے ہر اور ان سب حاضرین کے سامنے ادا نہیں کیئے گئے
 ہو جن کا نہیں تم نہیں ہے اس کے باوجود میں صرف تمہارے ان عجیب کو بیان کرنے پر
 اکتفا کروں گا۔ جنہیں میں بھی جانتا ہوں اور یہ حاضرین بھی جانتے ہیں اور جو شخص بھی
 تمہاری طبیعت سے واقعی طرح واقف ہو اس کا فرض ہے کہ وہ بادشاہ و دست کو رے کے کہ وہ

تھیں اپنی خوراک کا بندوبست کرنے کی امداد ملی دی۔ تھیں اگر کھیتی باڑی پر لگا دی جائے تو اس مزار کے زیادہ مستحق ہو۔ تم تو اس کا مل بھی نہیں کر سکی عام آدمی کے لئے پلاسے کی دولت کرو اس کو بچھنے لگاؤ کھاس کے کہ تم بادشاہ سلامت کے خادم خاص بن جاؤ۔ اس پر سردار شہزادے نے کہا کیا تم مجھے کہہ رہے ہو اور کیا مجھ سے اس طرح خوش آ رہے ہو؟ دوسرے نے کہا ہاں! اور میں تمہارے حشمت جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں اور تمہیں سچی کہہ رہا ہوں اور تم نے میری بات کو اس دالے پھلے پیٹ دالے کھلی پھوس دالے کھینچے نہ کھلے۔ دوسرے نے جب یہ باتیں کہیں تو سردار شہزادہ کا رنگ بدل گیا اور وہ چونکا ہوا مست اور رسوائی سے اس کی زبان پر کھڑائی اور اس کی ساری مٹلی ہوا ہو گئی۔ دوسرے نے جب اس کا یہ فوٹ جاتا اور یہ دروازہ کھٹکے لگا کھٹکے بادشاہ سلامت کو تمہارے صلیب کا علم ہو جانے کا اور جب وہ تمہیں اپنی خوراک کی امداد ملی سے برطرف کر دیں گے تو پھر کھل کر رو دتا۔ اس موقع پر ایک گیدڑ بھی سوچا تھا جسے شیر نے ابھی طرح پرکھا ہوا تھا اور امانت دار کھائی کی ٹوٹی دیکھ کر اسے اپنی خدمت پر مامور کیا ہوا تھا اور اسے کہہ کھا تھا کہ مجھ میں جو کھنکھ ہوا ہے اس کی اطلاع دے۔ چنانچہ وہ گیدڑ وہاں سے اتھ کر شیر کے پاس گیا اور اسے صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس پر شیر نے سردار شہزادہ کو اس کے منصب سے معزول کر دینے کا حکم صادر کر دیا اور کہا کہ وہ اس کے سامنے بھی نہ آئے اور دوسرے حشمت یہ حکم دیا کہ اسے تھل بھیج دیا جائے اس وقت تک دن کا کل صحر گزر چکا تھا اور عدالت میں جھجکا دیتے دے گئے تھے ان کلمت کر لیا گیا تھا اور ان پر پتھر کی کمرنگی لگا دی گئی تھی اور اس کے بعد ہر کوئی اپنے کمر کو دابیں چھ گیا۔

پھر ایک اور گیدڑ جسے روز پہلے جانا تھا اور جس کی ٹیڈ سے وہ تھی تھی اور شیر کے پاس جسے احرام کی گاڑ سے دیکھا جاتا تھا۔ اتفاق یہ ہوا تھا کہ ٹیڈ کو اپنے اور اپنے بھائی کے ٹم نے نہ جان کر دیا اور وہ سخت جوار و سرسبز گھاس لے کر گیدڑ دوسرے کے پاس گیا اور اسے ٹیڈ کی موت کی اطلاع دی۔ سن کر دوسرے بہت رو دیا اور بہت تھیں تھیں اور کہنے لگا میں اپنے بھائی کی جدائی کے بغیر دیکھتا ہوں کہ کیا کروں گا؟ لیکن میں اس بات پر ہمت کا شعرا اور کرتا ہوں کہ ٹیڈ کی موت کے بعد آپ صلیب بھائی سے جدا رہے۔ آپ نہ تیار اور شفقت کو کچھ کر مجھے

یہ جین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میرے مثال حال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہی سے میری توقعات وابستہ ہیں اور آپ ہی میرا سہارا ہیں۔ آپ کے اس حسن سلوک کی بنا پر میری خواہش ہے کہ آپ لکھن چک جائیں اور وہاں میں نے اور میرے بھائی نے اپنی کوشش سے جہاں بھی کر رکھا ہے اسے میرے پاس لے آئیں۔ چنانچہ اس گیدڑ نے ویسا ہی کیا جیسا کہ دوسرے نے اسے کیا تھا اور جب اس نے وہاں اس کے سامنے لاکر رکھ دیا تو اس نے اس میں سے آدھا حصہ دے دیا اور کہا کہ آپ دوسرے لوگوں کی نسبت شیر کے پاس آنے جانے کی زیادہ ہمت رکھتے ہیں لہذا آپ میرے لئے اس کا حضور بھیجے کہ جب میرے اور میرے صاحبین کے مابین جاری اس عقد سے کی ہر امت شیر کو مل جائے اور جس انداز میں میرا ذکر ہو اور شیر کی ماں کا میرے حلقہ جرد میں ظاہر ہو اور آپ ہمیں کوشش اپنی ماں کی بات سن کر اسے میرے سامنے میں اس سے اختلاف نہ کرے۔ اسے تو یہ سب باتیں آپ یاد رکھیں چنانچہ اس گیدڑ نے وہ سب کچھ لے لیا جو دوسرے نے اسے دیا تھا اور اس سے یہ وعدہ کر کے اپنے کمر چلا گیا اور وہ سارا مال وہاں رکھ دیا۔

پھر اگلی صبح شیر نے اپنا دربار منتقل کیا اور وہ مجھے گزر دینے کے بعد اس کے اہلکاروں نے اندر آنے کی اجازت مانگی انہیں اجازت دے دی گئی تو وہ اندر آئے اور اس کے سامنے ہر امت چلی گئی۔ جب اسے ان سب کی اور دوسری باتیں معلوم ہو گئیں تو اس نے انہیں اس کو بلایا اور وہ سب کچھ اسے چاہ کر سنا جب اس نے سب کچھ سن لیا تو بلند آواز میں کہنے لگا کہ میں کوئی خستہ بات کہہ رہا ہوں تو براہِ رسوائی نہ کرنا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اپنے نفع و نقصان کا کچھ علم نہیں۔ کیا میں تمہیں ان باتوں کو سننے سے منع نہیں کرتی رہی۔ اس لئے کہ یہ اپنے کرم کی باتیں ہیں جس نے انار سے ساتھ برادر یا اختیار کیا ہے اور انار سے ساتھ تھری کی۔ یہ کہہ کر وہ صے سے ابر چلی گئی۔ یہ سب کچھ وہ گیدڑ و کچھ دیکھا جسے دوسرے نے اپنا بھائی بنالیا تھا۔ دو مہینے اس وقت چل دیے دوسرے کے پاس گیا اور اسے سب کچھ بتا دیا۔ اسی دوران ایک عداوتہ دار دوسرے کا اپنے ساتھ لے کر کاغذ کی ہدایت میں لے گیا جب وہ کاغذی کے سامنے چلی اور اسے دیکھا۔

اسے دوسرا مجھے تمہارے پاس سے ایک سچا اور امانت دار شخص نے سب کچھ بتا

دیا ہے۔ اس لئے کسی پر صاحب نہیں کر سکتا ہمارے حلق اس سے زیادہ محفوظ کریں۔ اس
 علم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو آخرت کا سبب بنا دیا ہے۔ اس لئے کہ یہ دنیا اور
 رسولوں کا گھر ہے جو غلے کی مانند تھے والے تھے اور جنت کی طرف راہنمائی کرنے والے
 تھے۔ تمہارا معاملہ تو ہمارے نزدیک ثابت ہو چکا ہے اور تمہارے حلق ہمیں ایک قابل
 انسان گھس نے سب کچھ دیا ہے لیکن ہمارے ہاؤس ملاست نے ہمیں علم دیا ہے کہ ہم
 تمہارے معاملے پر دوبارہ غور کریں اگرچہ یہ معاملہ ہمارے سامنے بالکل واضح ہے اس پر
 دوسرے نے کہا۔ قاضی صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ کو انصاف کرنے کی عادت نہیں اور
 ہاؤس لوگوں کے انصاف کا یہ نمونہ ہرگز نہیں کہ وہ منکھڑوں اور بے گناہوں کو بے انصاف
 قاضیوں کے حوالے کر دیں۔ لیکن تو یہ ہے کہ ان کا دفاع کیا جائے۔ آپ کا خیال ہے کہ
 مجھے قتل تو کر دیا جائے لیکن میرا عقد روک لی نہ لے۔ آپ یہ سب کچھ اپنی غرضات میں
 دیکھ رہی ہیں جلدی جلدی رفتار ہے ہیں حالانکہ ابھی تین دن ابھی نہیں گزرے کسی نے جی
 کہا ہے جس شخص کو نیک عمل کرنے کی عادت ہوتی ہے اس کے لئے ایسا کرنا آسان ہوتا
 ہے خواہ اس کا قصہ کتنا ہی ہو۔

اس پر قاضی نے کہا۔ ہمیں اسلاف کی کتابوں سے معلوم ہوا ہے کہ قاضی کو
 چاہئے کہ وہ نیک سیرت ہو، پرکرداروں کو انکی طرح سچانے کا کہ وہ نیک سیرت کو اس کی
 انکی سیرت اور پرکردار کو اس کے پرکردار کا بدلہ دے سکے۔ جب قاضی ایسا کرے گا تو اچھے
 لوگ زیادہ بہتر عمل کریں گے اور بے لوگ جرائم سے اجتناب کریں گے اور اسے دوسرا
 معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے جس جرم کا تم نے ارتکاب کیا ہے اس پر غور کرو اور اپنے جرم کا
 اعتراف کرتے ہو تو یہ کہو۔ دوسرے نے کہا نیک سیرت قاضی کھان کی ماہر کوئی فیصلہ
 نہیں دیتے نہ وہ غلط لوگوں کے حلق اس طرح کی کاروائی کرتے ہیں اور نہ عام لوگوں
 کے حلق۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہوئے ہیں کہ گناہ حقیقت کو جان کرنے کے کام نہیں
 آ سکتا۔ اگر آپ لوگوں کا خیال ہے کہ میں مجرم ہوں تو میں اپنے آپ کو زیادہ بہتر جاننا ہوں
 اور مجھے اپنے حلق جو علم ہے وہ جیتے ہے ایک شخص۔ لیکن میرے حلق تمہارا علم آخری
 اور بے کاف ہے۔ آپ لوگوں کے نزدیک جس بات نے میرے معاملے کو قابل غرت بنا

دیا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے دوسروں کی چٹلی کی۔ اب آپ کے سامنے میرا کیا طرزِ رانی رہ جائے گا اگر میں اپنے خلاف ہی چٹلی کر اداؤں اور صحت برائے ہونے اپنے آپ کو گلے کے لئے چٹلی کروں جبکہ مجھے طرحِ علم ہے کہ جس بات کا کھم پر اہرام لگا دیا گیا ہے اس سے میں بالکل بری ہوں۔ میرے نزدیک میری جان کا احترام سب جانوں سے زیادہ ہے۔ اور اس کا حق مجھ پر زیادہ واجب آتا ہے میں اگر کبھی روپیہ آپ میں سے کسی اہلِ رانی کے ساتھ اختیار کروں تو نہ ہی اس کا حق ہے اس کی کھانسی ہوگی نہ مرآت کے لحاظ سے۔ جب مجھے آپ کے ساتھ بیٹھا کرنے کا حق نہیں ہے تو پھر میں اپنے آپ کے ساتھ بیٹھا کیوں کروں جبکہ ناقضِ صاحب! ان باتوں کو پھونپنے اگر آپ مجھے نصیحت کرنا چاہتے ہیں تو یہ اس کا موقع نہیں اور اگر آپ دھمکنا چاہتے ہیں تو سب سے زیادہ دھمکنا وہ ہے جو آپ نے سونپا ہے۔ حالانکہ دھمکنا اور خرب نیکی کا نہیں اور خدا ترس عاکوں کا شیوہ نہیں اور آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ آپ کی ان باتوں کو جاہل اور بدکردار لوگ سمجھنا نہیں گے اور ان کی بیرونی کریں گے اس لئے کہ جنہوں کی کیج باتوں کو اچھے لوگ اختیار کرتے ہیں اور ان کی لطیفوں کو جاہل اور ناقص لوگ محبت ٹالنے ہیں ناقضِ صاحب! مجھے آپ کی ان باتوں سے بہت بڑی مصیبت کا اندیشہ ہے۔ مصیبت یہ نہیں کہ آپ بادشاہ اور اہلِ دار اور عام و خاص کے نزدیک ایک فاضل اور منصب حراج نہیں رہے ہیں اور اپنی حکمت و دانائی اور زہد و تقویٰ کی وجہ سے ہندو کے جاتے ہیں بلکہ مصیبت تو یہ ہے کہ آپ نے یہ سب کچھ میرے سامنے میں کس طرح فراموش کر دیا ہے؟

جب ناقض نے ہند کے یہ لحاظ سنے تو اس نے اسی وقت شیر کے سامنے رجوت چٹلی کر دی۔ شیر نے اسے دیکھا اور پھر اہلِ اس کو بچا اور اسے ہندہ کرنا لی جب اس نے دوسری باتوں پر اچھی طرح غور کیا تو شیر سے کہنے لگا اب مجھے ہند کے پہلے ہی جرم کی نسبت کہ اس نے غلط غور کیا اور دھمکے سے تمہارے دست کو گلے کر دیا یہ سب بات کی زیادہ گہرہ حق ہوگئی ہے کہ کہیں وہ نیچے اور کرے جس میں بھی گلے نہ کر دے یا تمہاری حکمت کو ختم کر کے نہ رکھ دے۔ تو شیر کے دل میں اس کی یہ بات بیٹھ گئی اس نے کہا مجھے اس شخص کے حلق تائیں جس نے آپ کو ہند کے حلق تائیں تالی ہیں تاکہ دوسرے لوگ

کرنے کی کوئی دلیل تو موجود ہو۔ شیر کی مہل نے کہا میں اس شخص کے راز کو کاش کرنے کو
 تہہ نہ کرتی ہوں جس نے اسے چھپا کر رکھنے کی خواہش کا مجھ سے اعتراف کیا ہے۔ مجھے دست
 کے قتل سے کوئی غرض نہ ہوگی جب مجھے یہ بات یاد آنے کی کہ میں نے اظہارِ راز سے اس کا
 جرم ثابت کیا ہے۔ جبکہ اہل علم نے اس سے منع کیا ہے۔ البتہ میں اس شخص سے یہ مطالبہ
 کرتی ہوں کہ وہ مجھے ایسا کرنے کی اجازت دے دے جس نے مجھے اس راز کی افادت
 سونپا ہے اور خود اپنی سطوات کو بیان کر دے۔ پھر وہ بگلی بگلی اور چیخے کو بیٹام بھیجا اور اسے
 تاجا کر شیر کی مدد کرنے اور اس کو مہل کی ذمہ داری ادا کرنے کا فرض عائد ہوتا ہے مجھے اس
 جیسے شخص چھپا کر رکھنے کا حکم نہ تھا۔ غدارانہ مہل اس پر مظلوموں کی مدد کرنے اور راز دہی اور سوت
 کی دونوں صورتوں میں حق کو دلیل کے ساتھ ثابت کرنے کی بھی اس پر ذمہ داری آتی ہے۔
 اہل علم نے کہا ہے جس نے کسی مردے کے حلق بھی گواہی کو چھپا لیا قیامت کے دن اس
 کے اپنے لئے بھی کوئی جنت نہ ہوگی۔ اس طرح وہ ہراساں کرتی رہی۔ حتیٰ کہ وہ بیچا ہوا کر
 شیر کے پاس گیا اور جو کچھ اس نے سنا تھا اس کی گواہی پیش کر دی۔ جب اس نے اپنی گواہی
 دے دی تو دوسرے قیدی چیخے نے بھی شیر کو بیٹام بھیجا کہ اس کے پاس بھی شہادت موجود
 ہے انہوں نے اسے قتل سے اہر لکھا۔ تو اس نے جو کچھ سنا تھا اس کے مطابق دست کے
 خلاف گواہی دی۔

پھر شیر نے ان دونوں سے کہا جب ہمیں مظلوم تھا کہ ہم دست کے حلق قطعیت
 کر رہے ہیں تو پھر تم نے خود گواہی کیوں نہ پیش کی؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا میں نے
 ہم جانتے تھے کہ ایک شخص کی گواہی سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہم نے اس جج کو
 اختیار کرنے سے گریز کیا جس سے کوئی فیصلہ نہ ہو سکتا ہو اور جب ہم میں سے ایک نے
 گواہی پیش کر دی تو دوسرے نے ہنگامی شہادت دے دی۔ شیر نے ان کی اس بات کو قبول
 کر لیا اور دست کے حلق عزم دیا کہ اسے قتل کے بعد ہی قتل کر دیا جائے اور پھر اسے ہی
 فریاد قتل کر دیا گیا۔

جو شخص اس کہانی پر خود کرے اسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جو دوسروں کو دھوکے اور
 فریب سے نقصان پہنچا کر اپنا سنا حاصل کرتا ہے اس کا انجام بے ہواگا۔

مطلوبہ کیوڑ

شاہد عظیم نے بیہ ہاسے کہا۔ میں نے ان دوستوں کی کہانی تو سن لی ہے کہ کس طرح کوئی مجھ سے ملے گا۔ ان کی دوستی ختم کر دیتا ہے اور پھر اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ آپ مجھے چند گھنٹوں کے حلقے بتائیے۔ ان کی دوستی کس طرح شروع ہوئی ہے اور وہ کس طرح ایک دوسرے کے کام آتے ہیں؟ بیہ ہاسے کہا کہ مجھ سے ملنے کی چیز کو بھی اپنے دوستوں کے برابر نہیں سمجھتا۔ دوست ہی تو بھلائی کے کاموں میں مددگار ہوتے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو غمخواری کرتے ہیں اس کی مثالوں میں سے مطلوبہ کیوڑ پوچھ رہی تھی اور کوئے کی کہانی ہے۔ اداشاہ نے کہا کہ طرح ہے یہ؟ بیہ ہاسے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ دہر شر کے قریب سکھانہ جین کے علاقے میں ایک ایسی جگہ تھی جہاں کھجور سے لکڑی پلا جاتا تھا اس لئے لکڑی ادھر بہت آتے تھے۔ وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا جو بہت گھٹا تھا اور دور تک پہنچا ہوا تھا۔ اس درخت پر ایک کوسے کا ٹھوس لکڑی کا ایک دن پہلے گھونسلے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اسے ایک لکڑی نظر آئی۔ جو اپنی کل پکاڑے اپنے کندھوں پر چل اٹھے اور ہاتھ میں لٹا لٹے سیدھا اس درخت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ کراسے دیکھ کر بہت گھبرا پڑا۔ کہنے لگا۔ اس آدمی کو یہیں کسی نہ کسی کی موت لے آئی ہے میری ایک اور کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ جیتا ہوں کہ یہ کیا کرتا ہے۔ پھر لکڑی نے اپنا جال لگا دیا دانے کھیرے اور قریب ہی جا کر چھپ گیا۔ توڑی دہری گڑی تھی کہ ادھر سے ایک کیوڑ کا گزر ہوا۔ جو کیوڑوں کا سردار تھا اور بہت سے کیوڑ اس کے ساتھ تھے۔ اسے وہاں کے ساتھیوں کو

ہال نظر آتا چاروں سوہانے بچے کو لگ گئے اور اس طرح ہال میں بکس گئے۔ اور فکاری خوشی خوشی دوڑتا ہوا آیا۔ کھیتروں نے ہال میں پھر کا شروع کر دیا اور اس سے لڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ مطلق نے انہیں کہا۔ کوشش کرنے میں سستی نہ کر اور کوئی اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ اہم نہ سمجھے بلکہ ہم سب ایک دوسرے سے تعاون کریں اور ہال کو اکھاڑ لیں اس طرح ہم ایک دوسرے کی مدد سے فتح پا جائیں گے آخر کار ہاں ہی تعاون سے انہیں نے ہال کو اکھاڑ لیا اور فکاری اڑ گئے۔ لیکن فکاری نے اپنی فتح فتح کی اور اس نے سبھا کو دھمکائی اور جا کر کر دیں گے۔

کو نے یہ صورت حال دیکھی تو کہا میں ان کے پیچھے جاؤں اور دیکھتا ہوں کہ ان کا بیانیہ کیا ہوتا ہے مطلق نے پلٹ کر دیکھا تو اسے فکاری ان کے پیچھے آتا ہوا نظر آیا اس نے کھیتروں سے کہا یہ فکاری تمہارے پیچھے آ رہا ہے۔ اگر ہم فکاری میں اڑتے رہتے تو اس سے چھپ نہیں سکیں گے اور یہ ہمارا بھی اسی کرتار ہے گا۔ اگر ہم کسی آدمی کا رخ کر لیں تو اس کی نظروں سے اوچل ہو سکیں گے اور یہ بھی ہو کر رہائیں چلا جائے گا۔ ملاں جلد ایک چوڑا ہے وہ میرا دوست ہے اگر ہم اس کے پاس پہنچ جائیں تو وہ اس ہال کو کات دے گا۔ چنانچہ ان کھیتروں نے ایسا ہی کیا اور فکاری ان سے باج ہو کر رہائیں چلا گیا لیکن کھان کے پیچھے لڑتا رہا۔ جب مطلق چوہے کے قریب پہنچ گیا تو کھیتروں سے کہا زمین پر چڑھ جائیں تو وہ چھٹے لگے اس چوہے نے چھپنے کے لئے سولہ چار کئے تھے۔ مطلق نے نام لے کر اسے آواز دی اس کا نام ہنر کر تھا۔ چوہے نے اسے اپنے قریب سے ہی جواب دیا تم کون ہو اس نے کہا میں تمہارا دوست مطلق ہوں۔ اس چوہے اور لڑتا ہوا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم اس مصیبت میں کیسے بکس گئے۔ مطلق نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں۔ کہ خیر اور شکر کے مطابق ہوتی ہے اور اسی کی وجہ سے میں اس مصیبت میں مبتلا ہوں۔ فکاری سے تو وہ بھی کھنڈ ہوئی وہ سکا جو مجھ سے زیادہ طاقت ور اور زیادہ جڑا ہوا ہے جب فکاری اور ہوتی ہے تو سورج اور چاند کو بھی گرہن لگ جاتا ہے۔

پھر چوہے نے اس کو لگاؤ شروع کیا جس میں مطلق پھنسا ہوا تھا مطلق نے کہا پہلے دوسرے کھیتروں کی گرہیں کاٹو پھر میری گرہ کاٹو۔ اس نے اسے کیمرہ پر

ات کی لگیں چہ پاس پر توجہ نہیں دے رہا تھا۔ مگر جب اس نے بہت دیر لگا کر اسرار کیا تو
چہ نے کہا تم بہت اسرار کر رہے ہو گویا جھیں اپنی جان کی ضرورت نہیں اور جھیں اپنے
آپ پر دم نہیں آتا۔ گویا جھیں اپنی جان کے حق کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ مطلق نہ کہا کئے
انہی پیشہ یہ ہے کہ اگر تم نے پہلے میری کرواٹ دی تو کہیں اسکا نہ جاؤ اور پھر پاتی کر ہیں نہ کا
ت سک۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر تم نے پہلے ان کی کر ہیں کاٹ لیں تو خواہ تم جھیں ہی کیوں
نہ جاؤ مگر جھیں یہ پسند نہ ہوگا کہ میں جاں میں پسند ہوں۔ چہ نے کہا میں سب کو وہ جس
اطلاق ہے۔ جس کی وجہ سے تم مجھے زیادہ مزاح ہو۔ پھر چہ نے جاں کا کٹا کر شرع کیا۔ حتی
کہ شرع ہو گیا اور پھر مطلق نام پھر وہیں کو ساتھ لے کر اڑ گیا۔

اور جب کو نے چہ سے کہا کہ رادہ دیکھا تو اس کے دل میں اسے دوست بنا
لینے کی خواہش پیدا ہوئی چنانچہ وہ آؤ اور اس کا کام لے کر اسے آواز دی۔ چہ نے بے غل
سے سر نکالا اور کہا کیا کام ہے؟ کو نے کہا میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ چہ نے
کہا میرا اور تمہارا کیا تعلق؟ محمد آدمی کو اس چیز کے لئے کوشش کرنی چاہئے جسے وہ
حاصل کر سکتا ہو اور جس چیز کو حاصل کرنے کی کوئی صورت نہ ہو اس کی جستجو ترک کر دینی
چاہئے میں تو تمہاری خوراک ہوں اور تم مجھے کھانے والے ہو۔ کو نے کہا اگرچہ تم میری
خوراک ہو مگر جھیں کھانے سے میرا کچھ کام نہیں بن سکتا۔ جبکہ تمہاری دوستی اس بات سے
مجھے زیادہ مزاح ہے جو تم نے ابھی جان کی ہے اور آپ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ میں تو
آپ کی دوستی کا بھگدین کر آؤں اور آپ مجھے نامرادی لودہ دیں۔ آپ نے جو ابھی جس
اتفاق کا صلہ دیا ہے اس کی عادی میرے ساتھ یہ وجہت پیدا ہوئی ہے اگرچہ آپ نے اس
کا مراد اظہار نہیں کیا۔ محمد آدمی کی خواہش ابھی نہیں تھی خواہ وہ انہیں چھپانے کی کوشش ہی
کوشش کرے جس طرح کہ کستوری کو بند کر کے رکھا جاتا ہے لیکن یہ بات اس کی خوشبو اور
ہب کو بند نہیں کر سکتی۔ چہ نے کہا سب سے سخت دشمنی نظری دشمنی ہے اور دشمنی وہ
طرح کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہے جو برائی کی مثبت دیکھے انہوں کے درمیان ہو جس طرح
اجنبی اور شریک دشمنی ہے۔ کبھی شریک کی گوارا دیا ہے اور کبھی اجنبی شریک کو۔ اور دوسری وہ ہے
جس میں طاقت صرف ایک طرف ہو۔ جس طرح میری اور لی کی دشمنی ہے یا جس طرح

بھری اور تھاری دھن ہے جو دھن بھرے اور تھارے درمیان ہے اس کا خمیسا تو کوئی نقصان نہیں۔ اس کا نقصان تو صرف مجھے ملتا ہے پانی کو تو دھن تو دیکھ ہی گرم کیا جائے مگر جب اسے آگ پر ڈالا جائے اسے بجھا ہی دے گا۔

دھن سے دھن رکھنے والا آدمی اس آدمی کی طرح ہے جو عالمی آتش میں سناپ اٹھانے رکھے کوئی بھی حصہ آدمی کسی ہوشیار دھن سے دھن نہیں کرتا۔

کوئے نے کہا جو بیکھا آپ کہہ رہے ہیں میں اسے بھکتا ہوں آپ کے لئے کیا مناسب ہے کہ اپنے اعلیٰ اخلاق کا لحاظ رکھیں اور بھری کھالی کو بچان میں اور یہ کہ کر کہ تھاری دھن کی کوئی صورت نہیں میرے لئے اس خواہش کو مشکل نہ بنادیں۔ جھنڈا اور عالی ظرف لوگ غلے کا مسئلہ نہیں چاہتے۔ اچھے لوگوں میں دھن جلد قائم ہو جاتی ہے اور بہت دیر سے قائم رہتی ہے جس طرح سونے کا خیال ہے سو نانا ہے اور اگر اس میں کوئی دروازہ بند ہو جائے تو جلد درست ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس رے کوئوں کی دھن جلد ٹوٹ جاتی ہے اور وہ سے قائم ہوتی ہے جس طرح غلے کا خیال بہت جلد ٹوٹ جاتا ہے لیکن بھر ج نہیں سکتا۔ اچھا آدمی اچھے آدمی کو ہی درست دھن ہے۔ اور کہیں دھن کسی سے نہیں لائی خوف کی وجہ سے دھن رکھتا ہے۔ مجھے اس لئے آپ کی دھن کی ضرورت ہے کہ آپ بہت اچھے ہیں۔ میں تو بس آپ کے دروازے پر ہی رہوں گا نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ جی کی آپ مجھے اچھا دوست ٹھہریں اس پر مجھے ہے کہ میں نے تمہاری دھن قبول کر لی ہے میں نے بھی جی کی کہ خالی ہاتھ واپس نہیں آتا میں جو کچھ اس وقت کہہ رہا ہوں صرف اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ احباب حاصل کر سکیں اور اگر تم نے میرے ساتھ سے دھن کی کی تو یہ نہ کہہ سکو کہ میں نے مجھے کہہ دیا ہے بلکہ میں نے بھر دیا ہے غلے سے لگا لیکن اپنے دروازے پر ہی کھڑا رہا کہ میں نے کہا میرے پاس آنے میں اب کیا رکاوٹ ہے کیا اب بھی آپ کے دل میں میرے حلق کوئی شہ باقی ہے؟ مجھے ہے کہ نہ ڈال دالے اور اتوں کی وجہ سے آپ میں دھن رکھتے ہیں ایک غلطی دل اور دوسری نالی اور جو لوگ صرف غلطی دل کی وجہ سے درست بنتے ہیں دھن نہیں ہوتے ہیں اور جو نالی درست کی وجہ سے درست بنتے ہیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں لیکن صرف قائمہ اٹھانے کے لئے جو شخص غلے کسی سے قائمہ اٹھانے

کے لئے دوستی کرتا ہے اس کی مثال اس ظالم کی کسی ہے جو ہر بندوں کو دانت ڈالتا ہے لیکن اس کا قصدا نہیں فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ غرور و فخر حاصل کرنا ہے۔ لہذا غلطی کی بنا پر دوستی کرنا قابلِ دوست کی بنا پر دوستی کرنے سے بہت کچھ ہے۔ اور میں نے صرف تمہارے غلطوں پر اعتراض کیا ہے اور اپنی طرف سے بھی اسی طرح کا غلطی پیش کرتا ہوں۔ میں کسی بہ کمالی سے تمہارے پاس آنے سے نہیں رکا۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ تمہارے کچھ ساتھی ایسے ہیں جن کی نظرت تو تمہارے بھی ہے لیکن ان کی سوچ تمہاری سوچ بھی نہیں ہے۔

کوئے نے کہا۔ دوست کی ملاقات میں سے یہ ملاقات بھی ہے کہ وہ اپنے دوست کا دوست ہو اور اس کے دشمن کا دشمن ہو۔ لہذا وہ شخص میرا دوست نہیں ہو سکتا جو تمہارا دوست نہ ہو۔ اس لئے میرے لئے ان سے قطعِ صحت کرنا آسان ہے جن کی نظرت میری نظرت بھی ہے مگر ہر ایک کے پاس گیا نہیں نے آئیں میں صاف کیا اور دوست بن گئے۔ جب کچھ دن گزرے تو کہہ رہے تھے کہ تمہارا دل عام گزرگاہ کے قریب ہے مجھے اندیشہ ہے کہیں کوئی بچہ نہیں مچھرتا اور۔۔۔ میرا کمر الگ تھک چک رہا ہے اور وہاں میرا ایک دوست کھوار رہتا ہے اس جگہ چھلیاں بہت ہیں میں وہاں کھانے پینے کی برتنی میرا آئے گی۔ میرا خیال ہے کہ تمہیں وہاں لے چلوں تاکہ امن و سکون سے رہ سکیں۔ چہ ہے نے کہا میری زندگی کے کچھ اوقات ہیں جو میں وہاں چل کر تمہیں بتاؤں گا۔ کوئے نے چہ کوہ سے پکارا اور جہاں جاتا جاتا تھا اور کرا کر کہا۔ جب وہ اس جگہ کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک کاج چہ ہے کو اٹھائے آ رہا ہے اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اس کا دوست ہے۔ کوئے نے اسے آواز دی تو وہ پانی سے پار نکل آیا اور اسے پوچھا کہاں سے آ رہے ہو؟ اس نے سارا واقعہ بتایا۔ جب کچھ نے چہ سے کہا کہ تمہارا تو اس کی جھنڈی اور وقار دی پر بہت خوش ہوا اور اسے خوش آمدید کہا اور پوچھا کہ آپ اس علاقے میں کس طرح آئے؟ اس سوچ پر کوئے نے چہ سے کہا آپ وہاں اوقات تائیں جو مجھے بتانا چاہتے تھے۔ ان میں کچھ کے سوال کا جواب بھی آ جاتے یہ بھی میری طرح آپ کا دوست ہے جب چہ ہے نے کہا ضرور آ گیا۔

شروع میں میں دوستِ شمر کے ایک دوستوں کے گھر میں رہا کرتا تھا۔ اس

درویش کے بھائی بچے نہیں تھے۔ ٹوٹا ہوا روٹا سا کھانے پینے کی چیزوں کی ایک ٹوکری بیچتے دیتے تھے اور وہ ضرورت کے مطابق کھا کر پانی پی لیتا اور اس کا تھکا ہوا سر درویش کی خاک میں جتا جب وہ کہیں جاتا تو سر ٹوکری پر لٹکا دیتا اور اس میں سو جھونکا کھانے کی تمام چیزیں چھت کر جاتا اور دوسرے چوروں کی طرف بھی کچھ پھینک دیتا۔ درویش نے کیڑی سب کو کھانے کی روٹا ہونسی چکر کر ٹوکری لٹکا دی جہاں میں نے کچھ سکوں دیں وہ امانت کر کے ایک رات اس کے پاس ایک مہمان آیا، درویش نے ٹی کر کھانا کھا اور بھر پانا میں کرنے لگے درویش نے مہمان سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اور اب کہاں کا راہ ہے؟ وہ آدمی بہت سے طاقتوں میں مکھم بھر چکا تھا اور اس نے بہت عجیب و غریب واقعات دیکھے تھے اس نے وہ واقعات بتائے شروع کئے جو اس نے ان طاقتوں میں دیکھے تھے۔ درویش نے اس دوران تا لیاں بچا شروع کر دیں تاکہ بھٹے ٹوکری سے بھاگ سکے۔ اس پر مہمان ناراض ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو واقعات بتا رہا ہوں اور آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں یہ واقعات مجھ سے پوچھے ہی کیوں تھے؟ درویش نے سفارت کی اور کہا میں اس لئے تا لیاں بجا رہا تھا تاکہ اس چور سے کہ بھاگ سکوں، میں تو اس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں کہ چیزیں گھر میں دیکھتا ہے چھت کر جاتا ہے۔ مہمان نے کہا: چور ہے تو وہ ہیں یا ایک ہی ہے؟ درویش نے کہا چور ہے تو گھر میں بہت ہیں لیکن یہ چور ایسا ہے جس نے مجھے تھکا دیا ہے۔ مجھے اس کے لئے کوئی تدبیر نہیں سمجھتی۔ مہمان نے کہا آپ نے مجھے اس شخص کی بات یاد دلادی ہے جس نے کہا تھا اس عورت نے صاف گل دے کر چھٹوں والے خریے میں اس کی ضرورت کوئی وجہ ہے۔ درویش نے کہا کہ میں اس طرح ہوا تھا؟ مہمان نے کہا:

19۔ ایک عورت اور چھٹوں والے گل

ایک دفعہ لادکر ہے کہ میں ایک آدمی کے گھر گیا ہم نے رات کا کھانا کھا اور پھر اس نے صبح کے لئے سبز لادکر اور خود بھی اپنے بستر پر چلا گیا۔ رات کے آخری حصے میں میں نے اسے بھلی سے کہتے ہوئے سنا میرا خیال ہے کہ کچھ چور لوگوں کو کھانے کی دعوت دیا اس کے لئے کھانا تیار کر دیا۔ عورت نے کہا کہ میں اس طرح دعوت دے دے ہوں گے مگر میں تو بچوں سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے؟ تم کوئی چیز بچا کر تو رکھتے نہیں۔ اس آدمی نے کہا۔

جو کچھ شروع کر چکے ہیں کمالی بچے ہیں اس پر ہنس نہ کر اس لئے کہ بعض بات جزیی
 منع کر کے کھلے کالہام بھیڑنے کے کالہام کی طرح بھی ہوتا ہے۔ صورت نے کہا کہ طرح
 ہوا تھا یہ اس آدمی نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ

20۔ لاہلی بھیڑیا

ایک آدمی غار کے لئے نہیں گیا اس کے پاس تیرکان تھا وہ تھوڑی سی اور گیا تھا
 کہ اس نے ایک ہرن ہلا کر لیا اور اسے اٹھا کر کھڑا نہیں آ رہا تھا۔ کرواتے میں اسے ایک
 سر ملا۔ اس نے اسے بھی تیر لیا اور اس کے پار چل گیا۔ مگر سر نے اس پر حملہ کر دیا اور اس
 طرح کمان اس کے اٹھ سے پھوٹ گئی اور سر گر جا گیا۔ ہرن وہاںوں ختم ہو گئے اس کے
 بعد ایک بھیڑیا آ پاس نے دل میں کہا۔ یہ آدمی اور یہ ہرن اور یہ سب مجھے تو ایک غرض کے
 لئے کافی ہیں لیکن کمان کے پڑے کو کھالیتا ہوں آج تو یہی کافی رہے گا اس نے اسے
 چپا شروع کر دیا جتنی کہ وہ موت گیا اور کمان کھل کر اس کے گلے پر لگی اور دھڑکیا۔

میں نے یہ سب اس لئے جان کی ہے کہ تم سمجھو کہ خیرہ کرنے کا کالہام برا بھی
 ہو سکتا ہے۔ صورت نے کہا تم نے ابھی کی۔ ہمارے پاس ہاؤل اور گل ہیں جو چھ سات
 آدمیوں کے لئے کافی ہیں گے۔ صبح میں کھانا تیار کروں گی تم مجھے چاہو یا نہ۔ صبح اس
 صورت نے چھکوں سے گل نکالے اور انہیں دھوپ میں رکھ دیا اور اپنے لڑکے سے کہنا
 کہ توں اور بچوں کو کھانے رکھنا اور خود کسی کام میں مشغول ہو گی لیکن وہ لڑکا قائل ہو گیا
 ایک کتا آیا اور اس نے توں پرست مار لیا۔ صورت نے انہیں منہ بھر کر یہ پتہ نہ کیا کہ ان
 سے کھانا تیار کرے۔ وہ انہیں ہانڈ لے گئی اور ان کے برابر چھکوں والے گل خرچے لئے۔
 میں اس وقت ہانڈ میں سوجھو تھا ایک ٹھنکے لگا کر ضرور کوئی جہاں کی کاس صورت نے
 چھکوں والے گل صاف توں کے برابر خرچے سے ہیں۔

اس طرح میں بھی اس چرے کے حلقی کہتا ہوں کہ کسی سب کے بغیر یہ وہ کچھ
 نہیں کر رہا جس کی آپ شکایت کر رہے ہیں مجھے کمال لاد میں میں اس کا کل کھو کر اصل
 بات کا چھ لگا ہوں میں اس وقت کسی اور گل میں تھا اور ان کی ہانڈ میں رہا تھا میرے گل
 میں ایک چھلکی تھی جس میں سوجھو چار تھے۔ مجھے پتہ نہیں وہ کس نے دے گئے تھے۔ اس سہان نے

ملی کو کھونا شروع کیا اور پھر وہ پکار نکال لئے اور رو دیش سے کہنے لگا۔ یہ چاہتا ہوں بھائیوں
 کی وجہ سے اپنی اپنی چھٹیاں لگا دیا تھا۔ اس مال کی بدولت ہی اس میں اتنی طاقت اور
 ہوشیاری آگئی تھی۔ اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ اپنی اپنی چھٹیاں لگا سکتا
 تھا۔ آگئی تھی کہ میرے ساتھی چوہے چاہتے ہو کہ میرے پاس آئے اور مجھے کہنے لگے ہمیں بھوک
 لگی ہے اور ہمیں تو کسی سے توقع ہے میں انہیں لے کر اس جگہ گیا جہاں سے چھٹیاں لگا کر
 تو کر لی ہو گا کرتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ چھٹیاں لگانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا
 اس سے چوہوں کو میری کمزوری کا علم ہو گیا اور میں نے انہیں کہنے سے باز رہا۔ اس سے
 اب کوئی امید نہ رہی۔ یہ تو اب خود بخود ہو گیا ہے اور پھر انہوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا اور
 میرے دشمنوں سے جا ملے اور مجھے برا بھلا کہنے لگے۔ میں نے سوچا بھائی اور دوست
 احباب صرف مال کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے پاس مال نہ ہو وہ
 کسی کام کا بھی ارادہ کرتا ہے تو اس کی غربت اسے کچھ نہیں کرنے دیتی۔ جس طرح کہ
 سرداروں کی پادشہی کا پانی میہانوں میں ہی چار ہوتا ہے نہ بہتا ہے نہ ٹپکتا ہے نہ ٹپکتا ہے نہ ٹپکتا
 ہے نہ زمین میں ہی پانی جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے بھائی بندہ ہوں اس کا کوئی
 نہیں ہوتا جس کی اولاد نہ ہو اس کا کوئی ذکر نہیں ہوتا اور جس کے پاس مال نہ ہو اس کے
 پاس جس کچھ ہوتی۔ نہ اس کی دنیا اور نہ آخرت۔ جب کوئی شخص غریب ہو جاتا ہے تو اس
 کے دشمن اور اور بھائی بندہ اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ اس وقت کی حالت جو کہ شہر زور
 زمین میں آگاہ اور اسے ہر طرف سے فوج لپکا جائے میں نے دیکھا ہے کہ غربت ہر صحبت
 کی جڑ ہے اور یہ غریب آدمی کے لئے لوگوں کی نفرت اور تنہوں کا سبب ہے میں نے دیکھا
 ہے کہ جب کوئی غریب ہو جائے تو اسے امانت دار سمجھنے والے بھی اس پر اثرام لگاتے ہیں
 اور جس کو اچھا سمجھتے ہیں وہ بھی اس سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ جرم ظہور کسی اور نے کیا ہو
 پھر اسے ہی خبر دیا جاتا ہے۔ کسی دولت مند شخص میں جو بات غلطی ہو جاتی ہے اگر وہ اس
 میں ہتھ ڈالے تو اسے مذمت میں جاتی ہے اگر غریب آدمی یہاں ہوتا ہے جو غلطی کا جاتا ہے اور اگر
 قتل ہو تو اسے فضول خرچ کہا جاتا ہے اور اگر صابر ہو تو اسے بزدل کہا جاتا ہے اور اگر پاؤں
 ہوتا اسے ملوث کہا جاتا ہے جو ضرورت کی کے آگے دست و پا نہیں کر سکتا ہے

کی نسبت مر جانا زیادہ آسان ہے۔ خاص طور پر کیسے اور بجلی لوگوں سے سوال کرنے سے
اگر کسی خود ارغیوں سے کہا جائے کہ وہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال کر زبردستی ہارے
چاٹ جائے۔ تو یہ بات اس کے لئے کسی بجلی اور کیسے ٹھنکے سے مانجھنے کی نسبت زیادہ
آسان ہوگی۔

چاہے کیسے لگا۔ میں نے مہمان اور درویش کو وہ بچہ آدھا ہی میں تقسیم کرتے دیکھ لیا
تھوڑے دن میں نے اپنا حصہ سے میں ڈال کر اپنے سر ہانے دکھ لیا جب رات ہوئی تو میرے
اندر یہ طبع پیدا ہوئی کہ میں کچھ بچہ نکال لوں اور اپنے منہ میں لے جاؤں مجھے تو قہقہے کی
اس طرح میری طاقت میں اضافہ ہو گا۔ اور میرے کچھ ساتھی بھی میرے پاس رہیں
آجائیں گے۔ میں درویش کے پاس گیا۔ وہ سوچا ہوا تھا جن میں نے دیکھا کہ وہ مہمان
جاگ رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں تھری ہے اور اس نے وہ میرے سر پر سے ماری مجھے
بہت تکلیف ہوئی اور میں اپنے منہ کی طرف دوڑا۔ جب تکلیف قدر سے کم ہوئی تو لالچ نے
میرے جوش ڈالا دیا۔ میں بھرا ہوا گیا وہ مہمان بھی میری گھات میں تھا اب اس نے اسکی شرب
لگائی کہ میرا خون بہ نکلا۔ میں بے ہوش ہو کر اپنے منہ میں گر پڑا۔ مجھے اتنی تکلیف ہوئی کہ
مجھے بال سے نرٹ ہو گئی۔ جتنی کباب بھی میں جب اس کا کام چنتا ہوں تو کھرا ہٹ عادی ہو
جاتی ہے پھر مجھے یہ صحت حاصل ہوئی کہ دنیا میں حرص اور لالچ کی وجہ سے ہی مصیبت آتی
ہے۔ اور انہی آدھی ایسی مصیبت اور درد و مصائب میں ہی جھکا رہا ہے میں نے سمجھ لیا کہ
بال کاٹنے کے لئے دروازہ ملا توں کا سطر اٹھیا کر جانسی لٹی کے سامنے ہاتھ بچانے سے
زیادہ آسان بات ہے۔ میں نے قافمت بھی کوئی چیز نہ کی تھی۔ یہاں تک کہ میں بھی قافمت
اور شاکر ہو گیا اور درویش کے کمرے سے جھگ کی طرف چلا آیا۔ ایک کچھ میرا دوست تھا اس
سے دوستی کی جدالت کو سے دوستی ہو گئی۔ کو سے نے مجھے اپنی اور تمہاری دوستی کے حلق
تلا اور کہا کہ تمہارے پاس جانا چاہتا ہے تو میں نے بھی اس کے ساتھ آ جانے کی خواہش
کا اظہار کیا۔ اس لئے کہ تمہارے ساتھ مجھے چھانسی لگا۔ اس لئے کہ دوستوں کے ساتھ رہنے کے
برابر دنیا کی کوئی غوثی نہیں اور ان سے دور رہنے کے برابر کوئی لم نہیں میں نے اپنے تجربے
سے یہ معلوم کیا ہے کہ حقہ ٹھنکے کو صرف اسی بال کاٹنا چاہئے جس سے وہ اپنی شکلات کو

دور کر کے بھی کھانے پینے کا حق ادا کرنا جس کے ساتھ ضرورتی طور پر لگائی گئی ہو۔ اگر کسی شخص کو دنیا کا سارا مال ہی دے دیا جائے مگر وہ اس میں سے صرف اچھے ہی مال کا قاعدہ اٹھا سکا ہے جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کر سکا ہو، پس اسی خیال کو ذہن میں رکھتے ہوئے تمہارے پاس آ گیا ہوں اب میں تمہارا بھی دوست ہوں۔ تمہیں بھی مجھے ایسا ہی سمجھنا چاہئے۔

جب چاہے نے اپنی محکمہ ختم کر لی تو کچھ عرصے نے بڑے اچھے اور شیریں بچے میرا سے جواب دیا اور کہا میں نے آپ کی باتیں سنی ہیں اور آپ کی باتیں بہت اچھی ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ محض ان باتوں کا ذکر ہی کر رہے ہیں جو آپ کے دل میں ہیں۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں کلامِ حق میں سے ہی کلمہ لے دوں۔ جو سر میں اپنے مرض کی دوا چاہتا ہوں اور وہ دوا اگر استعمال نہ کرے تو محض اس کا یہ چاہنا لینا اسے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اور اس سے اس کی چاروں طرف کی باتیں نہیں ہوتی۔ آپ اپنے خیالات کو کبھی جاری نہیں کرتے اور مال کی کمی کا کچھ غم نہ سمجھتے۔ اس لئے کہ ایک اسرار میں کلماتِ مال کے بغیر بھی کی جاتی ہے جس طرح کہ لوگ شیر سے اڑتے ہیں خواہ وہ اپنے کھانا بھی ہو۔ اور وہ مال دار محض جس میں ضرورت نہ ہو اسے ذلیل ہی سمجھا جاتا ہے خواہ اس کے پاس کتنی دولت ہو جس طرح کہ کچھ کو لوگ حیرتی سمجھتے ہیں خواہ اسے سونے کا پتھر اور سونے کی جہاں بھی پیدا کی جائے لہذا اپنی غریب الوطنی کو بیکار سمجھتے نہ سمجھتے۔ حقدور محض بھی غریب الوطن نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ شیر جہاں بھی ہوتا ہے۔ اس کی طاقت اس کے ساتھ ہوتی ہے جس اپنا خیال رکھتے۔ جب آپ ایسا کریں گے تو خیر آپ کو خود کھانا کرے گی جس طرح کہ پانی ٹھیک جگہ کو خود کھانا کر لیتا ہے۔ فضل و شرف اس شخص کا مشورہ ہوتا ہے۔ جو دانشمند ہو اور زندگی کے معاملات کی بصیرت رکھتا ہو۔ رہا حقدور اب اور سست آدمی تو فضیلت اسے نصیب نہیں ہوتی کہا جاتا ہے۔ کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو ہمارا دورِ ماضی نہیں سمجھتا اور وہ ہیں گریس میں ہادل کا سایہ نمے لوگوں کی دوستی مستحب و بنیادوں کے بغیر عمارت اور بنیادوں پر۔ اس لئے حقدور محض مال کی کھلت پر پیمانہ نہیں ہوتا۔ حقدور آدمی کی دولت تو اس کی عقل ہوتی ہے یا وہ ایک اعمال جس نے آگے سمجھ رکھے ہیں۔

اسے جین ہوتا ہے کہ جب تک وہ کل کرتا رہے گا اس سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ کسی ایسے کام پر اس کا ساتھ نہیں ہو گا۔ جی اس نے نہ کیا اور جی اس کے لئے بھی مناسب ہے کہ وہ آخرت سے غافل نہ ہو۔ کیونکہ موت اچانک آ جانے والی ہے اور اس کا وقت نہیں کسی کو معلوم نہیں۔ چونکہ آپ خود صاحبِ علم ہیں اس لئے آپ کو میری نصیحتوں کی کوئی خاص ضرورت نہیں لیکن میرا خیال تھا کہ جو آپ کا حق ہم پر واجب آتا ہے اسے ادا کروں۔ اس لئے کہ آپ ہمارے دوست ہیں۔ ہم آپ کی غیر خواہی سے کسی اور ملک نہیں کریں گے۔ جب کوہ نے 'چمے' کے ساتھ بکھوے کی جھنگڑ سنی اور اس کے ساتھ اس کا منسلک دیکھا تو بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھے خوش کر دیا ہے اور مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے جس طرح مجھے خوش کیا ہے آپ کو بھی ایسی ہی خوشی نصیب ہو۔ دنیا داروں میں سے زیادہ خوشی کا مستحق وہ ہے جس کا گھر اس کے اچھے دوست صاحب سے آباد ہے اور اس کے پاس ایسے ساتھی موجود ہیں جو اسے خوش رکھیں اور وہ ان کو خوش رکھے اور جو ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھیں جب کوئی اچھا آدمی بھٹکتا ہے تو اچھے آدمی ہی اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں جس طرح کوئی اچھی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو دوسرے اچھی سی اسے باہر نکالتے ہیں۔

جس وقت کوہ نے انہیں کرنا تھا ایک ایک ہرن ان کی طرف دوڑتا ہوا آتا تو کچھ گھبرا کر پانی میں چلا گیا۔ پھر پانی میں کھس گیا اور کراؤ کر رہ گیا۔ پھر کوہ نے اٹھا ہوا کراؤ کیا کہ کوئی ایک ہرن کا چہرہ کرنا ہے لیکن اسے کوئی نظر نہ آتا۔ اس نے چمے اور بکھوے کو آواز دی اور دونوں باہر نکل آئے۔ جب بکھوے نے دیکھا کہ ہرن پانی کی طرف دیکھ رہا ہے تو اس نے اسے کہا۔ اگر آپ کو چاہیے گی ہے تو لی لیجئے اور اری نہیں۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں اس ہرن کو تب آگیا اور بکھوے نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے سلام کیا اور کہنے لگا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں اس نے کہا۔

میں سحران میں ہوں لیکن پھر یہاں پر فلاوی بھٹے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتے رہے حتیٰ کہ آج میں نے ایک سایہ دیکھا تو مجھے خود ہوا کہ نہیں یہ فلاوی نہ ہو۔ بکھوے نے کہا کہ اری نہیں ہم نے یہاں بھی فلاوی نہیں دیکھا۔ آپ ہمارے پاس رہیں یہاں پانی

اور کھاس بہت ہے۔ ہم آپ کو اپنا دوست سمجھیں گے۔ چنانچہ ہرن ان کے ساتھ رہنے لگا۔
ان کا ایک بچہ تھا جس کے لیے وہاں کھنے ہوتے اور اُنہیں میں ہاتھیں کرتے۔

ایک روز کراچہ پاؤ اور کچھو کچھو کے لیے بیٹھے تھے لیکن ہرن انہیں غائب تھا انہوں
نے اس کا انکار کیا مگر وہ نہ ڈا اور جب کافی دیر ہو گئی تو انہیں ضد ہو گیا کہیں اس پر کوئی
مصیبت نہ آگئی ہو۔ تو چوہے اور کچھو نے کوسے سے کہا۔ ڈرو نہ کیو۔ کہا یہاں کوئی چیز نظر
آتی ہے۔ کہنے نے غصا میں اڑ کر دیکھا تو اسے ہرن چال میں پھنسا ہوا نظر آیا۔ وہ جلدی
سے بچے اور ان کو تھاپا تو کچھو نے اڑ کر کوسے سے کہا۔ یہ کاتھارے بغیر کوئی
نہیں کر سکتا۔ جلدی سے ہانڈا مارا پنے ہائی کی مدد کرو۔ چوہا اور کچھو ہرن کے پاس گیا اور
اسے کہنے لگا کہ تم کیسے اس مصیبت میں پھنس گئے۔ تم تو غاصے حصہ ہو۔ ہرن نے کہا۔ کیا
حصہ کی بات ہے۔ تم نے مجھے کچھ کام آتی ہے جب وہ یہ باتیں کر رہے تھے تو کچھو بھی
وہاں آگیا۔ ہرن نے اسے کہا تم نے یہاں آ کر اچھا نہیں کیا۔ اگر کھاری آگیا تب میں تو
ہماگ جاؤں گا۔ چوہا بھی گئی ٹل میں چھپ جائے گا اس کی بہت سی لمبی ہیں اور کھار
جائے گا مگر تم ہماری ہونٹوں میں لکے تھوڑی سے حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے تو
تمہارے حلق کھاری کا خطرہ ہے۔ اس پر کچھو نے کہا۔ دوستوں کے بغیر زندگی میں
کوئی حرا نہیں۔ جب دوست دوست سے جدا ہو جائے تو اس کا دل سوس کر رہ جاتا ہے۔
اس کی خوشی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں کے آگے عجز اچھا جاتا ہے۔

ابھی ان کی باتیں ختم نہ ہوئی تھیں کہ کھاری آگیا جسے چوہے نے بھی جال
کات لیا تھا۔ ہرن تو خفا کیا اور کہا میں اڑ کر ہر کسی تل میں کھس گیا۔ اب کچھو سے
کے سوا کوئی نہیں تھا جب کھاری نزدیک آئی تو اس نے جال کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اس نے
دائیں ہاتھ میں کھار ڈالی لیکن کچھو سے کے سوا اسے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اس نے اسی گوری
سے اچھا لایا۔

قمری دیر بعد کراچہ پاؤ ہرن اکٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ کھاری
نے کچھو کو اچھا لایا ہے۔ تو بہت غصہ وہ چوہا کہنے لگا میں تو کھتا ہوں کہ ہم ایک
مصیبت سے نکلے ہیں تو اس سے زیادہ بڑی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں اور جس نے کہا

ہے کچا کہا ہے جب تک آدمی سے کوئی عرش نہ ہو وہ اپنی منزل کی طرف بڑھتا جاتا ہے اور جب اس سے یہ عرش ہو جاتی ہے تو اسے یہ عرش بہت دور لے جاتی ہے۔ غلام و بھروسہ زمین پر ہی چل رہا ہے۔ مجھے تو کچھ سے کے حلق بہت اندیشہ ہے۔ وہ گھبراہٹ میں دوست ہے اس کی دوستی کسی میلے انسان کے حصول کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی احترام اور عزت کی دوستی ہے اسکی دوستی جو باپ کی اپنی ادا سے محبت سے بھی افضل ہے۔ اسکی دوستی جسے موت بھی فتح نہیں کر سکتی۔ اسس اس جسم پر اجس پر آزمائش ہی آتی رہتی ہیں جو بیش انت بکھر رہا ہے اور کوئی ایک بات اس کے لئے بیش نہیں رہتی۔ جس طرح طمع ہونے والے حمار کے لئے بیش طرح ہمارے نفس ہمارا غروب ہونے والے کے لئے بیش غروب نہیں ہوتا۔ بلکہ طمع ہونے والا غروب ہو جاتا ہے اور غروب ہو جانے والا بحر طمع ہو جاتا ہے اور جس طرح زمینوں کی بہت تکلیف ہوئی ہے لیکن بحر وہ دم بھر جاتے ہیں اسی طرح دوست کی جدائی سے جس کا دل زخمی ہو جائے۔ پہلے تو ان سے لئے کے بعد اس کے ذمہ منسلک ہو جاتے ہیں۔

اس پر برن اور کوئے نے چوہے سے کہا۔ ہمارا اور تمہارا اندیشہ اور منظر اگر چہ بڑی سوڑ ہے۔ لیکن کچھ سے کے کسی کام نہیں آ سکتی۔ کسی نے کہا ہے کہ لوگوں کو مشکل وقت میں ہی آزمایا جاتا ہے۔ امانت دار کو امانت دینے کے وقت گھر والوں کو کھانے کے وقت اور دوستوں کو صحبت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ چوہے نے کہا مجھے ایک تہہ سوجھی ہے۔ یہاں برن تم جاؤ اور فلاں کے سامنے اس طرح کر چڑو گویا تم زخمی ہو اور اگر تمہارے اوپر بیٹھ جائے گا۔ گویا تمہارا گوشت ٹوٹ کر اسے اور اس کو ذکر فلاں کے نزدیک پہنچ جائے گا اور اس کی تاک میں رہوں گا وہ اپنے ساز و سامان بیٹھ کر اور کچھ سے کو بھڑک رہا جائے گا اور جیسے بکرنے کی کوشش کرے گا جب وہ تمہارے قریب پہنچے تو اس سے اس طرح ہمارا کہ اس کی توقع فتح نہ ہو اور اسے اچھے و حقے سے سوچ دینے اور یہاں تک کہ وہ ہم سے دور ہو جائے اور تم بھتا اور ہا بکتے ہو پٹے جاؤ مجھے یقین ہے کہ اس کے دامن آئے تک میں کچھ سے کی دیریاں کاٹ چکا ہوں گا اور اسے پٹالے جاؤں گا چنانچہ کوئے اور برن نے اسی طرح کیا جس طرح چوہے نے کیا تھا۔ فلاںی حسب توقع ان کے پیچھے چل پڑا برن

اسے اپنی طرف کھینچے ہوئے چوہے اور بکھرے سے کالی دور لے گیا۔ چوہے پار جاس کاٹنے میں لگ گیا۔ جتنی کی اس نے کام، یہاں کاٹ دیں اور بکھرے کو بچا لیا۔ بھاری بھاری ٹھک۔ ہ کر وہاں آ گیا۔ اس نے اپنے جال کا ہوا دیکھا اور بکھرے نے نظر اٹا دیا۔ بکھرے نے بکھرے کے بارے میں سوچا تو اسے بکھرے کا کہ جسے اس کی اصل باری بگی ہو۔

بکھرے نے کوہے کے حلقے غور کیا جو بکھرے پر چڑھ کر اسے نوچ رہا تھا اور اس نے جال کے کٹ جانے پر بھی غور کیا تو اسے اس حلقے سے خوف محسوس ہونے لگا اور کہنے لگا یہ تو جوں اور جاؤں گروں کا حلقہ ہے اور بکھرے پر پاؤں رکھ کر بکھرے بھاگا کر پیچھے پلٹ کر بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔

اس کے بعد کواہرن چوہا اور بکھرا اپنے بکھرے کے اکٹھے ہوئے اور پہلے سے بھی زیادہ اس کو سکون سے رہنے لگے۔

جب یہ چھوٹی اور کڑواہرنی غرق اپنے غرض اور محنت ایک دوسرے سے وفاداری اور قربانی کی وجہ سے مصائب اور مشکلات سے نجات پا سکتی ہے تو یہ انسان جسے اصل اور ہمہ فراست حلا کی بگی ہے۔ اور جسے خیر اور شرمی اختیار کرنے کی صلاحیت ملتی ہے ایک دوسرے سے مکمل جمل رکھے اور قربان کرنے کے زیادہ لائق ہیں۔ یہ ہے ان شخص دوستوں کی مثال جو اپنی دوستی کا لالہ ادا کرتے ہیں۔

الواد کو سے

شاہ دہشم نے یہ دے کہا میں نے غلط دوستوں اور ان کے باہمی تعاون کی مثال سن لی ہے اب مجھے اس دشمن کی مثال سنا ہے۔ جس کا دھوکہ بھی نہیں کھا، چاہے خواہ وہ کتنی ہی عاجزی اور خشتہ کا اٹھا کرے۔ یہ دے کہا چاہے داغی اور مستقل دشمن سے دھوکہ کھا جائے اس پر وہی مصیبت آئے گی جو کوؤں کے ہاتھوں انگوٹوں پر آئی تھی۔ بادشاہ نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا۔ یہ دے کہا لوگ جان کر رہے ہیں کہ:

کسی پہاڑ پر ایک بہت بڑا درخت میں ایک بڑا کوؤں کے گھونسلے تھے۔ اور ان پر انہی میں سے ایک کا حکومت کرتا تھا۔ اس درخت کے نزدیک ہی ایک خارجی جس میں ایک بڑا دروازہ ہے تھے۔ اور ان پر بھی انہی میں سے ایک کا حکومت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ انگوٹوں کا بادشاہ اپنے ساتھیوں سمیت باہر نکلا اس کے دل میں کوؤں کے بادشاہ کے خلاف حسدات تھی اور اسی طرح کوؤں کے بادشاہ کے دل میں بھی اس کے خلاف دشمنی تھی اور اس نے گھونسلوں میں بیٹھے ہوئے کوؤں پر حملہ کر دیا کئی کوئلہ مر گیا اور بہت سوں کو قید لی جلائی۔

یہ حکایت کے وقت کیا کیا واقعہ ہوئی تو تمام کو سنا ہے بادشاہ کے پاس آکھئے ہوئے اور کہنے لگے آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں کل رات انگوٹوں کے ہاتھوں کیا مصیبت اٹھائی گئی ہے۔ ہم میں سے کوئی تو مارا گیا اور کوئی زخمی ہو گیا۔ کسی کے بازو ٹوٹ گئے۔ کسی کے پر ٹوٹ گئے اور کسی کی دم کا زلی گئی سب سے بڑا نقصان تو یہ ہوا ہے کہ ان کو ہم پر حملہ

کرنے کی جرات ہوگئی ہے اور چونکہ انہیں ادارے کے حکاموں کا پتہ چل گیا ہے اس لئے وہ اس کے بعد بھی اذیت دینے والے نہیں ہیں۔ ہم سب آپ کے لئے ہیں اور فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے آپ اپنے لئے اور ادارے کے لئے اس صورت حال پر غور کریں۔ کوئی بھی اسے پانچ گنا سے بڑھاتا ہے۔ جن کی انصافیت رائے کا سب کا احترام تھا۔ معاملات کے بارے میں اس پر احتجاج کیا جاتا تھا کہ ہم اس ادارے کے سپرد کئے جاتے تھے اور ہوشیار و مکمل ان سے مشورہ کیا کرتا تھا اور پھر اسی آدھے حالات و اوقات کے منتظر بن کر اسے عمل کیا کرتا تھا ہوشیار نے ان میں سے ایک سے کہا۔ اس بار سے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے وہی ہے جو اہل علم نے بیان کی ہے کہ خضباتک اور کینہ پرور دشمن سے بھلا کبھی بہتر ہے۔ ہوشیار نے دوسرے سے کہا تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری بھی وہی رائے ہے جو اس نے بیان کی ہے ہمیں یہاں سے بھاگ جانا چاہئے۔ ہوشیار نے کہا میں تم دونوں کی اس رائے کو کوئی اور بھی رائے نہیں سمجھتا کہ ہم اس پہلی ہی مصیبت کی وجہ سے جرم پر آمالی ہے؟ چاہے ملانے دشمن کے لئے خالی کر دیں اور یہاں سے کوچ کر جائیں؟ ادارے کے لئے یہ مناسب بات نہیں۔ بلکہ ہمیں تو یہ چاہئے کہ ہمہ ہو کہ دشمن کے خلاف جہاد کریں اور اس سے جنگ کریں اور غفلت سے گریز کریں اور اگر وہ ہم پر دوبارہ حملہ کرے تو ہم پہلی طرح پر چڑھیں اور اس طرح لڑیں کہ بچنے دیکھانے کا خیال بھی ادارے کے ذہن میں نہ آئے اور کوئی کوتاہی ہم سے سرزد نہ ہو۔ ہماری افواج کے دستے دشمن دستوں کے ساتھ لڑتے رہیں اور ہم ہر لمحہ بھر کر اپنا دفاع کریں یہی سچی فتح ہے اور یہی سچی ہے۔ یہاں تک کہ ہم اپنا مقصد بھی حاصل کریں اور دشمن کا مذہب بھی بکھیر دیں۔

پھر ہوشیار نے تیسرے سے کہا تمہاری رائے کیا ہے؟ اس نے کہا جہاد میں دونوں نے کہا ہے میں اسے کوئی رائے نہیں سمجھتا۔ بلکہ ہمیں جاسوس پھیلانا چاہئے۔ جہاد دشمن کے معاملات منظم کریں اور ہمیں پتہ چل جائے کہ وہ ہم سے مل جاتا ہے یا جنگ باہم سے فائدہ پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ہم دیکھیں کہ اسے مل کا لالچ ہے تو پھر ہر سال جزیہ دے کر صلح کر لینے کو پابند نہ کریں اس سے ہم اپنا دفاع بھی کر سکیں گے اور اپنے دشمن میں طغیان بھی رہیں گے۔ کسی ہوشیار کی رائے جان کی جاتی ہے کہ جب دشمن بہت طاقتور ہو اور

ملک دارالحکومت کو خیر و برکت پہنچاؤں اور بادشاہ اور رعایا کو بچانے کے لئے مال کو بطور
 احوال اختیار کر لیتے تھے۔ بادشاہ نے چاہے سے کہا اس صلح کے حصول کی ہماری کیا رائے
 ہے؟ اس نے کہا میں اسے کوئی رائے نہیں دیتا۔ بلکہ اگر ہم اپنے علاقے کو چھوڑ دیں اور
 غریب الوطنی اور فقر و فاقہ پر مبر کر لیں چاہا بات سے بہتر ہے کہ ہم اپنے آپ کو دشمن کے
 سامنے ذلیل کر دیں حالانکہ ہم اس سے بہتر ہیں علاوہ انہی اگر ہم انہوں سے صلح کی
 درخواست بھی کریں۔ تو وہ معمولی شرائط پر بھی راضی نہ ہوں گے کسی نے کہا ہے دشمن کی
 طرف تمہارا سامنا ہوگا کہ تم اپنا مقصد حاصل کر سکو بہت زیادہ نہ جنگ جلاؤ اور نہ اسے تمہارے
 خلاف جہاد کر بیٹھنے کا موقع مل جائے گا اور اس طرح وہ تمہارے لشکر کو کمزور کرے گا اور
 پھر تم ذلیل ہو کر رہ جاؤ گے۔ اس کی مثال اس لکڑی سی ہے جو صوبہ میں گاڑی گئی ہو جب
 تم اسے توڑنا چاہو گا تو اس کا سایہ لپکا ہو جائے گا اور اسے زیادہ جھکاؤ کے تو اس کا سایہ کم
 ہو جائے گا اور دشمن اس بات پر بھی راضی نہ ہوگا کہ ہم تمہارا سامنا کی طرف جنگ جائیں
 اس لئے میری رائے تو یہی ہے کہ جنگ کی جائے۔

بادشاہ نے پانچویں سے کہا تم کیا کہتے ہو۔ تمہاری رائے کیا ہے؟ جنگ یا صلح؟
 دشمن سے فرار اس نے کہا اس دشمن سے تو لڑائی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی جس کے
 خلاف لڑنے کی ہمت نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ عراقی اور اپنے دشمن کی طاقت سے بے خبر ہو اور
 ایسے دشمن سے لڑے جس سے متا ہے جس اس کی طاقت نہ ہو وہ اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا
 ہے۔ اور ہر عقد محض اپنے دشمن کو بھی نہیں دیکھتا جس نے بھی اپنے دشمن کو خیر سمجھا
 وہ کے میں بڑا کیا اور محض اپنے دشمن کے حصول کو کے میں جھکا ہو گیا وہ بھی سلامت نہیں
 رہتا۔ مجھے تو انہوں کی طرف سے سخت اذیت ہے خواہ وہ اس سے ساتھ لڑنے سے باز ہیں
 میں تو ان سے پہلے ہی اذیت تھا۔ چھوڑ آؤ کی حال میں بھی اپنے دشمن سے بے خوف نہیں
 ہوں۔ اگر وہ ہزاروں کے مقابل آجائے گا نہ بڑے ہوں ہے اور اگر نزدیک ہو تو اس کے
 حملے کا خوف ہوں ہے اور اگر وہ اکیلے ہو تو اس کی جانوں سے محفوظ نہیں ہوں۔ سب سے
 زیادہ چھوڑ دو تم ہوتی ہے جو جنگ سے گریز کرتی ہے اس لئے کہ اس میں بہت زیادہ
 اخراجات ملتے ہیں اور جنگ سے پہلے بھی بہت سال خرچ کیا جاتا ہے مذاکرات کرنے

ہوتے ہیں۔ اور پھر جنگ میں جانوں اور مالوں کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ لہذا ان لوگوں سے
 لڑنے کا خیال تو بادشاہ سلامت اپنے دل میں نہ لائیں۔ اس لئے کہ جو ایسے دشمنوں سے
 لڑے جس سے لڑنے کی بہت اس میں نہ ہو وہ اپنے آپ کو کھسکے گا۔ اور
 اگر بادشاہ رازوں کی حفاظت کرنے والا ہو اور اچھے دوزیہوں کا انتقام کرنے والا ہو تو لوگوں کی
 نگاہوں میں عقل احترام اور اس کے خلاف کوئی جسارت نہ کر سکا ہو تو وہ اس بات کا مستحق
 ہے کہ خیر سے محروم رہے اور بادشاہ سلامت تو آپ کا بھی مقام ہے آپ نے جس معاملے
 کے حقائق مجھ سے مشورہ طلب کیا ہے اس کے بارے میں میرا کچھ جواب تو اعلیٰ ہے اور
 کچھ پوشیدہ رازوں کے بھی مراتب بھی ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے راز ہوتے ہیں جن میں ہاری
 قوم کو شریک کیا جاسکتا ہے اور کچھ میں کسی خاص کردار کو اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن میں
 صرف وہ آدمی ہی شریک ہو سکتے ہیں جس میں راز کو بیان کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں
 چاہتا ہوں کہ اس میں صرف چار کان اور دو زبانیں شریک ہوں چنانچہ بادشاہی وقت اٹھا
 اور اسے چھائی نہیں لے گیا اور سب سے پہلے اس سے پوچھا گیا تھیں ہاری اور ان لوگوں کی
 دشمنی کے آواز کا علم ہے؟ اس نے کہا ہاں اس کا سبب ایک بات تھی جو کسی کو سنے کی جی
 - بادشاہ نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا؟ کو سنے نے کہا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ:-

21۔ کو اور کو بھیجیں

ایک چکر کوئوں کا ایک جھنڈا رہتا تھا۔ جیسے ان کا کوئی بادشاہ یا ملکہ تھی انہوں نے ارادہ کیا کہ
 ان لوگوں کے بادشاہ کو اپنا بادشاہ بنائیں اور جب وہ اس کے حقائق اپنی مجلس میں غور و فکر کر
 رہی تھیں۔ انہیں ایک کا نظر آیا تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ کو ان کے پاس آ گیا تو اس سے
 اس کے بارے میں مشورہ کریں گے۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ کو ان کے پاس آ گیا تو
 انہوں نے اس سے مشورہ طلب کیا تو اس نے کہا کہ سب پرندہ سدا ہنسے فتح ہو جائیں سور
 بھی مرے جاویں بھی شتر مرغ بھی اور کچھ بھی بھر بھی تھیں کسی ان کو اپنا بادشاہ بنانے پر مجبور
 نہیں ہوتا چاہئے۔ یہ سب پرندوں سے زیادہ بد صورت، بد اخلاق، کم عقل اور مصلیٰ ہے
 اور مردہ لی تو اس میں ہے ہی نہیں۔ اس کے ساتھ وہ دن کو کچھ بھی نہیں سکا اور سب سے بری
 بات یہ ہے کہ وہ مصلیٰ بھی ہے۔ لہذا یہ کہ تم بادشاہ تو اسے حالو نہیں بنائے حفاظت کو اپنی مجلس

دانش کے ساتھ اور اس کے پلیدی چلاؤ۔ جیسا کہ اس فرگوش نے کیا تھا جس نے کہا تھا کہ چاند اس کا بادشاہ ہے۔ لیکن گل اس نے اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق کیا تھا۔ پرندوں نے کہا۔ یہ کس طرح ہوا تھا؟ کو سے نے کہا۔ لوگ بیان کر رہے ہیں کہ:-

22۔ فرگوش اور ہاجی

کسی علاقے میں کھڑت سے ہاجی پائے جاتے تھے ایک دفعہ وہاں بڑا قلعہ بنادیا۔ علاقہ خیر ہو یا، بیٹھے ٹھگ ہو گئے پانی کی قلت ہو گئی۔ چارے سر جھا گئے اور درخت سکا گئے۔ ہاجی بیٹس سے بچ رہا ہو کر اپنے بادشاہ کے پاس گئے۔ تو اس نے پانی کی تلاش کے لئے بہت سے چارے بھیجے۔ ایک چارے نے وہاں آ کر بتایا جس نے لٹاں جکڑا ایک چشہ دیکھا ہے جسے چاند کا چشہ کہتے ہیں بادشاہ اپنے ساتھیوں سمیت اس چشے کی طرف چل پڑا تا کہ وہ اس کے ہاجی پانی پئیں۔ یہ چشہ فرگوش کے علاقے میں تھا انہوں نے راستے میں فرگوش کو ان کے ہاں میں ہی روک ڈالا۔ اس پر فرگوش اپنے بادشاہ کے پاس گئے۔ اور اس سے کہا آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ میں ہاجیوں کی وجہ سے کیا مصیبت اٹھاتی چکی ہے اس پر بادشاہ نے کہا تم میں سے ہر کوئی اپنی رائے پیش کرے۔ فیروز نامی ایک فرگوش نے جس کی اصابت رائے اور دانشمندی سے بادشاہ کو اپنی رائے بتائی۔ آگے بڑھ کر کہا کہ بادشاہ سلامت چند کریمہ مجھے ہاجیوں کی طرف بھیجیں اور میرے ساتھ کسی امانت دار شخص کو بھی بھیج دیں۔ تاکہ میں ان سے گزارشات کہوں وہ بادشاہ سلامت کو بتائیں۔ بادشاہ نے کہا تم بھی امانت دار ہی ہو تم تمہاری کھٹک کو چند کریمہ ہیں۔ تم ہاجیوں کے پاس جاؤ اور ان کو میری طرف سے جس طرح ہاجیوں کا پیغام دے دو مگر یہ جان لو کہ ہر قاصد اپنی اصل وراثت اور نرم گھٹاری کی بدولت دراصل اپنے پیچھے والے کے متعلق آگاہ کرتا ہے لہذا تم نرمی و مداریت اور دھار کو پیش نظر رکھنا اس لئے کہ قاصد اگر نرمی اختیار کرے تو لوگوں کو نرم کر لیتا ہے اور اگر احتقان دیا اختیار کرے تو لوگوں کو سخت بنا دیتا ہے۔

پھر وہ فرگوش ایک چاندنی رات میں ہاجیوں کے پاس گیا اور اس خدشے کی وجہ سے کہ کہیں وہ اپنے فری کی بجائے روکے نہ لائیں ان کے نزدیک نہ ہوا لگایا کیلئے ہر چہ کر ہاجیوں کے بادشاہ کو آواز دی اور کہا کہ مجھے چاند نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور قاصد پر ضرر

کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوئی غلو وہ سچی سے کام لے انھیں کے بادشاہ نے کہا۔ کیا بیٹام ہے؟ اس نے کہا چائے کھتا ہے کہ جو کچھ روٹی پر اپنی طاقت کا گھنٹہ کر کے طاقتور لوگوں کے حلقہ میں اسی دھوکے میں جھکا ہوا ہے ان کو کچھ روٹیوں پر تیس کر کے اس کی طاقت اس کے لئے دیا جانے جاتی ہے۔ تم نے جانوروں کے ستاپے میں اپنے آپ کو طاقتور سمجھا لیا اور اس گھنٹہ نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا حتیٰ کہ تم اس فتنے پر آؤ گئے جو میرے نام پر چلایا گیا ہے تم نے اس سے پانی بھی پیا اور اسے گھلا بھی کر دیا۔ اس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں خبردار کروں کہ آئندہ ایسا مت کرنا اور اگر تم نے آئندہ ایسا کیا تو میں تمہاری آنکھیں اندھی کر دوں گا۔ اگر تمہیں میرے بیٹام کے حلقہ تک ہے تو ابھی فتنے پر آؤ میں تمہیں وہاں مل چاؤں گا۔ انھیں کے بادشاہ کو فرکاش کی باتوں پر جا قہج ہوا اور وہ فیروز قاصد کے ساتھ اس فتنے پر چل پڑا اس نے جب فتنے میں بھاگتا تو اسے چائے کی کھلی نظر آئی فیروز قاصد نے کہا اپنی سوط سے پانی لو اور اس سے اپنا منہ دھو کر چائے کو کھد کر دو۔ جب اس نے اپنی سوط پانی میں ڈالی تو اس میں حرکت پیدا ہوئی ابھی کوچوں محسوس ہوا کہ چائے کو لڑ رہا ہے تو اس نے کہا۔ چائے کیوں لڑ رہا ہے کہ کیا وہ پانی میں سوط ڈالنے کی وجہ سے عارض ہو گیا ہے۔ فیروز فرکاش نے کہا ہاں۔ جب ابھی نے چائے کو دوسری مرتبہ کھد کیا۔ اور اپنی اس حرکت سے تو یہ کہ اور یہ کھد کیا کہ وہ خود بھی اور کوئی دوسرا ابھی بھی یہاں ہوا ہونگے آئے گا۔

کو نے کہا۔ علاوہ ان ہی دھوکے کر دہرے کی مصیقتیں بھی ہیں اور سب سے بڑا بادشاہ وہ ہے جو سکارا اور دھوکے باز ہو اور جس شخص کو کسی سکارا اور دھوکے باز بادشاہ سے واسطہ پڑ جائے اور وہ اس کی خدمت کرے اس پر وہی مصیبت آتی ہے جو فرکاش اور بلیں پر آئی تھی جب وہ اپنے عقدر ملی کے پاس لے کر گئے تھے۔ کوچوں نے کہا یہ کس طرح ہوا تھا کہ بے گناہ۔

23۔ ایک سکارا ملی

میرے دوست کے قریب ہی ایک دوست کی کھد میں کسی کھد میں کسی بلیں کا گھنٹہ تھا۔ وہ میرا بچہ دہی تھا اور اکثر میرے پاس آ کر کھاتا۔ پھر وہ اچانک غائب ہو گیا۔ مجھے معلوم نہ تھا

کہ وہ کہاں گیا ہے۔ اس طرح کافی عرصہ گزر گیا۔ پھر ایک دن ایک خرگوش آ گیا اور وہاں رہنے لگا۔ میں نے اس سے پتلا واسب نہ کیا۔ وہ اس میں ایک عرصہ رہا۔ پھر وہ ٹپل بھی ایک دن وہاں آ گیا۔ وہ اپنے گھر میں گیا تو اس میں خرگوش کو دیکھا تو اسے کہا۔ یہ گھر میرا ہے تم یہاں سے کبھی مار چلے جاؤ۔ اس نے کہا یہ تو میرا گھر ہے میرے بیٹے میں ہے تم دوئی کرتے ہو تو اپنے دوئی کو بات کرو۔ ٹپل نے کہا۔ کاغذی دار سے قریب ہی رہتا ہے چلو اس کے پاس چلتے ہیں خرگوش نے کہا کونسا کاغذی؟ ٹپل نے کہا سمندر کے ساحل پر ایک مہارت گزار لی واقعی ہے وہ نو روزہ رکھی ہے رات کو قیام کرتی ہے کسی ہانا دار کو تکلیف نہیں دیتی کسی کا خون نہیں بہاتی ایسی ٹپلوں پر باوجود سمندر باہر والے اس پر گزارا کر لیتی ہے اگر تم چاہو تو اس کے پاس قدم رکھتے جاؤ ہیں اور اس کے پیٹے کو مان لیتے ہیں۔ خرگوش نے کہا جب کہ وہ ایسی ہی ہے جیسا کہ تم نے جان لیا ہے۔ تو گھر میں یہی رہتی تھیں۔ چنانچہ وہ دونوں اس کی طرف چلے گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے گیا تاکہ دیکھوں کہ وہ روزہ دار اور شب زندہ دار کیا فیصلہ دیتی ہے؟ پھر وہ اس کے پاس پہنچ گئے۔ جب لی نے خرگوش اور ٹپل کو آتے دیکھا تو صحت کڑی ہو کر لہا زچہ مٹنے لگی اور بڑے غشور غشور کاغذ کا اٹھار کیا وہ دونوں اس سے بڑے ستارہ ہوئے اور بڑے اب سے اس کے قریب بیٹھ گئے اور سلام عرض کیا اور اس سے درخواست کی کہ ان کے اور یہاں فیصلہ کر دے۔ اس نے انہیں کہا اپنا قصہ سناؤ؟ انہوں نے سنا لیا۔ اس نے کہا میں بڑی ہوئی ہوں میرے کان بھاری ہو گئے ہیں۔ اس لئے ذرا اور قریب ہو کر اپنی بات سناؤ۔ وہ اس کے اور قریب ہو گئے اور وہ بارہا اپنی بات سنا لی اور فیصلہ کرنے کی درخواست کی۔ اس نے کہا جو کچھ تم نے سنا ہے میں نے سمجھ لیا ہے لیکن فیصلہ سنانے سے پہلے میں تمہیں کچھ صحت کرنا چاہتی ہوں۔ میں تمہیں اللہ سے ادا رہنے کی تلقین کرتی ہوں اور یہ کہ تم اپنے جائز حق کے سوا کسی بات کا مطالبہ نہ کرو۔ جائز حق کا مطالبہ کرنے والا یہ کام اب ہوتا ہے۔ خود اس کے خلاف ہی فیصلہ دے دیا جائے۔ اور نہ جائز حق کا مطالبہ کرنے والا ہوتا ہے خواہ اس کے حق میں فیصلہ دے دیا جائے۔ کسی انسان کا اس دنیا میں کچھ بھی نہیں۔ نہ مال اور نہ دوست صاحب۔ بلکہ مل کے سوا کچھ وہ آخرت کے لئے آگے بھیجتا ہے۔ اس لئے ہر شخص

کھس کو چاہئے کہ وہ ایسی چیز کے لیے روزِ صبح کرے جو پانی رہے والی ہے اور جس کا فائدہ اسے ملے والا ہے اس کے علاوہ اسے اپنے اپنی تمام چیزوں سے گرج کرنا ہے جو حشر آدمی کے نزدیک مال و دولت کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے۔ اسی کی طرح اس طرح کی باتیں سنائی دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس سے مانوس ہو گئے اور حشر پر قرب آ گئے تب اس نے انہیں بھجوت کر پکڑ لیا اور بار بار اس کو مارنے لگا۔ ان لوگوں میں ان محبوب کے علاوہ جو جس نے تمہارے سامنے جان کے ہیں اور بھی محبوب پائے جاتے ہیں۔ اس لئے تم کسی انوکھا دھاوا کرنے کا ہرگز نہ سوچو۔ جب کوہلوں نے نوے کی یہ باتیں سنیں تو انہوں نے انوکھا دھاوا لینے کا خیال ترک کر دیا اس دوران ایک انوکھی دہانہ موجود تھا جو یہ باتیں سن رہا تھا۔ اس نے نوے سے کہا تم نے مجھے بہت دکھ دیا ہے مجھے تو معلوم نہیں کہ تم نے تمہارے ساتھ کبھی بدسلوکی کی ہو میں نے اس سے تم نے یہ باتیں بھی ہیں لیکن تم جان لو کہ کھڑا ہے۔ درخت کو کاٹ لیا جائے تو پھر اُس آواز ہے۔ اور کوہلوں سے جسم کا کوئی حصہ کاٹ دیا جائے تو زخم بھر جاتا ہے مگر زبان کے کاٹنے سے زخم کبھی نہیں بھرتے۔ وہ حیرت جو جسم میں اتر جائے اسے نکالا جاسکتا ہے مگر حیرت میں نہیں جب دل میں اتر جائے تو نہ نکالا جاسکتا۔ ہر طرح کی آگ کو بجھا دینے والی کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہے آگ کے لئے پانی بہت بڑے کے لئے تریاق ہے اور تم کے لئے سبر ہے لیکن نلک کی آگ کبھی نہیں بجھتی۔ کوہلو! تم نے آج کل سے اور اپنے درمیان کچھ غلط اور عداوت کا بیج بویا ہے۔

جو کئی لوگ اپنی بات تم کو تو فیس سے چلا گیا اور اپنے دوستوں کو سارا سارا ملے والا اس کے بعد کوئے کو نہ دست ہوئی اور کہنے لگا۔ بھئی! میں نے بہت محنت کی ہے اور اپنے اور اپنی قوم کے خلاف دشمنی پیدا کرنے کا شکر میں کوہلوں کو یہ باتیں نہ بتاتا۔ ہو سکتا ہے کہ تمام پرنے سن باتوں کو مجھ سے نفی نکال دیا وہ جانتے ہیں لیکن وہ اس بات سے بچنے کے لئے جس سے بچنے کی میں نے خوش قسمت کی اور ان کا جان بوجھ کر کرنے کی عادی نہیں رہی جس نے غور نہیں کیا یہ باتیں نہ کہتے ہیں اور پھر میں نے باتیں بھی اسی خصلت کے حامل ہیں جس

سے سننے والے کو کہہ بیٹھے اور اس کے دل میں خلعت اور کدورت پیدا ہو اس طرح کی باتوں کو
 باتیں نہیں بلکہ حیرت بڑھاتے۔ حضرت آدمی کو خواہ مخواہی طاقت اور عقل پر شک ہے اور وہ اسے
 اپنے خلاف دشمنی پیدا نہیں کر لیتی چاہئے۔ جس طرح کسی کے پاس ترقی ہو تو اسے اس پر
 مجبور کرتے ہوئے نہ رہیں لیکن چاہئے۔ اچھا کردار رکھنے والے شخص کی غفلت پر شک
 کے وقت واضح ہو جاتی ہے لیکن شخص اچھا بائیں کرنے والے شخص کا انہماک کا عمل طریقہ نہیں
 ہوتا۔ خود اس کا حسن بیان لوگوں کو کشاکش کرے اور میں بھی وہ خوش فہم رہوں جس کا
 انہماک اچھا نہیں ہو گا کیا یہ طاقت نہیں ہے کہ میں نے اسے بڑے معاملے کے حصول کسی
 سے مشورہ کے بغیر منظر کرنے کی جسارت کر ڈالی۔ اور اس پر ابھی طرح غور و فکر بھی نہ کیا۔
 جو شخص اپنے غیر خواہوں سے مشورہ نہ لے اور سوچے کچھ بغیر اپنی رائے پر عمل کرے اسے
 بھی خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ آج کے دن کی بھری اس حرکت کے انہماک سے مجھے کون
 چھانے گا؟ اس طرح وہ کافی اہم رکھنے آپ کو ہوتا، بار بار پکاراں سے چلا گیا۔ یہ ہے وہ
 سب جس کی وجہ سے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان عداوت کا آغاز ہوا تھا۔

جہاں تک ان سے ٹرنے کا حقیق ہے تو آپ کو اس کے حقیق بھری رائے مطوم
 ہے کہ میں جنگ کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن میرے پاس ایک تہ اور اگرچہ جہنم جنگ کرنے
 کے علاوہ جس کی وجہ سے اللہ سارا کام لیک ہو جائے گا جدا جدا کات ایسا ہوا ہے کہ کوئی
 قوم جس ایسا تہ ہر کی جدالت اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس کی مثال ان لوگوں کا
 واقعہ ہے جو کسی درویش سے اس کا سینا جھین لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ بادشاہ نے کہا
 یہ کس طرح ہوا تھا کہ بے نئے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

24۔ ایک درویش اور مکار لوگ

کسی درویش نے ایک سوئی تازی بکری خریدی تاکہ اس کی قربانی دے۔ وہ
 سے لے کر چار ہاتھ کہ چند ماہوں نے اسے اکیچہ لیا انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ
 درویش سے یہ بکری لے لیں چنانچہ ان میں سے ایک اسے راتے میں ڈھک کر کہنے لگا
 حضرت! یہ کتا آپ کہاں لے جا رہے ہیں؟ پھر درویش نے کہا:۔۔۔ اپنے ساتھی سے
 کہنے لگا یہ درویش نہیں درویش تو اپنے پاس کتا نہیں رکھتے۔ وہ اس طرح اس کے پیچھے

چہرے پر عین تک کہ روئیل کو یقین ہو گیا کہ شہرے جا رہا ہے۔ کتا ہے اور جس شخص نے اس کے ہاتھ فروخت کیا تھا اس نے اس کی آنکھوں پر جاو کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے اسے گھوڑا پاؤں اس طرح وہ سکارا سے لے کر چلے گئے۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ میں نرمی اور مٹنے سے اپنے مقصد کو حاصل کر لینے کی توقع رکھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ سلامت تمام لوگوں کے سامنے مجھے ٹھیکے ماریں اور میرے پروردگار کو انکس بھر مجھے اس اور فت کے پاس پیچک دیں۔ اور اپنے لشکر سمیت لڑاں جگہ چلے جائیں۔ مجھے امید ہے کہ میں میرا استحکام کے ساتھ ان کے حالات معلوم کروں گا۔ ان کی تکلیف کا ہوں اور ان کے دروازوں اور راستوں کا پتہ چلاؤں گا اور پھر ان کو دھوکہ دے کر آپ کے پاس آ جاؤں گا تاکہ ہم ان پر حملہ کریں تو آپ اپنے مقصد حاصل کر لیں۔ بادشاہ نے کہا تم اس کے لئے دل و جان سے راضی ہو اس نے کہا ہاں۔ اور میں اس کے لئے راضی ہوں نہ ہوں گا جبکہ اس میں بادشاہ سلامت اور ان کے لشکر کے لئے بہت سی راحتیں ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا اور وہ اس سے کوچ کر گیا۔ کواہی روئے چلنے لگا یہاں تک کہ الوؤں نے اسے روئے چلائے دیکھ لیا۔ انہوں نے اپنے بادشاہ کو اطلاع دی تو وہ اس کی طرف چل پڑا تاکہ اس سے کوؤں کے حلق بچ سکے۔ جب وہ اس کے قریب پہنچا تو اس نے ایک الو سے کہا۔ اس سے بچو تم کون ہو؟ اور کہہ کہاں ہیں؟ اس نے کہا میرا نام لقاں ہے۔ اور جس بات کے حلق تم نے بچا ہے وہ مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ میرا حال تو تمہارے سامنے ہے۔ الوؤں کے بادشاہ کو یہ بتایا گیا کہ یہ کوؤں کے بادشاہ کا شیر ہوا ہے۔ بادشاہ نے کہا ہم اس سے بچتے ہیں کہ کسی طاہر اس کے ساتھ ہو سلوک کیا گیا ہے۔ کوئے سے اس بارے میں بچھا گیا تو اس نے بتایا۔ ہمارے بادشاہ نے ہم لوگوں سے آپ کے بارے میں مشورہ کیا میں بھی وہی سوچ رہا تھا۔ بادشاہ نے کہا کوؤ! تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے میں نے کہا بادشاہ سلامت الوؤں سے بچ کر اپنے کوئے کی طرف سے امداد ملے گی کیونکہ ان کی گرفت بڑی سخت ہے اور وہ ہم سے زیادہ دل کے مضبوط ہیں۔ گھمبیری رائے ہے کہ ہم سب کر لیں اور اس کے لئے جڑ پکڑا کر تے رہیں اگر الوؤں نے

اس بات قبول کر لیا تو ٹھیک دلت مہر مہم کی دوسرے حکمتے میں چلے جائیں۔ کیونکہ جب بھی تارے اور انگوٹوں کے درمیان جنگ ہوگی تو ان کے لئے بہتر ہوگی اور تارے کے لئے جہز۔ مسلح جنگ سے افضل اور بہتر ہے اور میں نے انہیں جنگ سے باز رہنے کا مشورہ دیا اور اس کے حقائق ان کو کلی مثالیں دیں میں نے انہیں بتا دیا کہ طاقت ور دشمن کو مہاجری کے ساتھ اور کوئی جج اور جیس کر سکتی۔ کیا تم کہیں کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنی زری کی تار پر سخت آزمائی سے ملبوس رہتی ہیں۔ اس لئے کہ وہ ہر جگہ جاتی ہیں اور ہر جگہ جاتی ہیں مگر انہوں نے میری بات نہ مانی اور کہا کہ وہ جنگ کرنا چاہتے ہیں جو انہیں میں نے نہیں بتائی کی وجہ سے انہوں نے مجھ پر اثرامہ لگایا کہ تم انہوں سے مل گئے ہو اور تارے مخالف ان کا ساتھ دے رہے ہو۔ انہوں نے میری رائے اور غیر فریبی کو رد کر دیا اور مجھے یہ سزا دی۔ پھر بادشاہ اور اس کا لشکر مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے اس کے بعد مجھے ان کے حقائق کوئی نہیں۔

انہوں کے بادشاہ نے جب کو سبکی انہیں سنیں تو اپنے ایک وزیر سے کہا کہ تمہاری کوئے کے پاس سے میں کیا رائے ہے اس کے حقائق کیا کرنا چاہئے؟ اس نے کہا۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے یہ کوؤں کا ایک اہم فرد ہے اس کو قتل کر کے ہم اس کی جانوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور اس کی موت کوؤں کے لئے جی اندوہ ناک ہوگی۔ کسی کا قول ہے کہ جس شخص کو ایسا موقع میسر آ جائے جس میں وہ کامیابی حاصل کر سکا ہو لیکن وہ ایسا طریقہ استعمال نہ کرے جس کا کام کے لئے مناسب ہو تو وہ جھوٹے شخص ہے اور جو کوئی کسی اہم شخص کے لئے کوٹیاں ہو اور اسے کامیابی کا موقع بھی حاصل ہو جائے لیکن وہ غفلت کا شکار ہو جائے تو وہ اپنے مقصد حاصل نہیں کر سکا اور میں سمجھتا ہوں کہ اسے کوئے کے ساتھ ایسا موقع ہی مل سکے۔ اور جو شخص اپنے دشمن کو کھڑا کر دے کہ نہ کرے تو جب دشمن طاقتور ہو جائے گا تب وہ اس کا ہاتھ نہ پائے گا تو اسے بہت حسرت ہوگی۔ پھر بادشاہ نے دوسرے کوئے سے کہا کہ تمہاری اس کوئے کے پاس سے میں کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے قتل نہ کریں۔ جو دشمن اہل ہو جائے اور جس کا کوئی مددگار باقی نہ رہے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے زندہ رکھا جائے اور اس پر دہم لگایا جائے۔ اور اسے سزا دی جائے۔ خاص طور پر وہ دشمن جو خوف زدہ ہو کر پتہ چلنے آئے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے ان

بادشاہ سلامت نے اپنے وزراء میں سے ایک وزیر سے کہا تمہاری کوئے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اسے زندہ رہنے دو اور اس پر احسان فرمائیں اس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کا خیر خواہ بن جائے۔ حضرت آدمی اپنے دشمنوں میں بھرت چ جائے گا اپنی کامیابی اور نجات تصور کرتا ہے۔ جس طرح ایک درویش کو چور اور شیطان کے درمیان اختلاف پیدا ہو جانے کی وجہ سے کامیابی ہوئی تھی۔ بادشاہ نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟ وزیر نے کہا لوگ یمن کرتے ہیں کہ:

25۔ چور اور شیطان

ایک درویش نے کسی آدمی سے 100 روپے مانگے طریقہ اور اسے لے کر اپنے گھر جا رہا تھا راستے میں ایک چور اس کے پیچھے لگ گیا جو گانے کو چراتا چاتا تھا اور شیطان بھی اس کو چرانے کے ارادے سے اس کے پیچھے چلا۔ شیطان نے چور سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں چور ہوں؟ میں اس گانے کو چراتا چاتا ہوں جب درویش سہانے گا۔ مگر تم کون ہو؟ اس نے کہا میں شیطان ہوں۔ میں اس کو لے جاتا چاہتا ہوں جب درویش سہانے گا۔ اور یہ باتیں کرتے ہوئے وہ اس کے گھر تک پہنچ گئے۔ درویش اپنے گھر کے اندر گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے اندر چلے گئے۔ درویش نے گانے کو گھر کے ایک کونے میں باندھ دیا۔ اور رات کا کھانا کھا کر سو گیا۔ چور چور اور شیطان آپس میں مشورہ کرنے لگے اور اس بات پر ان کا اختلاف ہو گیا کہ کون اپنا کام پہلے شروع کرے۔ شیطان نے چور سے کہا اگر تم گانے کو پہلے چراتا گے تو ہو سکتا ہے کہ درویش جاگ اٹھے اور شور کر دے اور لوگ سمجھیں ہو جائیں تو پھر میں تو گانے کو لے جائیں سکوں گا۔ لہذا مجھے احتیاط ہو کر میں سے لے جا سکوں۔ چارم جہاں چاہے کرے۔ چور کو بھی اندیشہ ہوا کہ اگر وہ پہلی اس کو لے جائے گے تو ہو سکتا ہے کہ درویش جاگ اٹھے تو وہ گانے کو لے جائیں سکے گا۔ اس نے اس نے کہا نہیں بدتم مجھے احتیاط ہو کر میں گانے لے جا سکوں۔ وہ اس طرح کافی دیر تک جھگڑتے رہے حتیٰ کہ چور نے آواز دی میں جاگو! یہ شیطان تمہاری گانے چراتا چاہتا ہے اور شیطان نے بھی آواز دی۔ میں جاگو! یہ تمہاری گانے لے جاتا چاہتا ہے

ان کی آواز میں سن کر اور دیش اور اس کے چڑکی جاگ گئے اور یہ دونوں جھپٹ بھاگ اے جس دُور سے نہ گئے کو گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا اس نے کہا میری رائے تو یہی ہے کہ کوسے سے تم کو نہ کوں کوں کے میں دیکھ کر دیا ہے اور اس کی باتیں مگر حقوں کے دن میں مگر کئی ہیں۔ اور اب آپ کو کوں کا مشورہ ہے کہ نہ مل لوگوں کی رائے کو قبول کر لیں۔ لیکن بادشاہ سلامت! آپ اس رائے کو قبول نہ کریں۔ مگر بادشاہ نے اس کی باتوں کی طرف دھیان نہ دیا اور صراحتاً کہ کوسے کو لوگوں کے حکم سے لے جایا جائے اور اسے عزت دے تو قہر سے دکھاجائے۔

پھر ایک روز کوسے نے بادشاہ سے کہا جبکہ اس وقت اس کے پاس بہت سے اور بھی موجود تھے اور وزیر بھی موجود تھا جس نے اسے گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا بادشاہ سلامت! کوں کے ہاتھوں میں جو جو سمیت آئی ہے وہ آپ کو مطمئن ہے اور میرا دل اس وقت تک خفا نہیں ہوگا جب تک میں ان سے چلت نہ لے لوں۔ لیکن میں نے غور کیا ہے کہ میرے ساتھ اس کی طاقت نہیں اس لئے کہ میں کوں ہوں اور اہل طرہ کا یہ قول جان یہ کیا ہے۔ کہ جو شخص اہلی خوشی سے اپنے آپ کو آگ لگا بیٹھے پر تیار ہو جائے اس نے اللہ کے حضور بہت بڑی قربانی پیش کی اور اس وقت وہ جو بھی دعا کرے گا قبول ہوگی اگر بادشاہ سلامت مناسب سمجھیں تو عہد دین کہ میں اپنے آپ کو جلاؤں اور دعا کروں کہ اسے اللہ بخیرے اور اسے تاکہ میں نہ پاؤں طاقتور بن جاؤں اور کوں سے میری دشمنی بھی نہ ہو جائے اور شاید اس طرح میں اپنا بدلہ لے سکوں۔ اس پر جس دُور نے اسے گل کر دینے کا مشورہ دیا تھا اس نے کہا جس طرح کا تم بھلا کر رہے ہو اور جو شرط اپنے دل میں چھپائے ہو اسے اس کے لئے میں اس شراب کی مثال دیتا ہوں۔ جو بہت خوشہ انکڑا خوشہ اور ہو لیکن اس میں نہ ہر ملا دیا گیا ہو۔

تھہرا دیا ٹیال ہے کہ اگر ہم قصیں ملاؤں تو تھہری نہ طرے چل جائے گی اور کیا تھہری عادات تھہرے ساتھ نہ ہیں کی جہاں بھی ہم رہے تو اپنی اصل طرے پر نہ آجائے؟ جس طرح انیکہ چھپا کا تھہرا دیا گیا تھا کہ وہ سورج سے یا ہوا سے یا پانی سے یا بڑے شادی کر کے لیکن ملا طرے کی پسند ملا طرے ہے پر ہی آکر ٹھہرتی۔ اسے کہا گیا

کچھ ہوا تھا یہ جس نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ:-

26۔ رویش اور چھوٹا

ایک رویش تھا جس کی دکانوں میں ہوتی تھی۔ ایک دن وہ مسند کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے پاس سے ایک بیل گزری جس کے پیچھے میں بڑھ گیا کچھ تھا جو اچانک رویش کے پاس گر پڑا۔ اسے اس پر بہت رحم آیا اور اس نے اسے اپنی آنکھیں میں پھینکا پھر اسے اٹھ بیٹھا کہ کبھی گھر والوں کے لئے اسے پالا مشکل نہ ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اسے لڑکی بنادے تو وہ ایک غریب سورت کی لڑکی بن گئی پھر وہ اسے اپنی بیٹی کے پاس لے گیا اور اسے کہنے لگا کہ یہ میری بیٹی ہے۔ اس کے ساتھ بھی تم وہی رہناؤ کہ اگر تم میرے دوسرے بچوں کے ساتھ کرتی ہو۔ جب وہ لڑکی بڑی ہو گئی تو رویش نے اسے کہا تم خود پسند نہ کرو کہ میں کسی سے تمہاری شادی کروں لڑکی نے کہا میں تو اس سے شادی کروں گی جس سے زیادہ طاقت اور ہوگا۔ رویش نے کہا شاید تم سورج کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو۔ پھر وہ سورج کے پاس گیا اور اسے کہا اے عظیم حقوق! میری ایک بیٹی ہے۔ جس سے زیادہ طاقت اور سے شادی کرنا چاہتی ہے تو کیا تم اس سے شادی کرو گے؟ سورج نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق تاننا نہیں جو مجھ سے بھی زیادہ طاقت دار ہے وہ ہے دال جو مجھے بھی پھیلاتا ہے میری کروں کو روک لیتا ہے اور میری حرارت کو ختم کر دیتا ہے۔ پھر رویش دال کے پاس گیا اور اسے بھی وہی کہہ کر سورج سے کہا تھا دال نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق تاننا نہیں جو مجھ سے بھی زیادہ طاقت دار ہے تم ہوا کے پاس جاناؤ جو مجھے آگے لے جاتی ہے اور کبھی شمس کی طرف لے جاتی ہے اور کبھی طرف کی طرف۔ پھر رویش ہوا کے پاس آیا اور اسے بھی وہی کہہ کر دال سے کہا تھا اس نے کہا میں تمہیں اس چیز کے حلق تاننا نہیں جو مجھ سے بھی زیادہ طاقت دار ہے وہ ہے پھانسی جسے میں ہانگی نہیں سکتی۔ پھر وہ پھانسی کے پاس گیا اور اسے بھی یہی بات کی۔ پھانسی نے اسے کہا میں تمہیں وہ چیز تاننا نہیں جو مجھ سے بھی زیادہ طاقت دار ہے وہ ہے چوہ۔ چوہ نے بھی سوراخ کرنے اور اپنے اندر مگر بنانے سے بھی نہیں روک سکتا۔ رویش پھر چھوٹے سے چھوٹا ہوا اسے کہا کیا تم اس لڑکی سے شادی کرو گے؟ اس نے کہا میں اس سے کچھ شادی

کر سکتا ہوں میرا قتل بہت محکم ہے اور پھر چھ پاؤں چھ پیاسے ہی شادی کر سکتا ہے اس پر
درویش نے اس لڑکی کی رضا مندی سے انڈے دے گا کی کراسے چھ پیاسا دے تو خدا تعالیٰ نے
اسے پہلی نصرت کے مطابق ہمارا اور وہ چھ ہے کے ساتھ چلی گئی۔

اسے دھوکے آڑھ ہادی بھی بھی مثال ہے لیکن بادشاہ نے اس کی بات کی طرف
کوئی توجہ نہ کی اور کوسے کے ساتھ زلی اور شفقت کا اظہار کیا اور اس کی عزت و محترم میں ہمار
اضافہ کیا اور وہ اپنی خوش رہنے لگا۔ اور جب اس کے بال و پر آگ آئے اور جو راز وہ معلوم
کرنا چاہتا تھا اس نے معلوم کر لیا تو اس کا ایک اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا اور اسے وہ سب
کہہ تا دیا اور اس نے دیکھا اور سنا تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا جو میں کرنا چاہتا تھا اس سے
قاریع ہو گیا ہوں میں آپ اب میری بات سننے چاہیے اور سامنے جائیے۔ بادشاہ نے کہا
میں اور میرا لشکر اب تمہارے ماتحت ہیں ہمیں جو چاہو حکم دو۔

کوسے نے کہا۔ اے اس وقت تمہارا جگہ ایسے پہاڑ میں رہتے ہیں جہاں لکڑیاں
بہت ہیں اور اس جگہ ایک چھوٹا بھی ناٹھی کھجور کے ساتھ رہتا ہے۔ جسک وہاں سے آگ
لی جائے گی جسے ہم لوگوں کے گل میں داخل دیں گے اور پھر اس پر خشک لکڑیاں پھینکیں
گے اور اپنے پہاڑ سے ان کو ہوا میں گے اس طرح ان لکڑیوں کو آگ لگ جائے گی جو ان
اپنے گل سے نکلے گا بل جائے گا اور جو نہ نکل سکے گا وہ دھوئیں کی وجہ سے ہی مر جائے گا
چنانچہ کوئوں نے یہی ایسی کیا اور تمام لوگوں کو چاک کر دیا اور پھر اپنے گھروں کو گنج سلاست
واپس آ گئے۔

اس کے بعد بادشاہ نے کہا تم نے اتنا مردمانوں کے ساتھ کیسے گزارا؟ مہلا کو
دیکھ لو کہ بے لکڑیوں کے ساتھ رہنے کے برداشت نہیں کر پاتے۔ کوسے نے کہا آپ نے جو
فرمایا درست ہے۔ لیکن جب جھنڈا دلی پر ایسی مصیبت آتی ہے جسے برداشت نہ کرنے کی
صورت میں اسے اپنی اور اپنی قوم کی ہر دلی کا دل چاہتا ہو تو وہ اپنی قوت برداشت کی بناء پر
گھبراہٹ نہیں ہستے کوسے نے یہی فرمایا کہ اس کی ہر برداشت کا نتیجہ بھڑکنا ہے۔ لہذا
میں نے اس کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کا دل اپنے سے کم دہ لوگوں کے سامنے
جھکے سے گزرتا نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے اور اپنے صبر کے باعث

نہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ بادشاہ نے کہا مجھے ان لوگوں میں سے کسی شخص کو بھی قتل نہ کرو۔
 کوئے نے کہا میں نے ان میں سے اس ایک کے ساتھ ان میں کوئی حقد نہیں دیکھا جو مجھے قتل
 کر دینے کا مشورہ دیتا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ ان کو اس کی ترغیب دی مگر وہ بہت ہی کم حمل
 لگے۔ انہوں نے میرے بارے میں غور ہی نہیں کیا۔ انہیں یہ بات بھی یاد نہ آئی کہ میں
 کوؤں کا ایک اہم فرد تھا اور اہل رانے میں شمار ہوتا تھا۔ انہیں میری جانوں کا بھی خوف
 محسوس نہ ہوا انہوں نے اپنے غیر خواہ کی بات نہ مانی اور مجھ سے اپنے راز بھی چھپا کر نہ کہے
 ۔ اہل علم نے کہا ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ اپنے راز تجربوں سے چھپا کر رکھے۔ اور اپنے
 رازوں کی ان کو بھٹک نہ جانے دے۔ بادشاہ نے کہا میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو سن کے
 بادشاہ کی کم عقلی اور اپنے رازوں کی بھلائی نے چارہ ہر ہاد کیا ہے کوئے نے کہا۔ بادشاہ
 سلاست! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ کم ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس ہل آ جائے
 اور سرکش نہ ہوں۔ کم ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو زیادہ صالحین اور چارہ نہ ہوں اور کم ہی
 بادشاہ ایسے ہوتے ہیں جو میرے رازوں پر اعتماد کریں اور چاہی وہ ہر ہادی سے بچے نہ چننا۔
 کہا جاتا ہے کہ کسی شخص کو اپنی طرف کی کسی دھوکے باز کو زیادہ دوست بنانے کی کسی
 چیز کو عزت کی کسی چیز کو مسکن سلوک کی کسی چیز کو کھڑے رکھنا ہوں کی اور کسی شخص کو
 ناپرواہہ بادشاہ کو جس کے ذرا دھوکے کم حمل ہوں اپنے ملک کی سلامتی اور عوام کی خوش حالی کی
 توقع نہیں رکھنی چاہئے۔

بادشاہ نے کہا۔ تم نے ان لوگوں کے سامنے ذلیل و عاجز بننے میں کافی مشقت
 اٹھائی ہے۔ کوئے نے کہا جو شخص ایسی مشقت اٹھائے جس سے قاتلہ کی توقع ہو اور وہ
 اپنے آپ سے گھبرائے غارت کو اور رکھے اور میرے کام لے تو وہ اپنی دانشمندی کے انعام کی
 طرف کرے گا۔ جس طرح سانپ نے سینڈ گول کے بادشاہ کو اپنی کمری اٹھانے کی مشقت
 برداشت کی اور بھڑائی کو کھاکر میرا ہوا اور میں کرنا رہا۔ بادشاہ نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟
 کوئے نے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ:

27۔ سانپ اور مینڈک

ایک سانپ بہت بڑا ہوا گیا تھا اس کی بیٹائی کروڑ ہو گئی تھی اور اس کی طاقت

جواب دے گی جی اب وہ کھڑکیں کر سکتا تھا۔ ایک دن اور بچے رنجھے ایسے ہنسنے پر جا بیٹھا جہاں بہت سے سینڈکے بار کرتے تھے اور اس سے پہلے بھی وہاں جا کر تھا اور سینڈک بچہ کر کر رازداری کیا کرتا تھا وہاں بچے کو وہ غم اور دکھ کا تجربہ کرتے ہوئے کر چکا۔ کسی سینڈک نے اسے پوچھا کیا بات ہے؟ آج تم بہت تھکن نظر آ رہے ہو۔ اس نے کہا مجھ سے زیادہ غمزدہ ہونے کا کوئی نسخہ ہوگا۔ پہلے میری گزارشات ان سینڈکوں پر ہو جا کر تھی جنہیں میں اس وقت کر لیا کرتا تھا اب مجھ پر ایک مصیبت آ چکی ہے جس کی وجہ سے میں سینڈکوں سے عزم ہو گیا ہوں یہاں تک کہ کوئی سینڈک مجھے مل بھی جائے تو میں اسے بک نہیں سکتا۔ یہ سن کر وہ سینڈک دوا نہ کرنا چاہنے بادشاہ کے پاس گیا اور اسے یہ فطرتی مثالیں سنائیں۔ اس پر سینڈکوں کا بادشاہ سانپ کے پاس آیا اور اس سے پوچھا یہ تم پر کیا مڑی؟ سانپ نے کہا چند روز پہلے میں ایک شام کسی سینڈک کا پیچھا کرتے ہوئے ایک درویش کے گھر میں گھس گیا۔ اندر ہاتھ میرا تھا۔ اور گھر میں درویش کا بیٹا سو جڑو تھا۔ میں نے اس کی آگلی پر اسے سینڈک سمجھتے ہوئے کاٹ کھایا اور وہی وقت مر گیا میں بھاگ نکلا۔ اور واپس بھی میرے پیچھے تھا اس نے مجھ پر لعنت کی اور بددعا دی کہ تم نے میرے مصوم بچے کو مارا اعلیٰ علم ازادانی کر کے افسہ تجھے ذلیل اور سارے اور تجھے سینڈکوں کے بادشاہ کی سواری بنائے۔ ذمہ سینڈک بک کر سکا اور نہ کوئی چیز کھا سکا۔ سوائے اس چیز کے جو بادشاہ تم پر مصدقہ کر دے۔ اب میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ مجھ پر سواری کریں میں اس پر رضامند ہوتے جا رہا ہوں۔ سینڈکوں کے بادشاہ کو بھی سانپ کی سواری کا شوق تھا اور اس نے اس کا پنے لئے غم اور نشان کی بات سمجھا۔ وہ اس پر سواری کرنے لگا۔ ایک دن سانپ نے کہا بادشاہ سلامت! آپ کو معلوم ہے کہ میں ایک بڑھ صیب تھیں ہوں آپ میرے لئے راشن مقرر کرو دیں تاکہ میں ذمہ دار نہ ہوں۔ بادشاہ نے کہا چونکہ تم میری سواری ہو اس لئے تمہیں ہر روز راشن ملتا جائے۔ پھر اس نے غم دیا کہ ہر روز وہ سینڈک بک کرے جائیں اور اسے دے دیے جائیں۔ وہ اسی طرح پیش کرتا رہا اور اپنے دشمن کے سامنے عاجزی اختیار کرنے کا اسے کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ اس نے کاندھا اٹھا اور وہ اس کی خوراک اور اس کی زندگی کا سامان بن گیا۔ اس طرح میں نے بھی اس مصیبت پر میرا کیا ایک بڑے فائدے کو حاصل کرنے کے لئے اور اس کی بدولت میں

اسی اور کامیابی حاصل ہوئی اور عمارتوں کی نسبت دنیا دور ہو گیا اور مجھے اس تجربے سے معلوم ہو گیا کہ دشمن کو قہقہہ کرنے کے لئے مقابلہ کرنے کی نسبت نرمی اختیار کرنے کی حکمت عملی زیادہ موثر ہے۔

جب کسی اور طاقت کو آگ میں جھنکی ہے تو صرف اسی جگہ کو جھنکی ہے جو زمین سے اوپر اٹھتا ہے۔ حالانکہ آگ میں جلی گری اور شدت ہوتی ہے اس کے برعکس پانی نرم اور سرد ہونے کے باوجود اور طاقت کو جڑوں سے اکھاڑ دیتا ہے کہا جاتا ہے کہ چار جلی ہیں اگر کم بھی ہوں تو انہیں کم نہیں سمجھا جاتے۔ آگ بھاری دشمن اور ترش۔

کوئے نے بھڑکھا۔ بادشاہ سلامت! یہ سب کچھ آپ کی قہیم و فراست اور آپ کی دلی فہمی کی بدولت ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ جب دو شخص کسی ایک شخص کے لئے کوشش کرتے ہیں تو ان میں سے کامیابی وہ حاصل کرتا ہے جو مردانگی میں افضل ہو۔ اگر وہ مردانگی میں برتر نہ ہوں تو وہ جو مردانہ سے کار ناپاؤ چکا ہو اگر وہ ارادہ سے کی جھنجھکی میں برتر ہوں تو بھروسہ جہان میں سے زیادہ خوش نصیب ہو وہ کامیابی حاصل کرتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے جو کوئی ایسے بادشاہ سے مقابلہ کرے جو قہیم و فراست رکھتا ہو جسے خوشحالی چھوڑنا عار ہے اور وہ مالی دولت نہ کرے تو وہ اپنی طاقت کا سامان کرتا ہے۔ خاص طور پر اگر وہ بادشاہ آپ کی طرح ہو بادشاہ سلامت! اپنے فراتس سے پانچ نری اور جتنی رضا مندی اور ہمارا منگی اور بھلائی اور تاخیر کے موقع دیکھ سے آگاہ رہا اپنے حال اور مستقبل پر اور اپنے کاموں کے نتائج پر نگاہ رکھنے والا اس پر بادشاہ نے کوئے سے کہا۔ لیکن یہ سب کچھ تمہاری عقل اور دانش تمہارے خیر غور و خیز سے ہوا تمہاری خوش بختی کی بدولت ہوا ہے اس لئے ایک جھنڈ اور پختہ کا دھڑلہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے بعض اوقات کسی بڑے اور بہادر شخص سے بھی زیادہ موثر ہوتا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ جب تو اس بات پر ہے کہ تم ایک عرصہ تک غلوں کے درمیان رہے۔ سخت دشمن بننے رہے لیکن بھڑکی تم نے کوئی گری ہوئی بات نہ کی۔ کوئے نے کہا بادشاہ سلامت! میں تو صرف آپ کی دلی ہوئی تربیت پر ہی کار بند رہا۔ عمارتیں اور دزدانیک کے برعکس سے نرمی انکساری اور عاجزی سے پیش آتا رہا۔

بادشاہ نے کہا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ہی کام کے آدھی دلی ہو۔ پانی دوسرے ذریعہ میں

گھار کے بھاری ہیں۔ لیکن کھجراتوں سے تو کچھ حاصل نہیں ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہر
 سے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اس سے پہلے تو ہمیں کھانے پینے میں راحت ملتی تھی نہ
 ہم کھوکی خندہ سنبھلے تھے۔ کسی نے کہا ہے تیار کو کھانے پینے اور سونے میں اس وقت تک
 لذت نہیں ملتی جب تک وہ سحرست نہ ہو جائے۔ اس لالچی شخص کو جس سے بادشاہ نے
 انعام دینے کا وعدہ کیا ہوا اس وقت تک لیکن نہیں آتا جب تک وہ اپنا ادھر وہاں نہ کرے اور
 اس شخص کو بھی اس وقت تک سکون نہیں ملتا جسے دشمن نے شک کر رہا ہو اور صبح و شام اس کا
 حذر کا لگا رہتا ہو جب تک اس کی طرف سے مطمئن نہ ہو جائے جو شخص اپنے اقصوں سے
 بھاری ہو چھوٹے کھدے سے اسے راحت مل جاتی ہے اور ہر اپنے دشمن سے محفوظ رہ جائے اس
 کا دل خنہ اہم جا ہے۔

کوئے نے کہا۔ میری دعا ہے کہ جس اللہ نے آپ کے دشمن کو ہلاک کیا ہے وہ
 آپ کی بادشاہت کو آپ کے لئے باعث خیر بنائے اس میں آپ کی رعایا کی بہتری اور
 بھلائی ہے اور وہ آپ کی بادشاہت سے ان کی آنکھوں کو کھنڈا کر دے۔ جس بادشاہ کی
 حکومت میں رعایا کی آنکھیں کھنڈی نہ ہوں اس کی مثال بکری کے گلے سے لٹکے ہوئے اس
 گوشت کی طرح ہے جسے کوئی شخص کھو کر چرنا شروع کر دے مگر اسے وہاں سے کھو بھی نہ
 ملے۔ بادشاہ نے کہا۔ اسے اچھے وزیر یا یہ تانا کالواؤں اور اس کے بادشاہ کا ہنگوں میں اور
 عام حالات میں کردار کیسا ہوتا تھا؟ کوئے نے کہا ان کے بادشاہ کا رویہ ایک مٹی خور نے
 حکمران اور محمندی کا رویہ تھا اس کے علاوہ اس میں اور بھی بری خصوصیات تھیں۔ اس کے تمام
 وزیر بھی اسی کی طرح تھے اس وزیر کے سوا جو مجھے ملے تھے کہ اپنے کا دستور وہ کیا کرتا تھا۔ وہ بڑا ادا
 دانشمند عالم دار تجربہ کار تھا۔ اس جیسے چند بہت اور تھے وہ ان میں کامل ٹوٹ بہت کم دیکھے
 مجھے ہیں۔ بادشاہ نے کہا اس کی کس خوبی سے اس کی دانشمندی کا پتہ چلتا ہے؟ اس نے کہا وہ
 باتوں سے ایک یہ کہ اس نے مجھے ملے تھے کہ اپنے کا دستور وہ یا اور دوسری یہ کہ وہ اپنے بادشاہ سے
 غیر خواہی کی معمولی سی بات بھی چپا کر نہیں دیکھتا تھا۔ اس کی باتوں میں غیبت اور دشمنی نہیں ہوتی
 تھی بلکہ نرمی اور ملاحت ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ جب وہ بادشاہ کا کوئی عیب بھی بیان کرتا تھا تو
 مراحت کے ساتھ نہیں بلکہ اس کے لئے ٹائیس جان کر اور اسے دوسروں کے خلاف نہیں ۲۵

اور اس طرح اسے اپنے فکس کاظم ہو جاؤ اور اس طرح بادشاہ کو اس پر چارلس ہونے کا موقع بھی نہ ملتا تھا۔

میں نے اسے اپنے بادشاہ سے یہ کہنے ہوئے تھا تھا کہ: بادشاہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اپنی ذمہ داری سے غافل ہو جائے کیونکہ اس کی ذمہ داری بہت بڑی ہے اسے بہت کم نوکری حاصل کر پاتے ہیں۔ اور اسے فہم فہرست کے ساتھ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بادشاہت بڑی اہم چیز ہے جو اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اسے اس کی ابھی طرح حفاظت کرنی چاہیے۔ کسی کا قول ہے کہ بادشاہت چاچا نیواری میں نیواری کے بچے کے سامنے کی طرح ہے اور جلد مچن جانے اور جلد مل جانے میں ہوا کے ہونے کے آنے اور جانے کی طرح ہے اور یہ اتنی ہی تھوڑی دیر تک رہتی ہے جتنی دیر کوئی شخص منہ شخص ہاتھوں میں رو سکتا ہے۔ اور اتنی تیزی سے ختم ہو جاتی ہے جتنی تیزی سے پانی کا بلبلیز بارش کا قطرہ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ہے مثال ان ہوا کے دیکھے والوں کی جن سے بھی دھوکہ نہیں کھاتا چاہئے خواہ وہ کتنی ہی بہت اور عاجزی اور کمبری کا اظہار کریں۔

باب 5

بندر اور کچھوا

شاہد عظیم نے یہ بات کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے اب مجھے کسی ایسے شخص کی مثال بتائیے جو کسی شخص کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے تو اسے ضائع کر دیتا ہے۔ یہ باتے کہا۔ کسی شخص کو حاصل کر لینے اس کی حفاظت کرنے کی نسبت بہت آسان ہے اور جو کوئی اپنے شخص کو حاصل کر لے اور پھر اس کا تحفظ نہ کر سکے۔ اس پر وہی مصیبت آنے کی جو کچھوے پر آتی تھی۔ بادشاہ نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا یہ۔ یہ باتے کہا۔ لوگ جان کرتے ہیں کہ:

ایک بندر تھا جس کا نام ابرقا اور دوسرے بندر والی کا بادشاہ تھا۔ وہ بوز حمار اور کزور ہو گیا تو شاہی خاندان کے ایک بوجران بندر نے اس پر حملہ کر دیا اور اس سے حکومت چھین لی۔ چنانچہ وہ بھاگ اٹھا اور ساحل سمندر پر چلا گیا۔ وہاں اس نے ایک انجیر کا درخت دیکھا تو اس پر چڑھ گیا اور اسے اپنا مستقل مکان بنا لیا ایک دن اس درخت کی انجیریں کھا رہا تھا کہ اس کے اچھ سے ایک انجیر پانی میں گر چکی اس کے گرنے سے ایک آواز پیدا ہوئی اسے یہ آواز ابھی لگی۔ چنانچہ وہ انجیریں کھا کر انجیر پانی میں بھی پھینکے گا۔ بہت لطف آتا تو اس نے بہت زیادہ انجیریں پانی میں پھینک دیں۔ دوسرے پانی میں ایک کچھوا تھا جب بھی کوئی انجیر پانی میں گرتی تو وہ کھا لیتا اور جب زیادہ کرتے تھے تو اس نے سمجھا کہ بندر اس

کے لئے ایسا کرنا ہے اس کا وہ پاس کے دل میں بندہ کو دوست بننے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ چنانچہ اس نے اس سے گفتگو شروع کر دی اور پھر وہ ایک دوسرے سے بہت مانوس ہو گئے۔ دوسرے گھر ایک عرصے تک اپنے گھر نہ گیا تھا اس وجہ سے اس کی بچی بہت پریشان تھی۔ اس کا فکھ وہ اس نے اپنی پردہن سے کیا اور کہا مجھے تو اندیشہ ہے کہ کسی نے اسے راستے میں ہلاک نہ کر دیا ہو۔ پردہن نے کہا۔ تمہارا شوہر رسائل مسند پر ہے اور اس کی ایک بندہ سے دوستی ہو گئی ہے۔ جہاں کا ہم لوگ وہیں چلا گیا تھا وہاں اس نے اسے تمہارے پاس نہیں آنے دیا اب وہ تمہارے پاس رہے گا بھی نہیں جب تک تم اس بندہ کو ختم کرنے کی تدبیر نہ کرو گی پھر وہ کہنے لگی کہ کیا کروں؟ پردہن نے کہا جب وہ تمہارے پاس آئے تو چار دن جاؤ اور جب وہ تمہارا حال پا لے گا تو کہہ دو کہ مجھے اسے لے کر چلیں گے بندہ کو دل جوڑ کیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد کچھ اپنے گھر گیا تو اس نے اپنی بچی کو جو حال اور سخت چار دیکھا تو اس نے کہا کیا بات ہے بہت کڑوا کر آ رہی ہو؟ اس کی پردہن نے کہا تمہاری بچی بہت چار ہے اور طبیوں نے اس کے لئے بندہ کو دل جوڑ کیا ہے اس کے سوا اس کے لئے کوئی دوا مفید نہیں۔ کچھ سے نے کہا یہ کام تو بڑا مشکل ہے میں بندہ کو دل کہاں سے لے گا؟ ہم تو پانی میں رہتے ہیں۔۔۔ پھر کہنے لگا۔ بات میں اپنے دوست کے حلقہ میں کوئی تدبیر چننا ہوں اور پھر رسائل مسند کی طرف چلا گیا۔ وہاں پہنچا تو بندہ نے اسے کہا دوست! اتنا عرصہ تم نہیں آنے کیا بات تھی؟ اس نے کہا مجھے تو دیسی مائتہری۔ مجھے معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ آپ کے من سلوک کو پایہ تکمیل تک پہنچا نہیں میں ایک ایسے جزیرے میں رہتا ہوں جس میں بہت اچھے بھل پائے جاتے ہیں۔ آپ میرے ہاں سوار ہو جائیں میں آپ کو تیر کر لے جاؤں گا بندہ کو بھی سوار کا شوق پیدا ہوا اور دست سے اتار کر کچھ سے کی پشت پر سوار ہو گیا۔ جہاں سے لے کر تیرے لگو۔۔۔ دوران اس کی نیت بدل گئی اور اس نے اپنا سر پانی میں ڈال دیا بندہ نے کہا میں تمہیں پریشان دیکھ رہا ہوں۔ کچھ سے نے کہا۔ میں میری پریشانی کی وجہ یہ ہے کہ میری بچی بہت سخت چار ہے۔ اس وجہ سے میں آپ کی صحیح طور پر خاطرہ امتیاز نہ کر سکتا ہوں کہ اس نے کہا آپ کے دل میں میری عمر کچھ کا جو بندہ سوار ہے میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔ اس لئے آپ کو کوئی زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ کچھ سے نے کہا۔ ہاں، اور پھر کچھ پر چار ہوا اور پھر

دوسری دفعہ کہ گیا۔ اس سے بندہ نے دل میں چمکائی بڑا اچھی لگا اور وہ اپنے دل میں کہنے لگا
 بکھو سے کاس طرح رک جانا اور تاخیر کر اس کی ضرورت کوئی وجہ ہے میں اب مطمئن نہیں رہ
 سکتا کہیں اس کا دل نہ بدل گیا ہو۔ اور وہ حق کی بجائے اب اس کا کوئی برہنہ ہو۔ دل سے
 بڑھ کر کوئی چیز جلد بدل جانے والی نہیں۔ کسی کا قول ہے کہ کسی حلقہ کو اپنے اہل و عیال نہ اپنے
 بھائی بندوں اور اپنے دوستوں کے دلوں کی کیفیت معلوم کرنے سے غفلت نہیں کرنی چاہئے
 ۔ بلکہ برعکس اور ہر شخص میں اپنے جیسے ہر حال میں اسے ان کے دلوں کی کیفیت کا مشاہدہ
 کرتے رہنا چاہئے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی دوست کے دل میں اپنے دوست کے
 حقائق کوئی لک بیا ہو جائے تو اسے اپنے حلقہ کی فکر کرنی چاہئے۔ اور اس کی حرکات و
 سکنات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے اگر اس کا گمان درست ہو تو وہ وسوسہ رہے گا اور
 اگر گلاصحت ہو تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ اس نے بکھو سے کہا تم رک کیوں
 جاتے ہو؟ میں تمہیں پریشان ساد کچھ رہا ہوں؟ گو ڈنہار سے دل میں بھڑکی خیال آ رہا ہے
 ۔ اس نے کہا مجھے تو پریشانی لاحق ہے کہ آپ میرے گھر جائیں گے تو میری خواہش کے
 مطابق آپ کی خاطر قرضع نہ ہو سکے گی۔ اس لئے کہ میری بی بی چار ہے بندہ نے کہا۔
 پریشان نہ ہو۔ پریشانی کا کیا فائدہ؟ بلکہ اپنی بی بی کے لئے وہ اپنی تلاش کرو۔ کہا جاتا ہے
 کہ بیل دار کو اپنا مال چار بھٹیوں پر خرچ کرنا چاہئے۔ موقوفہ خیرات میں ضرورت میں
 آنے پر اپنی اولاد پر اور اپنی بی بی پر۔ بکھو نے کہا آپ درست کہتے ہیں۔ طریب
 کہتے ہیں کہ اس کا علاج صرف بندہ کا دل ہے۔ اس سے بندہ نے اپنے دل میں کہا۔ افسوس!
 اس بڑھاپے کی عمر میں مجھ پر حرص اور لالچی غالب آ گیا یہاں تک کہ میں اس مصیبت میں
 پھنس گیا ہوں۔ حق کہا ہے جس نے کہا ہے حرص اور لالچی مجھ میں جب تک زندہ رہتا ہے
 دکھ اور مصیبت کے دن گزارتا ہے۔ اب اس مصیبت سے نکلنے کے لئے مجھے اپنی عقل و
 استعمال کرنا ہوگا۔ بلکہ اس نے بکھو سے کہا کہ تم نے بات مجھے وہاں میرے گھر کیوں
 نہ بتائی۔ کہ میں اپنا دل ساتھ لے آ جاؤ بندہ اس کا یہ طریقہ ہے کہ جب ہم میں سے کوئی
 اپنے کسی دوست سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اپنا دل اپنے گھر والوں کے پاس ڈکھاتا اور
 ۔ بلکہ کہ جاتا ہے کہ جب ہماری ٹانگوں میں کسی کی بی بی کے ساتھ ہمارے دل ہمارے پاس

تہ ہوں۔ کچھ سے بچو! اب تمہارا دل کہاں ہے؟ اس نے کہا میں تو اس کو اس درخت پر چھوڑ آیا ہوں۔ اگر تم چاہو تو مجھے اس درخت کے پاس رہنا ہے۔ چلو آ کر تمہیں اس سے کہیں۔ کچھ ایسے کن بہت خوش ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ میرے دوست نے میری بے وفائی کا موقع آئے بغیر ہی میری بات مان لی ہے۔ پھر وہ بندہ کو وہاں سے لے آیا۔ جب ساحل پر پہنچے تو بندہ چھلانگ لگا کر درخت پر چڑھ گیا جب وہ کافی اونچے سے ڈاؤ کچھ سے لے آئے آواز دے کر کہا۔ پار! اپنا دل لے کر آ بھی جاؤ! بندہ نے کہا۔ وہ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں بھی اس گدھے کی طرح ہوں جس کے حلق کیڑے نے سمجھا تھا کہ اس کا دل ہے نہ کان ہیں۔ کچھ سے بچو! اب تمہیں اس سے کہنا ہوگا کہ جان کر رہے ہیں کہ:

28۔ گیدڑ اور گدھا

کسی جنگل میں ایک شیر مارا تھا۔ اس کے ساتھ ایک گیدڑ بھی رہتا تھا جس کا بچا کچھ کھا کر گزرا کر لیتا تھا۔ پھر شیر کو بچا ہے نے آنا اور بہت کڑوا رہا گیا اب وہ فکڑ نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دن گیدڑ نے اسے کہا۔ کیا بات ہے اب آپ کے حالات تو بالکل بدل گئے ہیں۔ اس نے کہا اس کڑوا رہی نے مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ اور اس کا بھانج گدھے کے دل اور کانوں کے سوا کوئی بے گئی نہیں۔ گیدڑ نے کہا یہ بالکل آسان ہے مجھے معلوم ہے کہ فلاں مقام پر ایک دھولی کے پاس گدھا ہے جس پر بیڑے لادے ہیں اسے آپ کے پاس لے آؤں پھر وہاں گدھے کے پاس گیا۔ اسے سلام کیا اور کہنے لگا۔ تم اسے کڑوا دیں ہو؟ گدھے نے کہا میرا ناک مجھے بھوکھی کھانا چاہتا تھا۔ گیدڑ نے کہا پھر تم یہاں کیسے رہو رہے ہو؟ گدھے نے کہا یہاں سے بھاگ کر نہیں جانے کی بھی کوئی صورت نہیں۔ جب بھی میں کہیں جاؤں کوئی آدمی مجھے پکڑ لیتا ہے۔ مجھے بھوکھا رکھتا ہے اور سخت کام دیتا ہے گیدڑ نے کہا میں تمہیں ایسی جگہ بتاؤں گا۔ جس انگوٹھی کی گڑبگڑ سے بہت دور ہے۔ وہاں بہت بھری گھاٹ ہے اور وہاں گدھوں کا ایک ایسا گھر ہے جہاں سے کسان چھ خوش صورت اور سونے بازے گدھے بھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھے۔ گدھے نے کہا پھر وہاں جانے میں کوئی رکاوٹ ہے۔ میں گئی وہاں لے چلو۔ چنانچہ گیدڑ اسے شیر کی طرف لے گیا۔ گیدڑ آگے آگے گیا اور جنگل میں جا کر یہ گدھے کے حلق تیار۔ شیر باہر

لکھنؤ میں ہر محلہ کے لئے کاراؤہ کیا گیا تھا۔ کڑواہی کی وجہ سے یہاں نہ کر سکا۔ چنانچہ گدھا اس سے بھرت کر بھاگ نکلا۔ وہاں پہنچے پلٹ کر بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔ جب گیدڑ نے دیکھا کہ شیر گدھے کو پکڑ نہیں سکا تو اس نے کہا۔ "دوست! سلام! آہ! اس حد تک کمزور ہو گئے ہیں۔ شیر نے کہا اگر تم اسے دو بارہ میرے پاس لے آؤ تو مجھ سے بچ کر نہیں جاسکے گا۔ پھر گیدڑ گدھے کے پاس گیا اور اسے کہنے لگا کہ ہوا تھا؟ ایک گدھا تمہیں پہنچی بھگ کر خوش آ رہا ہے کہنے آؤ تھا۔ اگر تم ہاں، کہتے تو وہ تمہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاتا اور تم سے محبت کا اظہار کرتا۔ جب گدھے نے گیدڑ کی باتیں سنیں اس نے شیر کو بھی نہیں دیکھا تھا تو اس نے اسے بچا دیکھ لیا اور شیر کی جانب ہل چلا۔ گیدڑ نے اس سے پہلے بچ کر شیر کو اس کے حلقہ سے باہر دھکی دیا اور کہا نہ راجا ہو کر۔ میں اسے فریب دے کر لے آیا ہوں۔ اس بار وہ بچ کر نہ جائے وہ اگر بھاگ گیا تو پھر بھی مجھے میرے ساتھ نہیں آنے گا۔ شیر نے گیدڑ کی ترغیب پر اپنی قوت سے منع کی اور باہر نکل کر فوراً اس پر حملہ کر دیا اور ایک ہی محبت میں اسے چیر چھڑ کر رکھ دیا۔ پھر کہنے لگا۔ تمہیں نے کہا ہے کہ قتل کرنے اور پاک صاف ہونے کے بعد گدھے کا دل کھانا جائے۔ اس لئے اسے سنبھال کر رکھو میں ابھی آتا ہوں اور اس کا دل اور کان کھا لیتا ہوں۔ جب شیر قتل کرنے کے لئے چلا گیا تو گیدڑ گدھے کی طرف گیا اور اس کا دل اور کان کھا گیا اس موقع پر کس طرح شیر بد شکنی لے گا۔ اور پھر سارے کا سارا گدھا اس کے لئے چھڑ دے گا۔ اور اس میں سے خود کچھ بھی نہیں کھائے گا۔ جب شیر دابکے یا تو اس نے گیدڑ سے کہا کہ گدھے کا دل اور اس کے کان؟ گیدڑ نے کہا آپ کو معلوم نہیں اگر اس کے پاس دل ہوتا تو کچھ جانتا اس کے کان ہوتے تو سن لیتا اور ایک مرتبہ بچ جانے کے بعد دوبارہ آپ کے پاس نہ آتا۔

پھر نے کہا میں نے یہ مثال تمہارے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ اگر تم جان لو کہ میں اس گدھے کی انتہا نہیں ہوں جس کے حلقہ گیدڑ کا خیال تھا کہ اس کا دل اور کان نہیں ہیں۔ تم نے میرے لئے جلد سہارا مجھے دیا کہ وہاں لے کر نہ بھی تمہیں دھوکہ دیا اور اپنی کوتاہی کا تذکرہ کر لیا۔ کسی نے کہا ہے کہ جس کو علم ہے کہ اسے علم کے سوا کوئی چیز درست نہیں کر سکتی۔ پھر سے لے کہا تم بچ گئے ہو۔

لیکن ایک اچھا آدمی اپنی نفسی کا امتزاج کر لیتا ہے اور جب اس سے کوئی تعرض ہو جائے تو اس بات سے ٹھیک شرماتا کہ اسے کوئی نصیحت کرے اس لئے کہ وہ اپنے قول و فعل میں سچا رہتا ہے۔ اور جب وہ کسی صحبت میں پھنس جاتا ہے تو اپنی مرض اور تہہہ کی بدولت اس سے بچ جاتا ہے۔ جس طرح کوئی شخص زمین پر پھسل جائے تو سہارا لے کر کھڑا بھی ہو جاتا ہے۔

یہ ہے مثال اس شخص کی جو اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے اور جب اسے حاصل کر لیتا ہے تو اسے شائع کر دیتا ہے۔

64

درویش اور خولا

شاہد اعظم نے یہاں سے کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی کہ اب مجھے کیا ہے جلد
 زخم کی مثال مانے۔ جو ہمیں سچے کی بجائے اہم کر چکنا ہے۔ یہاں سے کہا۔ جو شخص
 اپنے معاملات میں غور کرے کہ کام نہیں لے رہا ہو، عیسائی عیسائی تھا، ہاں کا مال دہی
 ہوتے ہوئے نہ لے کر اڑا لے کہ ہلاک ہو، روٹی کا کھانا تھا۔ حالانکہ وہاں سے بہت محبت
 کرتا تھا۔ ارشاد ہے کہ کس طرح ہوا تھا؟ یہاں سے کہا۔ لوگ ہاں کرتے ہیں کہ:

جہ جان کے ملنے میں ایک اور ملنہ پا کر تھا۔ اس کی ایک خوبصورت بچی بھی تھی۔ اس نے ایک عرصہ سے کوئی اطلاع نہ تھی کہ کوئی اس پر کسی نامیدی کے علاوہ امید سے بھی تہ بہت خوش ہوئی اور اور وہ ملنہ بھی بہت خوش ہوا۔ اس نے انتہائی کاکھڑا کیا اور دعا کی کہ اس کے ہاں کڑا کھانا ہو۔ اس نے بچی سے کہا کہ میں بڑا ہوں مجھے امید ہے کہ کڑا کھانا ہوگا۔ جہ کو ملنہ کی خوشخبری سن کر ہکا بکا ہوا۔ اسے بہت کچھ آئے گا کہ اس کو کوئی پھانسا نام نہ رکھوں گا اور اس کو کوئی نام نہ دے گا۔ بچی کہنے لگی۔ مجھے توئی نامی نہیں آتی ہے۔ اس نے بچی سے کہا کہ اس کو کوئی نام نہ دے گا۔ بچی نے کہا کہ اس کو کوئی نام نہ دے گا۔ بچی نے کہا کہ اس کو کوئی نام نہ دے گا۔

مکی اور شہناز بی بی پاتھ۔ درویش نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟ جی نے کہا ٹھیک یہی کرتے ہیں کہ:

29۔ درویش اور اس کے خیالی چاؤ

ایک درویش کو کسی حجرے میں سے ہر روز مکی اور شہناز بھیجتا تھا۔ وہ ضرورت کے مطابق کھانا اور پانی ایک سٹکے میں ڈال کر اسے مگر کے ایک کونے میں لٹکا دیتا۔ جی کہ وہ سٹک بھر گیا۔ ایک روز درویش لیٹا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ڈاکھ اور سٹک اس کے سر کے مچھان پر لٹکا ہوا تھا۔ اس نے مکی اور شہناز کے چٹکا ہونے پر غور کرتے کرتے سوچا کہ اس میں جو کچھ ہے اس کو ایک دن میں فروخت کر دوں گا اور اس سے ادب بکریاں خرچے دوں گا اور وہ ہر پانچ ماہ بعد بیچے دیا کریں گی اور زیادہ وہ نہ کرے گی کہ بہت سی بکریاں بیچ ہو جائیں گی اس طرح اس نے چار سالوں کا حساب لگا یا تو چار سو سے زیادہ بکریاں بیچ ہو گئیں۔ بھروسے نے کہا میں ان کے بچے کو گائیں خرچے دوں گا۔ ہر چار برس کے عوض ایک گائے یا بیل۔ زمین اور بیج بھی خرچے دوں گا۔ وہاں حاریر رکھوں گا اور بیلوں کے دار بیچے بھٹی پڑی کروں گا۔ گائیں کے دو دو ہمارے چھروں سے حاریر بیچ کر دوں گا۔ اس طرح پانچ سال بھی نہ گزرے گئے کہ بھٹی پڑی سے میرے پاس بہت سالانہ بیچ ہو جانے لگا۔ بھروسے ایک عالی شان مکان تعمیر کرواں گا۔ کوڑیاں اور لکڑی خرچے دوں گا اور ایک بہت خوبصورت عورت سے شادی کروں گا۔ اس سے ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوگا۔ میں اس کا اچھا سامان رکھوں گا جب وہ 10 سالہ بنے گا تو اسے ابھی تعلیم دلاؤں گا اور اس کے لئے اس پر خوب بھٹی کروں گا۔ اگر وہ میری بات اپنا راقم لکھ دے تو یہ ڈاکھ اس طرح اس کے سر پر ماروں گا اور اس وقت اس نے ڈاکھ سے سے سٹکی کی طرف اشارہ کیا۔ ڈاکھ سٹکے پر چالگا۔ اور ٹوٹ گیا اور جو کچھ اس میں تھا اس کے ساتھ گر پڑا۔

جی نے کہا میں نے تمہارے سامنے یہ مثال اس لئے بیان کی ہے کہ تم دن کی باتیں کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لو۔ جی کا ذکر کرنا ابھی مناسب نہیں اور جی کے بارے میں تم نہیں جانتے کہ وہ درست بھی ہیں یا نہیں؟ چنانچہ درویش نے اپنی جی کی باتوں سے فصاحت بکڑی۔ بھروسے عورت کے ہاں ایک خوبصورت سانچہ پیدا ہوا۔ جس پر

اس کا آپ بہت خوش ہوا۔ کچھ دنوں بعد صرست کے پاک صاف ہونے کا وقت آ گیا۔ تو اس نے اور ویش سے کہا: راسپے کے پاس بیٹھنا میں ابھی غسل کر کے آتی ہوں۔ پھر وہ غسل کرنے کے لئے چلی گئی۔ حمزہ سی اور مگر، رومی قحی کہہ رہا تھا کہ بادشاہ کا قصہ بھانے آ گیا۔ لیکن اسے کوئی ایسا شخص نہ مل سکا جسے وہ اپنے بیٹے کے پاس چھوڑ جائے سوائے اس کے۔ پھر وہ لے کے جیسے اس نے اس وقت پلا تھا جبکہ وہ چھوڑا تھا اور وہ اس کے نزدیک اس کے بیٹے کے ہمراہ ہی تھا۔ اور ویش اسے بچے کے پاس چھوڑ کر اور وہ بند کر کے قاصد کے ساتھ چلا گیا۔ اسے میں کسی مل سے پیادہ سانپ لگا اور بچے کے قریب آ گیا کہ لے نے اس پر حملہ کر کے اسے مار ڈالا اور اس کو کھڑے کھڑے کر دیا اس کے خون سے اس کا منہ لبر گیا۔ اس کے بعد ویش چلی آ گیا۔ اس نے اور اذہ کو لہا تو تھا کہ سانپ کو مارا لے کی خوشی میں آگے جا کر کھڑا۔ جب ویش نے اس کا خون آلود منہ دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے۔ اس نے کہا کہ لے نے اس کے بیٹے کا کھنکھوت دیا ہے مگر نہ سچا سمجھا اور حقیقت حال سمجھ کر اس کے پیچھے جلد بازی میں ڈھالے کر لے لے کر سر پر اسے مارا اور سر گیا بلکہ کر سے مل آ یا اور بچے کو کھینچ سلامت دیکھا اس کے پاس سانپ کے کھڑے کھڑے ہوئے تھے۔ جب اسے حقیقت حال کا پتہ چلا اور اس نے اپنی جلد بازی کا انتہام دیکھ لیا تو اپنے سر پر وہ حقیر مارنے لگا اور کہنے لگا۔ کاش مجھے یہ پتہ نہ ملتا اور میں یہ بے وقالی کا مرتکب نہ ہوتا۔ اسی دوران اس کی بیوی بھی آگئی اس نے اس کی جب یہ حالت دیکھی تو کہنے لگی۔ کیا ہوا ہے تمہیں؟ اور ویش نے اسے غلے کے اٹھنے کر دیا اور اپنے برے سلوک کا سارا قصہ سنایا۔ تو اس نے کہا یہ تمہاری جلد بازی کا نتیجہ ہے۔

تو یہ ہے اس شخص کی مثال 'جو غور و فکر سے کام نہیں لیتا' بلکہ جلد بازی میں کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے۔

باب 7

چوہا اور ملی

شاہد جھم نے بیوہ سے کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے اب آپ مجھے ایسے شخص کی مثال بتائیں جس کے بہت سے دشمن ہوں اور وہ اسے ہر طرف سے گھیر لیں اور جب اسے اپنی موت ٹھہرانے لگے تو اپنے دشمنوں میں سے ایک سے مصالحت کر کے اپنے بچاؤ کی کوشش کرے اور پھر خوف کی حالت سے سلاست نکل آئے اور محفوظ ہو جائے اور جس دشمن سے اس نے نہ اُلفت کی ہو اس سے وقار داری بھی کرے۔ بیوہ نے کہا۔ دوستی اور دشمنی کبھی یکساں حالت پر نہیں رہتی۔ بسا اوقات دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے اور دشمنی دوستی میں۔ اور اس کے بھی سحر میں کچھ حالات اور اسباب اور تجربات ہوتے ہیں جھنڈ آدمی ہر سو رخ کے لئے نئی سوچ اختیار کرتا ہے۔ دشمن کے لئے جنگ اور دوست کے لئے محبت، کسی نقصان سے بچنے کی کئی قانہ سے کام لے کر نہ لے لے دشمن سے دلی عزت اور عداوت کی جھنڈ آدمی کو اس کے قریب ہونے اور اس سے دُراں جھنڈے میں روکتی ہر شخص اس معاملے میں دانشمندی سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے مستعد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے اور ملی کی ہے جب وہ کسی مصیبت میں پھنس گئے تو ہا بھی نہ اور مصالحت سے اس مشکل سے نکل گئے۔ اور شاہد نے کہا کس طرح ہوا قیام؟ بیوہ

اپنے لئے بھی اسی ڈر ہے سے بچ جانے کی خواہش رکھتا ہوں جس ڈر ہے سے تمہارے لئے رکھتا ہوں۔ میری ان باتوں میں نہ سمجھتے ہو نہ فریب ہے نہ نا میری خاطر وہیں چھپا ہوا ہے۔ اور اب میری نگاہت میں ہے اور یہ دونوں میرے اور تمہارے یکساں دشمن ہیں۔ اگر تم مجھے جان کی امان دو تو میں تمہاری رسیاں کاٹ دیتا ہوں اور تمہیں اس مشکل سے پہنچاتا ہوں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم میں سے ہر ایسا اپنے ساتھی کے سبب بچ جائے گا۔ جس طرح کشتی پر سوار لوگ کشتی کے ڈر ہے بچ جاتے ہیں۔ اور کشتی اٹھنے کے ڈر ہے بچ جاتی ہے جب ٹلی نے چمے کی باتیں سنیں اور سمجھ لیا کہ یہ بچا کھرا ہے تو کہیں گی۔ تمہاری یہ باتیں بگڑی معلوم ہوئی ہیں میں بھی کسی ایسے طریقے کی خواہش مند ہوں جس سے مجھے اور تمہیں نجات مل جائے اور اگر تم نے یہ کیا تو جب تک نہ دو ہوں گی تمہاری شکر دار ہوں گی۔

چمے نے کہا۔ میں تمہارے پاس آ کر ٹانگہ دے کر سوا تمام رسیاں کاٹ دوں گا کہ چھوڑا حاصل کر لوں۔ پھر اس نے رسیاں کاٹی شروع کر دیں اور جب اب وہاں نہ لے دیکھا کہ چمے اپنی ٹلی کے پاس چلا گیا ہے تو اس سے باز ہو کر واپس چلے گئے اس کے بعد چمے نے روٹی کی رسیاں کاٹنے میں اور لگائی شروع کر دی۔ اس پر ٹلی نے اسے کہا کیا بات ہے؟ رسیاں کاٹنے میں تیری ٹیکس دکھا رہے؟ اگر تم نے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد اپنی بہت بڑی ٹلی ہے اور اس لئے میرے کام میں سستی دکھانے لگے ہو تو یہاں سے لوگوں کا کام نہیں۔ اس لئے کہ چھوڑا دی اپنے ساتھی کا قتل ادا کرنے میں کوئی ٹیکس کرتا۔ تم نے میرے ساتھ دو ٹیکس کرنے کا وعدہ کیا تھا وہ ٹیکس دیکھ لیو ہے۔ اب تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہئے۔ اور اس دشمنی کو ذہن میں نہیں لانا چاہئے۔ جو اس سے پہلے میرے اور تمہارے درمیان ہوا کرتی تھی۔ ہماری اب صلح ہو گئی ہے اس لحاظ پر تمہیں دشمنی کو بھول جانا چاہئے۔ ہمارا کرنے میں اب جو جھگڑا ہے اور تعلیمات بھی۔ درمندی کا انجام ہمارا ہے کیا ایک اچھا آدمی اپنے من کا شکر گزار ہوتا ہے اس سے کہیں نہیں رکھتا۔ ایک مرتبہ کا حسن سلوک اسے بہت مرتبہ کی بدسلوکی بھلا دیتا ہے۔ کسی کا قول ہے سب سے جلد بخشتے والی سزا درمندی کی سزا ہے۔ جس شخص کے سامنے عاجزی کا اظہار کیا جائے اور اس سے معاف کر دینے کی درخواست کی جائے لیکن وہ رحم نہ دکھائے اور معاف نہ کرے تو اس نے درمندی کی۔

چمے بنے کیا۔ دوست اور طرح کے ہوتے ہیں آپ وہ جو رضا اور محبت دوست
 بنے اور دوسرا وہ جو کسی بھکاری سے بنے۔ یہ دونوں علی قاعدے کے طبقہ رکھتے ہیں۔ اور
 نقصان سے بچنا چاہتے ہیں۔ جو اپنی رضا اور محبت سے دوست بنتا ہے اس سے بے تکلفی
 ہوتی ہے اور تمام حالات میں اس پر اصرار کیا جاتا ہے۔ لیکن جو کسی بھکاری سے دوست بنے
 بعض حالات میں اس سے بے تکلفی برتی جاتی ہے اور بعض میں اس سے احتیاط کی جاتی ہے
 ۔ اور بعضہ بعض ایسے دوست کی بلکہ ضروریات کو اپنے پاس گروہی رکھتے ہیں کہ جو کمرے آتے ہیں
 اس معامل سے بچ سکے جس کا اسے خوف ہوتا ہے۔ ایسے دوست سے قصور کیجئے کا تصور فوری
 قاعدے کا حصول ہوتا ہے۔ جس نے تم سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیجئے وہاں اور اس کے
 ساتھ تم سے احتیاط بھی رکھوں گا۔ اس لئے کہ مجھے شک ہے کہ تمہارے ہاتھوں میں مجھ پر
 وہی مصیبت نہ آجائے۔ جس کے خوف نے مجھے تمہارے ساتھ مصالحت کرنے پر مجبور کیا
 تھا۔ اور تمہیں بھی اس پر مجبور کیا تھا۔ کہ اس مصالحت کو توڑ کر دو۔ ہر کام کا کوئی وقت ہوتا ہے
 اور جب کام اپنے وقت پر نہ کیا جائے اس کا انجام سبھا نہیں ہوتا جس تمہاری ساری رسیاں کاٹ
 دوں گا لیکن آپیکہ گروہی رکھوں گا۔ اور اسے میں صرف اس وقت کا نوں گا جب میں تمہیں
 گا کہ تمہارا احسان کسی اور طرف ہے اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب میں غلامی کو آتے
 ہوئے و کچھ لوں بھر چکے ہوں۔ اس کا کوئی شرع کر رہی اسی اور ان غلامی بھی آگیا لی
 نے اسے کہا۔ اب ذرا تجھ سے رسیاں کاٹ کر تو مجھے اجیری سے کاٹنے کا جب وہ قلعہ ہو گیا
 تو ملی چلاؤں گا کہ اور فتنہ پر چھوٹی غلامی اور بہت زور دیا ہو گیا جو اب بھی کسی مل میں جا
 گھسا۔ غلامی نے آپ کا پتہ لیا اور اپنا پتہ لکھ کر اس کا نام دیا کہ چلا گیا۔

اس کے بعد چو اپنی سے نکل آیا۔ مگر اس نے ملی کے قریب جا پہنچا نہ کہ ملی نے
 اسے آواز دی۔ اسے خبر نہ ہوئی دوست اس میرے حسن اس میرے پاس کیوں نہیں آتے؟ کیا میں
 تمہارے احسان کا صلہ دوں؟ میرے پاس آؤ تو میں کو قسم نہ کروں۔ جو شخص کسی کو اپنے دوست بنا
 لے اور بھگوان کی توڑ دے تو وہ اس کی اور سخت کے کھل سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے
 دوست احباب اس کے قاعدے سے باہر ہو جاتے ہیں تم نے مجھ پر کمال فراموشی احسان
 کیا ہے۔ اس لئے تمہارا حق بنتا ہے کہ تم مجھ سے اور میرے دوست احباب سے اس کا صلہ

پاؤ اور مجھ سے اگلے نذرہ۔ جان لو! جو کچھ میرے پاس ہے وہ تمہارے لئے ہے۔ بھروسے
 نے اپنی باتوں کی صداقت پر نہیں کھانگی۔ اس پرچہ سے نے سے ابتدا راز ہے۔ کچھ
 دوستوں ایسی کہتی ہیں جن کے دامن میں دشمنی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور وہ ظاہری دشمنی سے
 زیادہ خطرناک ہوتی ہے جو شخص ایسی دوستی سے احتیاط نہیں کرتا وہ اس شخص کی طرح کر جائے
 ہے۔ جو بدست چلتی پر سوار ہو بھروسے لگھو آ جائے اور بھر چلتی کے قدموں میں بھروسہ
 لیکن بھر چلتی اسے روانہ کر ہلاک کر دیتا ہے۔ دوست کا کام دوست ہی لئے تو ہوتا ہے کہ اس
 سے فائدہ کی توقع ہوتی ہے اور دشمن کا کام دشمن اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے نقصان پہنچے
 کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ تم کو دیکھتے نہیں کہ جانوروں کے بچے اپنے ماؤں کے پیچھے دو دو گئے
 کی توقع میں جاتے ہیں مگر جب ان کی توقع ختم ہو جاتی ہے تو ان سے سڑ سڑ پیتے ہیں
 ۔ بعض اوقات کوئی دوست اپنے دوست سے وہ صحبت روک لیتا ہے جو پہلے اس پر کیا کرتا
 تھا لیکن اس سے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ان کے دل میں کوئی دشمنی نہیں
 ہوتی۔ مگر جس کی نفرت میں دشمنی ہو اور بھروسہ کسی جب سے بھروسہ ہو کر دوستی کا اعلان کرے تو
 جب اس کی بھروسہ ختم ہو جاتی ہے اس کی دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے اور وہ اپنی اصل
 نفرت پر آ جاتا ہے۔ جس طرح پانی کو آگ سے گرم کیا جاتا ہے اور جب آگ بجالی جاتی
 ہے تو پانی دوبارہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ میرے دشمنوں میں سے کوئی دشمن بھی تم سے زیادہ
 میرے لئے ضرور سال نہیں۔ لیکن ایک ضرورت نے مجھے اور جنہیں مصالحت کرنے پر مجبور
 کر دیا تھا۔ مگر اب وہ ضرورت ختم ہو گئی ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ اس ضرورت کے ختم ہوتے
 ہی دشمنی باہمی آ جائے گی کی کڑواہٹ کے لیے اپنے طاقتور دشمن کے قریب ہونے میں کوئی فائدہ
 نہیں نہ کسی حقیر کے لئے کسی اعزاز دشمن کے قریب میں کوئی فائدہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ
 مجھے نہ جانے کے سوا جنہیں اب میری کوئی ضرورت نہیں۔ مگر مجھے اب تمہاری کوئی ضرورت
 نہیں اور تم پر مجھے کوئی احساں بھی نہیں۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ طاقتور دشمن سے محفوظ رہنے والا
 کڑواہٹ میں طاقتور سے زیادہ محفوظ رہتا ہے جو کڑواہٹ سے دھمکا کھا جائے اور اس پر مطمئن
 ہو جائے۔ حنفیہ آدمی بھروسہ کی صورت میں اپنے دشمن سے مصالحت کر لیتا ہے اور اس سے
 محبت اور احسان کا اعلان کرتا ہے جب اس کے سوا سے کوئی اور چارہ نہیں ہوتا لیکن جب اسے

سوجھتا ہے فوراً اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ یہ جان لو کہ جلد بازی میں غصے بھرا کر لینے کی غلطی نہ قابلِ معافی ہوتی ہے۔ جھنڈا آوی اپنے من دشمن سے مصالحت کرتا ہے اس سے جو مہر و پیمان کرتا ہے اس کی پاسداری کرتا ہے۔ مگر اس پر عمل درآمد نہیں کرتا۔ اور اس کے نزدیک ہونے کے باوجود اپنے آپ کو اس سے محفوظ نہیں سمجھتا۔ لہذا اس سے دور رہنا اور بچنا ہی مناسب ہے جس میں اس دور و کرتم سے محبت کروں گا۔ اور تمہارے لئے بھی اس میں خواہش مند رہوں گا حالانکہ اس سے قبل میں ایسا نہیں کرتا تھا۔ اور تمہارے لئے بھی اس میں کوئی حرج کی بات نہیں کرتم میرے اس سلوک کا اصلاحی قسم کے سلوک کے ساتھ دیتی رہو۔ اس لئے کہ ہمارے ایک جگہ اکٹھا رہنے کی کوئی صورت نہیں۔ خدا حافظ۔

باب 8

بادشاہ اور فرزند

شاہ و عظیم نے یہ بات کہہ۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے۔ اب مجھے ان لوگوں کی مثال بتائیے جن کے دلوں میں انعام کا جذبہ اور انہیں ایک دوسرے سے سخت امتیاز کی ضرورت ہو۔ یہ بتائیے کہ۔ کون بیان کرتے ہیں کہ:

ہندوستان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا جسے بچہ دن کہتے تھے۔ اس کے پاس ایک پرندہ تھا جس کا نام فرخ تھا اس پرندے کا ایک بچہ تھا۔ یہ پرندہ اور اس کا بچہ ابھی ابھی پائیں کرتے تھے کہ جب سے بادشاہ کو بہت پیارے لگتے تھے۔ اس نے حکم دیا کہ اس کو زبان خانے میں رکھا جائے۔ اور ان کی خوب نگہداشت کی جائے۔ اتفاق یہ ہوا کہ بادشاہ کے پاس ایک لڑکا بھی تھا اور اس کا بچہ اس لڑکے سے بہت مانوس ہو گیا۔ اور یہ دونوں بچے اکٹھے کھیلنے لگے۔ فرخہ ہر روز بچہ پر چڑھا اور مردہ جسم کا پھل لے کر آتا۔ آدھا بادشاہ کے بیٹے کو کھاتا اور آدھا اپنے بچے کو۔ اس طرح دونوں بہت جلد بڑے ہو گئے اور بادشاہ بھی اس کے حسن سلوک کا اثر لیا اس طور پر محسوس کیا کہ بادشاہ اس لئے اس کے دل میں فرخہ کی قدر و قیمت اور محبت مزید بڑھ گئی۔

ایک روز بھی ہوا کہ فرخہ پھل لانے کے لئے گیا ہوا تھا اور اس کا بچہ لڑکے کی گود میں تھا کہ اس نے بہت گروی لڑکے کو بڑا ڈھکے ڈاڑھ سے اور اس نے اسے زمین پر دے مارا اور وہ

مر گیا۔ جب فرو دابکس آیا تو اس نے اپنے بچے کو براہوا دیکھا تو بہت زیادہ رو پیا کہم زود ہو کر کہنے لگا۔ براہوا ان بادشاہوں کا جن کا نہ کوئی عہد و پیمان ہوتا ہے نہ اس کی پاسداری' ہاتھوں میں گھسی پڑ جائیے بادشاہوں کے پاس رہے جن میں وہ گھٹس ہوتی۔ جو کسی سے محبت نہیں رکھتے جن کو کوئی گھٹس صرف اس وقت اچھا لگتا ہے جب ان کو اس سے کوئی غرض ہوتی ہے۔ اور اس کے علم و ہنر کی انہیں ضرورت ہوتی ہے۔ پھر وہ اس کی عزت بھی کرتے ہیں لیکن جب ان کی غرض پوری ہو جاتی ہے تو پھر نہ کوئی محبت نہ وہ سختی نہ حسن سلوک نہ درگزر اور نہ مل کی بچکان۔ ایسے بادشاہوں کا سارا کام بڑا کاری اور عظم و زیادتی پہنچا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بڑے بڑے جرائم کو بھی معمولی سمجھتے ہیں انہی میں سے ایک یہ اسان فراموشی ہے جس کے اندر کوئی رد عمل نہیں جس نے اپنے ہی بھائی اور دوست سے بے وفائی کر ڈالی۔ پھر وہ نیسے کے عالم میں لڑکے کے پیر سے پڑ محبت جتا اور اس کی آکھ پھڑوا لی اور دراز کر آئیں درخت پر چا بیٹھا۔

جب بادشاہ کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے بہت آواز اڑائی اور پوچھا کہ لڑکے کوئی جیلہ کرنا چاہا وہ اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ فرو ہمیں جان کی امان بنے بچے بھارت آؤ۔ اس نے کہا۔ بادشاہ! پڑ محمد گھٹس اپنے جرم کی پاداش میں ضرور پکڑا جاتا ہے اگر اسے جلد سزا مل سکے تو پھر صدمہ ضرور مل کر رہتی ہے یا پھر غصہ کی نسلوں کو سختی ہے۔ جیسے بیٹے سے میرے بیٹے سے بے وفائی کی تو میں نے اسے جلد سزا سے ڈالی۔ بادشاہ نے کہا۔ ہم نے تمہارے بیٹے کے ساتھ بے وفائی کی اور تم نے ہم سے انتقام لے لیا اب نہ تمہیں ہم سے کوئی بدلہ لینا ہے اور نہ ہم نے۔ لہذا تم امن و امان کے ساتھ ہمارے پاس دابکس آ جاؤ۔ فرو نے کہا۔ میں بھی بھی تمہارے پاس نہ آؤں گا۔ اس لئے کہ دانشمندی نے انتقام لینے کی خواہش رکھ رکھے والے کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے کیونکہ کینہ و کمرہائی 'نری اور شفقت' خوف اور بڑگانی میں ہی اضافہ کرتی ہے کینہ و گھٹس سے محفوظ ہونے کے لئے اس سے خوف و ہراس ہے سے بھڑکائی اور قابل احماد و زبردستیوں قول ہے محمد آدمی اپنے آپ کو اپنا دوست اپنے بھائیوں کو اپنا ساتھی اپنی بیویوں کو اپنا محبوب اپنے جنوں کو اپنی دانگہ دار کہہ اپنے عزیز و اقارب کو اپنا قرض خواہ سمجھتا ہے اور ان میں اپنے آپ کو

بادشاہ نے اسے کہا۔ اگر تم نے اس سے جرم کا حکم سے انکام نہ لے لیا تو کیا تمہارا یہ انکام ہماری بے مہدی کے بغیر ہوتا تو پھر ایسے ہی عاجیہ تم کہہ رہے ہو۔ لیکن جب بادشاہ ہماری طرف سے ہوئی ہے تو تمہارا کیا نکتہ ہے؟ اگر کوئی ایسا ہے جس کی خاطر ہم اسے عفو بخش کر رہے ہو؟ آؤ! دیکھو آ جاؤ! انھیں جان کی امان دی ہے۔ عفو نہ کیا۔ کیڑوں میں پوشیدہ ہے اور بہت تکلیف دہ ہے نہ ان کی دل کے حلق پگھلا دیں جس کوئی۔ کوئی ایسی دلی کسی دل کے حلق نہ ان سے جو دھ کر گئی کوئی دے سکا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ میرا دل تمہاری زبان کے حلق کوئی نہیں دے گا اور نہ تمہارا دل میری زبان کے حلق۔ بادشاہ نے کہا کہ کیا اور رنج تو بہت سے لوگوں میں پیدا ہوتا ہے لیکن ایسا کون حلق ہے جو کینہ و غم کرنے کے بجائے اسے پالنے کا زیادہ حریص ہو۔ عفو نہ کیا۔ یہی ایسا ہے جیسا کہ تم نے کہا ہے۔ جو حلق آدمی کو ایسا اور سکا جانے کا انکام کی آئی جس میں بڑے والا کینہ اور غم اپنے انکام کو کھل نہیں سکا اور نہ کی توہ اس سے بہت نہیں کئی حلق آدمی کو کر رہا ہے اور مجھے سے خائف رہتا ہے اور وہ جاننا ہے کہ کہتے سے دشمن کا مقابلہ بھی سے نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ ان کو نرمی اور ملامت سے ڈھک لیا جاتا ہے جس طرح کہ جنگی ہتھیار کو سوجھانے سے نہ بھی سے ڈھک لیا جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا حلق اور اچھا آدمی بھی اپنے دوستوں اور بھائیوں کو نہیں چھوڑتا ہے نہ اپنے غم و غصوں کو خارج نہیں کرتا اور اسے اپنی جان کا خوف ہی نہیں نہ؟ کیا یہاں تک کہ یہ بات تو ایک حشر جانور بھی پالی جاتی ہے۔ انھیں معلوم ہے کہ ایک ملک کے لوگ پہلے کسوں کا لاش دیکھتے ہیں پھر ان کو کھاتے ہیں لیکن جو جن کو ان کے ساتھ رہتا ہے وہ سب کچھ کی طرح ان کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔

خود نے کہا: کیونکہ ہمیشہ شیدائی ہوتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ خوفناک کیونکہ ہم نے جو بادشاہوں کے دل میں برائیاں کئے کہ بادشاہ کو انتقام کے دلوں اور جہل نے اپنے کام کرنے سے روکتے ہیں۔ محمد مصطفیٰ کی بھی خاموشی کے سوا کوئی نہیں تھا۔ ایسا

کیز جس کا کوئی حرکت نہ ہو اس چنگاری کی طرح ہو؟ ہے جسے اپنے من میں بند ہو۔ کیز تو کسی سبب کی تلاش میں رہتا ہے جس طرح آگ اپنے من کی تلاش میں رہتی ہے۔ اور جب اسے کوئی سبب مل جاتا ہے تو آگ کی طرح بڑک اٹھتی ہے۔ بلکہ صورت منظر نویء طاقت کا جڑی انکساری خوشامد کوئی بھی چیز اسے بھانپ نہیں سکتی۔ ہاں کسی ایسا ضرور ہوگا ہے کہ کوئی انتظام نہ کر سکے والا شخص اپنے حلقہ سے باہر آ جائے کی اس مادہ پر تو یہ ممکن ہے کہ وہ اسے کوئی فائدہ پہنچ کر اس کے کہنے کو اور کر سکے گا لیکن میں تمہارے دل کو صاف کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ خواہ تمہارے کہنے کے مطابق تمہارا دل مجھ پر نرم ہو جائے مگر مجھے اس کا پتہ نہ ہو نہیں ہو سکتا اور جب تک ہم ایک دوسرے کے میں خوف اندہ ہیں اور پرکھائی میں جھڑک رہیں گے۔ لہذا ایک دوسرے سے الگ ہو جانے کے واسطے سے لئے کوئی صورت نہیں۔ نہ امانت

ادشا نے کہا تم جانتے ہو کہ کوئی کسی کو قطعاً قصور نہیں پہنچا سکتا۔ جو بھی چھوڑا یا یا ضرور کسی کو پہنچتا ہے۔ مثلاً برص کے مطابق پہنچتا ہے جس طرح کسی نے کسی انسان کی عقل کی کسی طرف سے اختیار میں نہیں اسی طرح کسی چیز کی کنج اور طاقت بھی کسی چیز کے اختیار میں نہیں۔ تم نے جو کچھ میرے بچے کے ساتھ کیا ہے اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں جو کچھ اس نے تمہارے بچے کے ساتھ کیا ہے یہ سب کچھ طے شدہ قدرت کے مطابق ہوا ہے۔ ہم سب تو اس کا ذریعہ بنے ہیں لہذا جو کچھ قدرت نے کیا ہے اس کی وجہ سے ہمارا مواظفہ تو نہیں ہو گا۔ غور کرنے کا۔ قدرت تو ہے لیکن یہ کسی دانشمند، شعراء سے نیچے اور آوار حالات سے احتیاط کرنے سے نہیں روکتی۔ بلکہ یہ قدرت کی خود بینی کے ساتھ ساتھ احساسِ داناہی کے مطابق عمل کرنے کی تہنیں کرتی ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ۱۰ شتہ کر رہے ہو جو تمہارے دل میں نہیں۔ جبکہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی مصروفیت نہ ہو۔ میں نے تمہارے لئے کہ تمہارے بچے سے میرے بچے کو لگ کر دیا ہے اور میں نے تمہارے بچے کی آنکھ پھڑک دی ہے۔ اب تم چاہے کہ مجھے قتل کر سکتے ہو دل کو خفا کرلو۔ لیکن کوئی بھی مرد نہیں چاہتا۔ کسی نے کہا ہے کہ غور و فہم سمیت ہے غور و انداز سمیت ہے دشمن کے قریب ہونا سمیت ہے اور دشمن سے چار ہوا سمیت ہے بیماری سمیت ہے اور بڑھاپا بھی

صحبت ہے لیکن ان سب سے بڑی صحبت موت ہے جس شخص کو دکھ پہنچا ہوا اس کے دکھ کو اس شخص کے دکھ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے اس جیسا ہی دکھ پہنچا ہو۔ مجھے جو دکھ پہنچا ہے اس کی وجہ سے میں تمہارے دکھ کو اپنی جانتا ہوں۔ اس لئے کہ تمہارا دکھ میرے دکھ کے برابر ہے۔ لیکن مجھے تمہارے پاس۔ بڑے میں کوئی غیر نظر نہیں آتی۔ اس لئے کہ جب تم اس سلاک کو یاد کرو گے جو میں نے تمہارے بچے کے ساتھ کیا ہے اور جب میں اس سلاک کو یاد کروں گا جو تمہارے بچے نے میرے ساتھ کیا ہے تو مجھ پر ہمارے دلوں کی کیفیت بدل جائے گی۔

پادشاہ نے کہا۔ اس شخص میں کوئی غیر نہیں ہوتی جو اپنے کینے کو دل سے نکال سکے اور اسے نکال دے۔ خود نے کہا۔ جس شخص کے پاؤں کے اندر زخم ہو اگر وہ بچنے کی کوشش کرے گا تو اس کا زخم اور بڑھ جائے گا۔ اور جس شخص کی آنکھیں دھبھی ہیں اگر وہ ہر طرف منہ کرے گا تو وہ اپنی تعریف اور بڑھ جائے گا۔ اسی طرح جب مفہوم خالص ملے جانے کا وہ پہلی ہلاکت کا آپ ہی سامان کرے گا۔ دنیا بھر میں ہے۔ ~~جس شخص کے لئے ضروری ہے کہ خطرات سے بچے اور حالات کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگائے اپنی حالت اور تھوڑے بہرہ ور نہ کرے جس سے اسے خوف ہو اس کے دم کے میں نہ آئے جو شخص اپنی طاقت پر بھروسہ کرے گا وہ خطرات کا رادہ پر چل پڑے گا۔ اور اپنی ہمت سے بڑھ کر کام کرنے کا اور اپنے آپ کو جانک کرنے کا جو شخص اپنے منہ سے جو الفاظ ادا لے گا اور دانشمندی سے کام نہیں لے گا وہ اپنے دشمن سے بڑھ کر اپنا دشمن ہو گا۔ کسی شخص کو فتنہ بر کے بارے میں غور کر نہیں کر لی جانتے اس لئے کہ کسی کو علم نہیں کہ کون سی بات فتنہ بر کی طرف سے اس پر آ رہی ہے اور کون سی اس سے اور جاری ہے۔ جتنی آ رہی ہیں جن تک لیکن ہوسکی پراحت نہیں کر جاوے جب خوف کی حالت سے نکلے گی صورت موجود ہو وہ خوف کی حالت میں نہیں رہتا۔ میں بھی اپنے بچہ کی کئی صورتیں دیکھتا ہوں۔ اور مجھے ایسا ہے کہ میں جو صورت بھی اختیار کروں گا اپنے منہ کو حاصل کر سکوں گا۔ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ کوئی شخص ان کو اپنے زار و بارہ لے کر اس کے لئے کافی رہیں گی۔~~

غریب الوطنی میں اس کا ساتھ دینے کی اس کے دور رہنے والے کو قریب کر دینے کی اور اس کے لئے زور پیر سٹائش اور دوستی صواب سمجھا کر دی گئی۔ مکمل ہے کسی کو اپنے پہنچانے سے باز رہنا۔ دوسری ہے 'اچھے اعداد سے گھٹ کر'۔ تیسری ہے 'گھٹ کر'۔ دہشتہات سے بچنا۔ چوتھی ہے 'ضمنی حفاظتی'۔ پانچویں ہے 'حسن کردار'۔ جب انسان کو اپنی جان کا خوف ہوتا ہے تو اپنے بال بال اہل و عیال کو چھوڑ دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اس لئے کہ اسے ان کے بدلے اور مل جاتے ہیں لیکن اسے اپنی جان کے بدلے دوسری جان نہیں ملتی، سب سے بڑا مال وہ ہوتا ہے جسے راہ خدا میں خرچ نہ کیا جائے۔ سب سے بڑی چیز وہ ہوتی ہیں جو اپنے شہرہ کی بھرپور تہ ہیں۔ سب سے بڑی اولاد وہ ہوتی ہے جو اپنے والدین کی نافرمان ہو سب سے بڑے ساجھی وہ ہوتے ہیں جو مصیبت کے وقت ساتھ چھوڑ دیں۔ سب سے بڑے سکران وہ ہوتے ہیں جو اپنی رعایا کی حفاظت نہ کر سکیں اور بے رحم لوگ ان سے ڈریں۔ سب سے بڑا ملک وہ ہوتا ہے جہاں خوشحالی اور امن نہ ہو اور اسے بادشاہ و امیر سے لئے بھی تمنا ہے پاس رہنے میں کوئی امن نہیں، کوئی اطمینان نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے بادشاہ کو لوہا دیا کہ اور کون کیا۔

یہ ہے مثال ان لوگوں کی جو اپنے دل میں انتقام کا جذبہ رکھتے ہیں اور جن کو ایک دوسرے سے سخت احتیاط رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

باب 9

شیر اور گیدڑ

شاہ و قلم نے بیہ ہا سے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سنی ہے اب مجھے اس بادشاہ کی مثال بتائیے جو کسی بے گناہ کو سزا دے جیسے کسی بے گناہ پر کوئی زیادتی کر جائے اور پھر اس کو دیہے سے رجوع کرے۔

بیہ ہا نے کہا اگر کوئی بادشاہ کسی بے گناہ شخص سے علم و زیادتی کر بیٹھے اور پھر اپنے اس طرز عمل سے رجوع نہ کرے تو اس سے امور مملکت کو بہت نقصان پہنچتا ہے بلکہ بادشاہ کا حق یہ ہوتا ہے کہ جو شخص اس طرح کی آزمائش میں پڑ گیا ہو اس کے حالات پر غور کرے اور اس کی صلاحیتوں کو پرکھے۔ اور اگر وہ ان لوگوں میں سے ہو جن کی دانشمندی اور امانت و دیانت پر اعتماد کیا جاسکتا ہو تو بادشاہ کو اسے دوبارہ اپنے قریب کر لینے کی خواہش ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ حکومت کا کل پہلا دانش کی وجہ سے قائم ہو سکتا ہے۔

ایسے لوگ ہی وزیر اور مددگار بن سکتے ہیں اور ایسے لوگوں سے محبت اور خیر خواہی کے جذبے سے سی قائد و اہل ہوا سکتا ہے۔ بادشاہ کو بہت سے امور درپیش ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے اسے بہت سے مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ ان میں سے ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جن کے اندر خیر خواہی اور امانت و دیانت موجود ہو۔ اس بادشاہ کی مثال شیر اور گیدڑ کی ہے۔ بادشاہ نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ۔ بیہ ہا نے کہا لوگ جان کر تے ہیں کہ:

ایک گیدڑ کی عمارتیں دوسرے گیدڑوں، بھیرجوں اور بوجڑوں کے ساتھ دہکتی تھیں۔ وہ بے انتہاء عمارتیں تھیں۔ دوسرے جانوروں جیسی حرکات نہیں کرتا تھا۔ ان کی طرح کسی پر حملہ نہیں کرتا تھا۔ نہ کسی کا خون پیتا اور نہ کسی کا گوشت کھاتا تھا۔ ایک روز دوسرے جانوروں نے اس سے طوطا بھڑا کیا اور کہا، جیسا مارا یہ دیا اور تھاری یہ پار سالی ہمیں بالکل پسند نہیں۔ تجھے تھاری یہ پار سالی تھارے کی کسی کام نہیں آتی۔ تمہیں ہماری طرح بھاگ دوڑ کرنی ہوگی اور ہمارے جیسے کام کرنے ہوں گے۔ تمہیں آؤ کسی نے گوشت کھائے اور خون پھانے سے منع کیا ہے؟ گیدڑ نے کہا۔ میں حمل تھارے ساتھ رہنے کی وجہ سے جرائم کا عادی نہیں بن سکتا۔ جب تک میں اپنے آپ کو خوراک کا عادی نہ بنائوں۔ اس لئے کہ جرائم دوستوں اور احوال کی وجہ سے پھیل نہیں جاتے بلکہ یہ تو آدمی کا اپنے دل اور فعل کی وجہ سے پھیلا ہوتا ہے جس کی اگر کسی بھی جگہ بنے والے کوئی مل جیسا ہوتا ہے بری جگہ بنے والے کا برا ہوتا تو اگر کوئی شخص کسی عبادت گزار کو اس سے عبادت خانے میں گھل کر دے تو گناہ گار نہ ہوگا اور کوئی شخص کسی دوسرے ان جگہ میں زندہ چھوڑ دے تو وہ گناہ گار ہو جائے گا۔ میں تو صرف اپنے جسم کے لحاظ سے تھارے ساتھ رہتا ہوں اپنے دل اور فعل کے لحاظ سے نہیں رہتا۔ اس لئے کہ میں اعمال کے لحاظ سے آگاہ ہوں اسی لئے اپنے حال میں متحرک رہتا ہوں۔

چنانچہ یہ گیدڑ اپنے اسی کردار پر بہت فخر ہوا۔ بالکل پار سالی میں مشغور ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس لحاظ سے ہوشیار نہیں رہا کہ اس کی خبر ہو گئی۔ اسے اس کی نیکی پاکیزگی اور زچہ نظریے کے حلقہ بنایا گیا تو اس نے اس سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا اور اسے جانے کے لئے کسی کو بھیج دیا۔ جب وہ واپس اس کے محلہ کی قوت اپنے قصور کے مطابق پلاؤ بکھڑوں کے بعد اسے بھر پور اس سے کہا تم جانتے ہو کہ میرے فعل اور ہمارے بہت سے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے اور ہمارے گناہوں کی ضرورت ہے۔ مجھے تھاری پاکیزگی اور حملہ و فاش اور پانڈاری کا علم ہوا اس لئے مجھے تھاری ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔ اب میں تمہیں ایک ایسا مرداری سونپ رہا ہوں تمہیں اپنے خاص طریقے میں شامل کر رہا ہوں۔ گیدڑ نے کہا۔ پانڈا ہوں تو یہ اختیار حاصل ہے۔ دوسرے ملکیت چلانے کے لئے اپنے ہمارے منتخب کریں لیکن ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس سے لئے کسی کو بھجوا نہ کریں۔

اس لئے کہ جبر کی صورت میں کارکردگی بہتر نہیں ہو سکتی۔ میں بادشاہ کی ملازمت کو پسند نہیں کرتا۔ مجھے اس کا کوئی تجربہ نہیں اور بادشاہ کے ساتھ مجھے کوئی حقیقی خاطر بھی نہیں آپ تمام درندوں کے سردار ہیں اور آپ کے پاس مختلف قسم کے جانوروں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ ان میں قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے لوگ بھی ہیں۔ اور انہیں اس ذمہ داری کی خواہش بھی ہے بادشاہ سے انہیں حقیقی خاطر بھی ہے۔ اگر آپ ان کو کوئی ذمہ داری دیں۔ تو وہ کام بھی کریں گے اور اس منصب کو حاصل کر کے انہیں خوشی بھی ہوگی۔

شیر نے کہا۔ ان باتوں کو چھوڑو۔ میں تمہیں کوئی منصب دے بغیر تمہیں چھوڑوں گا۔ گیونے نے کہا۔ بادشاہ کی ملازمت دوطرف کے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ اور میں ان میں کسی طرح کا بھی نہیں۔ ایک تو وہ جو لالچ کا راز چاہتے ہو تے ہیں۔ لیکن اپنی چاہت کی کیا وجہ سے اس کا انجام سے بچے رہتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو سچے دانشمندی سے ہیں کہ ان سے کوئی صدمہ نہیں کرتا۔ چھٹیں بادشاہ کی ملازمت کرنا چاہتا ہے کہ وہ اسے خوشامد سے آلودہ نہ کرے۔ مگر وہ شاید ہی اس سے محفوظ رہ سکے گا۔ اس لئے کہ دوست اور دشمن سب اس کی طاقت پر حقیق ہو جائیں گے اور اس سے صدمہ کریں گے دوست اس کے اوچھے رعبے کی بناء پر اس سے صدمہ کریں گے اور اس بناء پر اس پر ہڈ پائی کر گزریں گے اور طاقت پر اثر آئیں گے۔ رہے دشمن تو وہ بادشاہ کے ساتھ اس کی خیر خواہی اور ہمدردی کی بناء پر اس سے کینہ رکھیں گے اور جب دونوں طرف کے یہ لوگ اس کے خلاف حمہ ہو جائیں گے تو اس کی طاقت ختم ہوگی۔

شیر نے کہا۔ میرے اور ارجون کی طاقت اور ان کے صدمہ کا تھارے دل میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔ تم میرے ساتھ ہو گے اور میں تمہارے لئے کافی رہوں گا۔ تمہاری ہمت اور صلاحیت کے مطابق تمہیں ہر اہتمام ملے گا۔

گیونے نے کہا۔ اگر بادشاہ سلامت میرے ساتھ کوئی نیکی کرنا ہی چاہتے ہیں۔ تو مجھے اس کے لئے جنگ میں آرام سے زندگی گزارنے دیں۔ مجھے کوئی غم نہ ہو۔ اس پانی اور گھاس پر گزارہ کرتا رہوں۔ مجھے یہ علم ہے کہ بادشاہ کے صاحب پرلوہ میں ایسی مصیبت آ سکتی ہے کہ جس سے ہر گھر میں آتی۔ سنو اور۔ تمہی تھوڑی سی زندگی خوف اور دکھ کی کسی دوسری

حوصلہ نہ ٹکی سے ہوا جہاں ہر ہے۔ شیر نے کہا۔ میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ تمہیں میں باتوں سے نہیں ادا چاہئے۔ میں سے اڑتے ہوئے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ میں اپنے معاملات میں تم سے مدد دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں پاؤں گا۔ گیارہ نے کہا۔ بادشاہ سلامت کو اگر اس بات پر اصرار ہی ہے تو وہ یہ چہرہ کر رہی کہ اگر میں کے اور بادشاہوں میں سے کوئی کچھ زیادتی کرے تو وہ کچھ سے دلچسپی کرے گا اور اسے اپنے سر سے کاٹیں جانے کا اندیشہ ہو اور خود کو کوئی کچھ سے سر سے کاٹیں گا اور وہ کچھ سے یہ سرتیجی نہیں لینا چاہتا ہو۔ اور وہ خود دیکھی اور کے ذریعے بادشاہ سلامت کو میرے خلاف ہرجا کرنے کی کوشش کرے تو بادشاہ سلامت میرے بار سے میں جلتے سے کام نہ لیں۔ بلکہ جو کچھ نہیں بتایا جانے اس کی تحقیق کریں پھر میں اس کی سی بات کر کر رہی۔ جب مجھے اس طرف سے اطمینان حاصل ہو گا تو میں اہل دہان سے من نہ کر رہاں گا اور جو کام بھی میرے سپرد کریں گے۔ میں پوری غیر فوری اور سخت سے سرتیجی کر رہاں گا اور چاہی کوشش کر رہاں گا کہ ان کو حکایت کا موضوع نہ بنے۔ شیر نے کہا کھیلک ہے میرا تم سے یہ وعدہ ہے کہ اس نے اسے اپنے خوانے پر مگر اس سترہ کر رہا اور دوسرے صحابہ سے یہ وعدہ کر رہا تھا کہ اس کی عزت اور قیام سے اضافہ کر رہا۔

شیر کے اور بادشاہوں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو انہیں بہت رنج ہوا اور اسے برا محسوس کیا۔ پھر انہوں نے ٹی کر یہ وعدہ سرتیجی کر کے خلاف شیر کو بھڑکایا جانے۔ ہوا میں کی ایک دن شیر نے کچھ بہترین سا گوشت الگ کر کے کیڑے سے کہا اس کی حفاظت کرو اور اسے کسی کھوکھلے جگر پر رکھ دو اور پھر کسی وقت اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ دن اور بادشاہوں نے یہ گوشت دیاں سے اٹھایا۔ اور اسے کیڑے کے گھر لے جا کر چھپا دیا اسے اس کا کچھ نہ تھا۔ اور یہ سرتیجی کر رہاں کہ اس کے بار سے میں بات چلی تو اسے چھپا دیا اور نہ لے۔ جب انکا دن ہوا تو شیر نے اپنا کھٹکھٹا نہیں کیڑا دیکھا تو اس نے اسے دیکھا اور اسے سمجھ دیا کہ اس کے خلاف کیا جان چکی ہے اور وہ لے گی آئے جنہوں نے یہ پتاں چلی تھی۔ اور مجھ میں بیٹہ تھے۔ بادشاہ نے یہ گوشت کے حلق پر چھپا دیا اور اس بار سے میں جی جی سے کام لیا اور غایک کھوکھلے طرف دیکھا پھر میں سے ایک نے اسے خبر نہ دیا۔

کھانا

اعجاز میں کہا کہ ہمارے فرض بنتا ہے کہ بادشاہ کو ان کے صلہ و نفعان سے آگاہ کریں۔ اس لئے کہ لوگوں کو بچانے کا مشکل کام ہے۔ ایک اور نئے کہا۔ دلوں کی ہمت تو معلوم نہیں کی جا سکتی لیکن سرانجام یہ ہے کہ اگر تم اسے کھائے کرو گے تو تمہیں یہ گوشت گیدڑ کے گوشت میں ہی ملے گا بلکہ ہم ان باتوں کی تصدیق کرنے میں حق بجانب ہوں گے جو اس کے محبوب اور خیانت کے حلقہ کی چادری ہیں۔ ایک اور کہنے لگا کہ اگر ہمیں وہیں ملے تو یہ مصلح خیانت نہ ہوگی اور ایک نے کہا آپ لوگ اصحابِ ہول و فحل ہیں میں آپ کو بھیجوں میں سنا لیکن اگر بادشاہ سلامت کو گیدڑ کے گوشت کھائی پینے کے لئے بھیجیں تب ہی یہ معاملہ واضح ہو گا ایک اور نے کہا۔ اگر بادشاہ سلامت کھائی لینا چاہے ہیں تو بلکہ جلدی کریں اس لئے کہ اس کے جگر ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ اسی طرح کی باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ بادشاہ کے دل میں یہ بات بندھ گئی اس نے غصہ کیا کہ گیدڑ کو حاضر کیا جائے وہ حاضر ہوا تو شیر نے کہا۔ وہ گوشت کہاں ہے جس کی حفاظت کرنے کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ گیدڑ نے کہا میں نے دار و دروغ کو دیا تھا تاکہ وہ بادشاہ سلامت کے حضور پیش کرے۔ شیر نے دار و دروغ کو بلایا یہ بھی گیدڑ کے خلاف ان لوگوں سے ملنا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ اس نے تو مجھے کھینٹ لیا۔ اس پر شیر نے ایک لذت دار شخص کو گیدڑ کے گوشت کھانی پینے کے لئے بھیجا اسے اپنی گوشت مل گیا اور اس کو شیر کے پاس لے آیا اس پر ایک بھیڑیا برا بھی نکلا اس سائے میں خاموش تھا شیر کے نزدیک آیا وہ اپنے آپ کو ان لوگوں میں سے ظاہر کر دیا تھا ہر ایسے معاملات میں کھنگھٹ نہیں کرتے جن کو وہ نہ جانتے ہوں یہاں تک کہ ان پر حقیقت واضح ہو جائے۔ اس نے کہا۔ اب جبکہ بادشاہ سلامت کو گیدڑ کی خیانت کا علم ہو چکا ہے انہیں اسے ہرگز معاف نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر انہوں نے اسے معاف کر دیا تو اس کے بعد بادشاہ سلامت کو کسی دشمن کی خیانت اور کسی جرم کے جرم کا علم نہیں ہو سکے گا۔ اس پر شیر نے گیدڑ کے حلقہ غم کیا کہ گیدڑ کو بار بار لے جا کر نظر بند کر دیا جائے۔

اس پر ایک اور داری نے کہا۔ مجھے بادشاہ سلامت کی بصیرت اور دانشمندی پر تعجب ہو رہا ہے کہ ان پر اس کی حقیقت کیسے بھیجی رہی اور انہیں اس کی پروا تھی اور حفاظت کا پتہ پہنچے کہ ان نہ چل سکا اس سے بھی زیادہ تعجب مجھے ان بات پر ہے کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ

بادشاہ سلامت اسے صاف کر دیں گے اس پر بادشاہ نے اس میں سے کسی کو کیزہ کے پاس
 بھیجا تاکہ وہ اپنا کوئی مضر پیش کر سکے اس کا صدمہ نے اپنی طرف سے کوئی جواب نہ کر دیا اس
 آ کہ بادشاہ کو بتا دیا اس سے شیر کا قصہ اور یہ ہو گیا اس نے کیزہ کو گل کر دیا کہ چاہے کا حکم صادر کر
 دیا۔ شیر کی اس کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ بھیگ کر بادشاہ نے اس سے ملنے میں جلد بازی
 سے کام لیا ہے اس نے ان لوگوں کو جن میں اسے گل کرنے کا حکم ملا تھا بھیجا کہ تم پر مقدمہ آ رہا
 ہو کر رہی۔ اور ہمارے بیٹے کے پاس گئی اور کہنے لگی تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔
 حلقہ آؤں جلد بازی کو ترک کر کے اور معاملات پر ابھی طرح غور و فکر کر کے ہی عدالت
 سے جج سکتا ہے جبکہ جلد باز محض اپنی کھجلی کی بنا پر جلد بازی کے نتائج جھٹکتا رہتا ہے۔
 بادشاہ ہر کھجلی نے داری اور سوچ و چار کی جتنی ضرورت ہوتی ہے کسی اور کو نہیں ہوتی۔ یہی
 کی عزت شہر سے بیٹے کی عزت والہ ہیں سے فکر کی طاقت پہ سارا۔ سے توفیق حاصل
 سے اور حاصل غور و فکر اور عمل سے ہوتی ہے اور ان سب کی بنیاد دانشمندی ہے کسی بادشاہ کی
 دانشمندی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بچائے اور ان کی اہلیت کے مطابق مراتب
 دے۔ میں نے کیزہ کو خوب جانچ کر دیکھا ہے مجھے تو اس کی فراست و دانشمندی اور وقار
 کیلئے کافی علم ہوا ہے۔ مگر تم بھی اب تک اس کی قوت سے کہتے رہے ہو اور اس سے غافل
 رہے ہو۔ بادشاہ کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ کسی پر خوش ہونے اور اسے امانت دار سمجھنے
 کے بعد اسے خائن قرار دے دے۔ حالانکہ جب سے وہ یہاں آیا ہے اس کی کوئی خیانت
 معلوم نہیں ہوئی صرف اس کی پاکدامنی اور غیر غرای کا ہی علم ہوا ہے۔ بادشاہ کو محض گوشت
 کے ایک ٹکڑے کے حصول جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بادشاہ سلامت! آپ کو کیزہ
 کے اطوار پر غور کرنا چاہئے۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جاتا کہ وہ گوشت کے اس ٹکڑے کے اور
 سے نہیں ہو سکتا تھا آپ نے اس کے پر دیکھا تھا اور اگر بادشاہ سلامت اس کی جستجو کر میں تو
 ہو سکتا ہے کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ کیزہ کے کچھ خاصہ نے اس کے
 خلاف یہ سازش چلائی کہ وہ اور ویسی گوشت اس کے کمرے لے گئے ہیں اور وہی رکھ دیا ہو۔
 اس لئے کہ جب کسی ٹہل کے پلٹے میں گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے تو سارے پرندے اس کے گرد
 اکٹھا ہو جاتے ہیں اور جب کسی کتے کے پاس کوئی ڈی ہوئی ہے تو اس کے گرد بہت سے

کئے منع ہو جاتے ہیں۔ گیارہ گیارہ تو اب تک بہت سے ضعیف کام کئے آپ کی خاطر ہر قسم کا نقصان برداشت کرتا رہا ہے۔ آپ کے کام کے لئے ہر طرح کی تکلیف اٹھا رہا ہے۔ اور آئیے اب اس کے کوئی راز آپ سے چھپا کر نہیں رہا۔

جس وقت شیر کی اس باتیں کر رہی تھی ایک صبر محض شیر کے پاس آیا اور اسے گیارہ کے بے گناہ ہونے کی اطلاع دی۔ اس پر شیر کی اس نے کہا جب کہ بادشاہ دوست کو گیارہ کی بے گناہی کا علم ہو گیا ہے تو اس کا یہ فرض بنتا ہے کہ سازشیں اور ہرگز معاف نہ کریں تاکہ انہیں اس کے بعد اس سے بڑی سازش تیار کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ بلکہ انہیں سخت سزا دیں تاکہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نہ کریں کسی حقد کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی احسان فراموشی پر مہدی کے لئے بے پاک بھلائی سے گریز کرنے والے اور آخرت پر یقین نہ رکھنے والے کے معاملہ پر نگرانی کرے بلکہ ایسے شخص کو تو اس کے مل کا پورا بدلہ ملنا چاہئے۔

آپ نے نیکی بخوئی اور جلد بازی کا انہماک کچل لیا ہے۔ جو شخص کسی معمولی بات پر غضبناک ہو جائے وہ کسی بڑی بات پر بھی راضی نہیں ہو سکتا۔ آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ آپ گیارہ پر شفقت اور مہربانی کریں اور اس کے بارے میں جو آپ کی طرف سے جو بارہا سلوک ہو گیا ہے اس کا انکار کریں۔ بلکہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو کسی حال میں بھی چھوڑنا نہیں چاہئے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بھلائی و فساد کی حسن قیقل و قدر دانی لوگوں سے محبت و خدمت سے گریز کسی کو تکلیف پہنچانے سے احتیاط اور اپنے دوست احباب کے کام آنے میں مصروف ہوتے ہیں غلام انہیں اس کے لئے بہت تکلیف اٹھانی پڑے اپنے جن لوگوں کو چھوڑ دینا ضروری ہوتا ہے وہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو جراتی پر مہدی یا قہر کی بے وقوفی و مہملی سے دوری نفس و لہو اور آخرت کے ثواب و عذاب سے ستر ہونے میں مشغول رہیں۔ آپ گیارہ کو آزاد کرنا کرنا چاہتے ہیں اس لئے اسے اپنے ساتھ رکھنا آپ کے لئے بہت مناسب ہے۔

اس نے بعد شیر نے گیارہ کو چھوڑ دیا اور اس سے اپنے روئے کی سفارت کی اور اس سے ایسے سلوک کا وعدہ کیا اور کہا۔ میں تم سے سفارت چاہتا ہوں اور جس میں تمہارے منہ

ہو بارہ فاکڑ کرتا ہوں۔ گینے نہ کہا۔ سب سے مراد دست وہاں ہے جو اپنے منہ کے لئے اپنے دست کا نقصان چاہے اور جو حق وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اس کے لئے پسند نہ کرے اس کی خواہش کی قبولی کرتے ہوئے اسے ماحق بات کہہ دے دماغی کرنے کی کوشش کرے۔ دوستوں کے درمیان اس طرح کی صورت اکثر پیدا ہوتی رہتی ہے چونکہ بادشاہ سلامت کو معلوم ہے کہ انہوں نے میرے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا تھا اس لئے اگر میں یہ کہوں کہ مجھے ان پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ بادشاہوں کو بھی ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہئے جنہیں وہ سخت ترین سزا دے چکے ہوں نہ یہ مناسب ہے کہ ایسے لوگوں کو ہانگل دی اور گردیا جائے اس لئے کہ کسی منصب دار کو خود معزول ہی کر دیا جائے پھر بھی وہ عزت و توقیر کا مستحق رہتا ہے۔ لیکن بادشاہ نے اس کی باتوں پر کوئی دھیان نہ دیا۔

پھر اسے کہا۔ میں نے تمہارے اطلاق و احواز کو انہی طرح پرکھ لیا ہے۔ اور تمہاری امانت داری و وفا کشی اور صداقت کا مجھے ذاتی تجربہ ہوا ہے۔ مجھے ان خلیہ سازوں کے صحت کا علم بھی ہو گیا ہے جنہوں نے مجھے تمہارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی ہے میں اپنے دل میں جھینپا دیکھتا ہوں۔ ایک لوگوں کا مرتبہ دیکھتا ہوں۔ اچھا آدمی ایک مرتبہ کے منہ و سلوک کی وجہ سے سارا ہی بدسلوکی کو بھڑاتا ہے اور اب جبکہ ہم تم پر احراز کر رہے ہیں جھینپا بھی ہم پر احراز کرنا چاہئے۔ اس سے جھینپا اور ہمیں سب کو خوشی حاصل ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد گینے نے اپنے پہلے منصب پر واپس آ گیا۔ بادشاہ نے اس کی عزت و توقیر میں حرج اضافی کیا اور وہ بادشاہ کے حرج پر غمگین ہوتا چلا گیا۔

باب 10

ایلاؤ پلاؤ اور ایراشت

شاہ دہلیم نے یہ بات کہی۔ میں نے یہ مثال تو سن لی چاہ مجھے ان چیزوں کے حلق کوئی مثال ملے۔ جن کو اختیار کرنا ہر بادشاہ کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ ان سے اپنی بادشاہت کی حفاظت کر سکے اور اسے استحکام دے سکے۔

وہ علم سے حکومت کرے، اسرار سے ایفاجات سے ایفاجات سے؟

یہ بات کہی سب سے اہم وہ چیز جس کے ذریعے کوئی بادشاہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے وہ علم ہے۔ اسی سے سلطنت قائم رہتی ہے۔ علم ہی تمام معاملات کی بنیاد ہے اور اسی پر ان کا انحصار ہے سب سے اچھا بادشاہ وہ ہے جو اس بادشاہ کی مانند ہو جس کے خلق لوگ جان کرتے ہیں کہ:-

ایک بادشاہ قاضی کا نام پلاؤ تھا اور اس کا ایک وزیر قاضی ایلاؤ کہتے تھے۔ وہ جو ماہر و ذہن شخص تھا۔ ایک رات ایسا ہوا کہ بادشاہ نے آٹھ غلاب دیکھے جن کی ہر سے وہ بہت گھبرا گیا۔ اسی عالم میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ پھر اس نے چند قزاقوں کو بلا لیا جن کے خواہوں کی تعمیر جان کر یہ سب اور بارہا میں حاضر ہو گئے تو بادشاہ نے جو کچھ دیکھا قاضی کے سامنے جان کیا۔ ان سب نے کہا۔ بادشاہ سلامت نے واقعی عجیب چیزیں دیکھی ہیں اگر وہ ایسی باتوں کی پہلوت دے تو ہم ان کی تعمیر چلی کر دیں گے۔ بادشاہ نے کہا ٹھیک ہے جس میں پہلوت دی جاتی ہے پھر وہ چلے گئے۔ اور اپنے میں سے کسی ایک کے گھر میں بیٹ

ہو کر مشورہ کرنے لگے اور کہنے لگے۔ ہمارے پاس دکان علم ہے اور اس کے ذریعے تمام
 چلے لے سکتے ہیں اور اپنے دشمن سے انتقام لینے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جس میں سطورم ہے کہ
 بادشاہ نے پچھلے دنوں ہمارے بارہ ہزار آدمی مرادے تھے۔ اب اس نے ہمیں اپنے رازناقا
 دیے ہیں اور ہم سے اپنے خزانوں کی تعمیر ہو چکی ہے۔ آؤ ہم اسے سخت تاجیں بنا دیں اور
 اسے خوب ادا کر دیں تاکہ وہ خوف زدہ ہو کر وہ کچھ کرے جو ہم نہیں۔ ہم اسے کھین کے کر
 اپنے عزیز و اقارب ہمارے حوالے کر دیں تاکہ ہم انہیں قتل کر دیں اس لئے کہ ہم نے اپنی
 سبکدوشی میں دیکھا ہے اور ہماری رائے ہے کہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اس کی وجہ سے جس
 شرم میں آپ مبتلا ہونے والے ہیں اسے صرف اسی صورت میں دافع کیا جاسکتا ہے کہ جن
 لوگوں کو ہم کامیاب بنان کو قتل کر دیا جائے۔ اور اگر بادشاہ کے حکم کی نواہی کو تسلیم کرنا چاہے
 ہو تو مجھے ان کے کام تیار کر دینا چاہیے۔ حکام ملت جو آپ کی تمام باتوں سے آپ کو
 زیادہ عزیز ہے اور آپ کا بیٹا جو آپ کو سب سے زیادہ پیارا لگتا ہے اور آپ کا چچا زاد
 بھائی اور آپ کا دوست ملکہ اور آپ کا خادم بنائے گا اور آپ کی بے مثال گواہ اور آپ کو
 وہ اچھی نہیں کا ستا بلکہ گھڑے بھی نہیں کر سکتے اور آپ کا وہ گھوڑا جس پر آپ وہاں جنگ
 سوار ہوتے ہیں اور وہ وہ اچھی جو اس بنے اچھی کے اور کردہ ہوتے ہیں اور وہ سیر و نگار اور
 طاقتور جنگی اونٹ اور حکیم کہہ دیں جو دنیا کا عالم داخل ہے یہ سب ہمیں مل جائے۔ اس طرح
 ہم بادشاہ سے انتقام لے سکیں گے۔ پھر ہم اسے کھین کے کر بادشاہ سلامت! جن لوگوں کے
 ہم نے کام لائے ہیں ان کو قتل کر کے ان کا خون ایک حوض میں گرا دیں اور آپ اس میں نہ
 جائیں۔ پھر جب آپ حوض سے ٹھیک لے کر ہم سب برہمن بن کر آپ کے گرد بکھریں
 گے اور آپ کو دم کریں گے آپ کا خون سال کریں گے آپ کو خوشبو دہرائیں گے اور آپ
 کے پھر آپ اپنے تخت پر چلاؤ اور فرزندوں کے اس طرح بیٹھے آپ کی اس صحبت کو اور کر
 دے گا جا کا آپ کے حقیقی بیٹا اور بیٹے ہے۔ بادشاہ سلامت! اگر آپ ان عزیزوں کی
 موت پر صبر کر لیں گے اور انہیں اپنے آپ پر قربان کر لیں گے تو اس صحبت سے نجات
 حاصل کر لیں گے اور آپ کی سلطنت قائم رہے گی اور آپ بھرہ سے چاہیں چاہیں جائیں
 گے۔ لیکن اگر آپ نے ایمان کیا تو ہمیں یہ چاہیے کہ آپ کی حکومت قائم ہو جائے گی یا پھر

آپ خود ہلاک ہو جائیں گے۔ اگر بادشاہ نے ہماری یہ بات مان لی تو پھر ہم جس طرح چاہیں گے اسے کر دیں گے۔

انہوں نے ہانسی مٹوڑے سے یہ بات کہنے کی تو ساتویں روز بادشاہ کے پاس آئے اور کہنے لگے بادشاہ سلامت! ہم نے اپنی لکھنوں میں آپ کے خواہاں کی تعمیر رکھی ہے اور آپ جس میں بھی اس پر غور فرمایا ہے۔ بادشاہ سلامت! آپ کا اقبال ایسا بخیر ہے۔ ہم صرف کھائی میں ہی اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں اس پر بادشاہ نے حاضرین کو دربار سے رخصت کر دیا اور ان کے ساتھ کچھ میں چلے گیا۔ انہوں نے جو بات آپ میں کہی تھی اسے یاد کی۔ تو اس نے کہا اگر میں ان لوگوں کو قتل کر دوں تو میرے لئے زندگی سے موت بہتر ہے۔ یہ لوگ تو میری اپنی جان کے برابر ہیں۔ موت تو بہر حال آپنی ہے اور زندگی اور زندگی بہت تھوڑی ہے اور میں ایسا بادشاہ بھی نہیں رہوں گا۔ میرے لئے مرنا اور ان عزیزوں سے جدا ہونا ایک برابر ہے۔ پھر قتل کرنے کا اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک عرض کرتے ہیں اس نے انہیں اجازت دی تو وہ کہنے لگے۔ آپ نے دوسروں کی جان کو اپنی جان سے عزیز قرار دے کر اوست بات نہیں کی۔ آپ اپنی حفاظت کیجئے اور اپنے ملک کو چاہیے اور اس بات پر عمل کیجئے جس میں چھٹی طور پر آپ کے لئے بڑی توقعات ہیں اپنے ان ہم وطنوں میں رہ کر اپنی آنکھوں کو کھلا رکھئے۔ جن کی وجہ سے آپ ک دھڑلے و شرف حاصل ہے۔ اپنے عزیزوں کو ترجیح دے کر اور اس عظیم امر کو ترک کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالئے۔ بادشاہ سلامت! انسان اس زندگی کے عمل اپنی جان سے محبت رکھنے کی وجہ سے محبت کرتا ہے اور اپنے دوست احباب سے اس کی محبت میں اس لئے ہوتی ہے کہ وہ اس سے اپنی زندگی میں کوئی فائدہ حاصل کر سکے۔ آپ کی زندگی کا اضمحلال قطعی کے بعد اس بادشاہت پر ہے اور آپ نے یہ بادشاہت بھٹوں اور سالوں کی مشقت اٹھا کر حاصل کی ہے کہ کوئی مناسب بات نہیں کہ اس کی کوئی اہمیت آپ کے دل میں پاتی نہ ہے۔ آپ ہماری بات غور سے سنیں اور اپنے دل کی آرزوؤں پر غور فرمائیں اور اس کے سوا اپنی کام چڑوں کا خیال چھوڑیں اس لئے کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

جب بادشاہ نے دیکھا کہ چڑوں نے اس سے بہت سخت باتیں کہی ہیں۔ اور

ہری جہت کراڈی ہے تو اس کا کم اور چھ گیا اور اس کے پاس سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور نہ کل کر گزارا تھا اور نہ لگا اور اس طرح ترپنے لگا جس طرح وہ بھلی بڑی ہو جی رہی ہے اب آگئی ہو۔ اپنے آپ سے کہنے لگا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میرے دل میں کس چیز کی قدر و قیمت زیادہ ہے۔ سلطنت کی یا اپنے عزیزوں کے کل کی مجھے تو ہر ساری زندگی خوشی بھرتی آنے کی اور یہ سلطنت بھی ایسے نہیں رہے گی۔ اگر میں اہمیت کو نہ دیکھ سکوں تو مجھے اس زندگی کی کیا ضرورت ہے؟ جب میرا ذرا بڑا لڑکا ہی مغموم ہو جائے تو میں اپنی حکومت کا حکام کیسے چلاؤں گا؟ میں اپنے معاملات کیسے درست رکھ سکوں گا۔ جب میرا علیحدہ جہی اور میرا جمادو گھر اسی پلاک ہو جائیں گی پھر مجھے بادشاہی کون کیسے گا اگر میں پنڈتوں کے کہنے پر ان سب کو کل کر دوں تو ان کے بعد وہ کیا نہیں کر سکیں گے؟

بادشاہ کے اس تم اور اندوہ کی خبر دربار و درک بھیل گئی۔ جب ایلا نے بادشاہ کی یہ افسردہ حالت دیکھی تو اس نے اس کے حلق کاٹی غور و فکر کیا اور کہنے لگا۔ میرے لئے یہ مناسب نہیں کہ جس بات کو بادشاہ نے مجھ سے چھپا رکھا ہے میں اس سے خود ہی چھوں پھر وہ اہمیت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ جب سے میں بادشاہ سلامت کی خدمت میں ہوں انہوں نے آج تک کوئی کام میرے حضور سے کے بغیر نہیں کیا لیکن اب مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ مجھ سے کوئی بات چھپا رہے ہیں اور اس کی وجہ میں نہیں جانتا کچھ روز پہلے میں نے انہیں پنڈتوں کے ساتھ ملیجھ کی میں پیٹنے ہوئے دیکھا تھا مجھے خدشہ ہے کہ انہیں بادشاہ نے انہیں اپنا کوئی راز نہ بتا دیا اور انہوں نے کوئی ایسا مشورہ نہ دیا جو جس سے ان کو کوئی نقصان پہنچے۔ اس لئے آپ ان کے پاس جائیں اور ان سے صورت حال معلوم کر لیں اور مجھے بھی بتائیں اس لئے کہ میں خود ان کے پاس نہیں جاسکتا۔ شاہ پنڈتوں نے انہیں کوئی سہرا بنا رکھا کہ ان کی اطلاع دیا ہو مجھے معلوم ہے کہ جب کوئی بادشاہ ناراض ہوتا ہے تو وہ کسی سے مشورہ نہیں لیتا خواہ معاملہ چھوٹا یا بڑا۔ اہمیت نے کہا میرے اور بادشاہ کے درمیان کچھ ناراضی ہے اس لئے میں ان حالات میں تو ان کے پاس نہیں جاسکتی۔ ایلا نے کہا۔ ان جیسے حالات میں کیڑے نہیں رکھنا چاہئے۔ اور اس طرح کی باتوں کو دل میں جکڑ نہیں دینی چاہئے۔ آپ کے علاوہ کوئی ان کے پاس جاسکتی نہیں سکتا۔ میں نے اسی زبان سے مناسبت

کہ جب مجھے کوئی غم لاحق ہوتا ہے تو اس دوران ابرار صفت میرے پاس آ جاتے تو میرا وہ کام فوراً ہو جاتا ہے۔ آپ اس کے پاس جائیں اور درگزر سے کام لیں۔ ان سے ایسے انداز میں گفتگو کریں کہ جس کے حلق آپ جانتی ہیں کہ ان کا دل اس سے خوش ہو سکتا ہے۔ اور ان کا غم دور ہو جاتا ہے پھر مجھے بھی ان کے جواب سے آگاہ کریں۔ اس سے ہمیں اور تقابلی دین کو سکون ملے گا۔

اس کے بعد ابرار صفت بادشاہ کے پاس گئی اور اس کے بالکل قریب ہو کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! کیا بات ہے؟ آپ نے چڑھوں سے کیا سنا ہے؟ میں آپ کو پریشان دیکھ رہی ہوں۔ مجھے بتائیے آپ کو کیا ہوا ہے؟ کیا یہ فرض ہے کہ آپ کے غم میں شریک ہوں اور آپ کی غمخواری کریں۔ بادشاہ نے کہا: نگہ! مجھ سے یہ نہ ہو جس۔ اس طرح میرے غم میں اضافہ ہوگا۔ یا کسی ایسی بات ہے کہ آپ اس کے حلق نہ ہی چومیں۔ ابرار صفت نے کہا۔ آپ کے دل میں میرا جو مقام ہے اس کا کوئی اور مستحق ہے؟ انہوں میں سب سے زیادہ قابلِ طرف دانشمندی اس شخص کی ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت آ جائے تو اپنے آپ پر قابو رکھے اور اپنے خیر خواہوں کی بات سنے تاکہ وہ اس مصیبت سے مدد دانشمندی وغیرہ اور مشاورت سے نجات حاصل کر سکے۔ بڑے سے بڑا گناہ وہ بھی ایسی نصیحت سے اجاہ نہیں ہوتا۔ آپ کی قسم کا غم نہ کریں کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اس سے دن گھٹا ہے اور درجن کو فحشی ملتی ہے۔ بادشاہ نے کہا مجھ سے کچھ نہ ہو پھر جوتے تو مجھے مشکل میں ڈال دیا ہے جو بات تم مجھ سے ہو چھو رہی ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔ اس لئے کہ اس کا انجام میری اور تمہاری ہلاکت کے علاوہ بہت سے اہل دربار کی ہلاکت بھی ہے۔ چڑھوں کا خیال ہے کہ تجھے اور تمہارے علاوہ میرے بہت سے عزیزوں کو کٹ کر دینا بہت ضروری ہے لیکن تم انہوں کے بعد میری زندگی میں کیا غلطی رہ جائے گا جو مجھ میں یہ بات سننے کا غم اور دکھ میں جھکا ہوگا۔ جب ابرار صفت نے یہ بات سنی تو گھبرا گئی۔ لیکن اس نے بادشاہ کو اپنی گھبراہٹ کا علم نہ ہونے دیا اور کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! آپ مگر نہ کریں ہم سب آپ پر فدا ہیں۔ میری طرح کی اور کئی غلام زاد ہیں جن سے آپ کو فحشی مل سکتی ہے لیکن بادشاہ سلامت! میں آپ سے ایک درخواست کرتی ہوں اور اس درخواست کا وعدہ

جب آپ سے میری محبت اور مخلص ہے۔ بادشاہ نے کہا کیا ہے وہ۔ اس نے کہا میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے بعد آپ کسی چیز پر مجبور نہ کریں اور جب تک آپ کو حقیقت حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ کا علیحدہ لوگوں سے مشورہ نہ کر لیں۔ اس وقت تک ان چیزوں میں سے کسی سے بھی مشورہ نہ کریں۔ اس لئے کل بہت بڑی بات ہے اور آپ میں کوئی گروہی کے انہیں صبر سے زندہ کرے؟ آپ کے بس میں نہ ہو گا۔ کسی کا قول ہے کہ جب تمہیں کوئی سوتی ملے اور اس میں کوئی غلطی نظر آتی ہو۔ اسے اس وقت تک نہ جھنجھو جب تک اسے کسی ماہر جبری کو نہ کھالو۔ بادشاہ سلامت! آپ اپنے دشمنوں کو نہیں جاننے کہ یہ چیز آپ کو بالکل پسند نہیں کرتے۔ آپ نے کل علیحدہ ان کے بارہ ہزار آدمی قتل کر دئے ہیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ ان کا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں آپ کو انہیں اپنا خراب نام ہی نہیں جاننے تھا اور جو دیگر انہوں نے کہا ہے اس کیجئے کی وجہ سے کہا ہے جو آپ کے اہل ران کے درمیان موجود ہے۔ تاکہ وہ آپ کو اور آپ کے حوزوں کو ہلاک کر کے اپنا مقصد حاصل کر لیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر آپ نے ان کی بات مانی اور ان کے کہنے کے مطابق اپنے حوزوں کو قتل کر دیا تو وہ آپ کے خلاف کامیابی حاصل کر لیں گے اور پھر آپ کی بادشاہت ان کے ہاتھوں میں چلی جائے گی۔ جیسا کہ پہلے ان کے ہاتھ میں تھی۔ آپ بحیم کماروں کے پاس جائیں وہ ۲۰ سالہ اور عالم آدمی ہیں۔ آپ ان کو اپنا خراب نام اہل ران سے تعبیر پوچھیں۔

جب بادشاہ نے یہ باتیں سنیں تو اس کی پریشانی اور ہو گئی۔ اس نے مجھ کو حذر کرنے کا حکم دیا اور بحیم کماروں کی طرف روانہ ہو گیا جب ان کے قریب پہنچا تو کھڑے سے اتر چلا اور انہیں جھک کر سلام کیا۔ اور سر جھکاتے ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ بحیم کماروں نے اس سے پوچھا۔ بادشاہ سلامت! کیا بات ہے؟ میں آپ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں بادشاہ نے کہا میں نے آٹھ خراب دیکھے ہیں اور وہ چیزوں کو مٹاتے ہیں مجھے خدشہ ہے کہ ان کی تعبیر سے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کی وجہ سے کوئی بڑی مصیبت مجھ پر نہ آجائے۔ پھر انہیں میری بادشاہت نہ سمجھن چاہئے۔ کماروں۔ کہا اگر آپ پسند کریں تو مجھے اپنے خراب بتا دیں۔ جب بادشاہ نے ان کو خواہش سننے تو انہوں نے کہا۔ بادشاہ

سلامت اگلی گزند کریں اور خوف نہ کھائیں۔ آپ نے جو دوسرا چھپایاں کھڑی دیکھی ہیں ان کا مطلب یہ ہے۔ ہمارے بادشاہ کی طرف سے ایک ایسی ایسا آپ نے کرنا ہے جس میں مندرجہ بالا سرخ و قوت کے دو ہماروں کے جن کی قیمت چار ہزار اشرفیاں ہو گی۔ اور اسے لے کر وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ اور جو وہیں آپ نے دیکھیں ہیں کہ آپ کے پیچھے سے اڑ کر آپ کے سامنے آ کر ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ رخ کے بادشاہ کے بادشاہ کی طرف سے اور کھڑے ہوئے گئے۔ جن کی تصویر ہماری دنیا میں نہیں ہے۔ اور وہ آپ کے سامنے کھڑے۔ :۔ :۔ :۔ اور جو اس کا آپ نے اپنے پاؤں پر چلا دیکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کھینچنے کے بادشاہ کی طرف سے کوئی ایسا شخص آئے گا جو خاص طور پر اس کی کوئی کوئی آپ کے سامنے نہیں ہوگا جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کا جسم ٹھن سے دھنکے ہو گیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کاروان کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایسا اور خوالی لباس ملے گا جو اندر سے میں روشنی کرے گا اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ اپنے جسم کو پانی سے دھو رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دھوینے کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ملے گا۔ چھ کھانا لباس ملے گا۔ اور جو آپ نے دیکھا ہے کہ آپ ایک مندرجہ بالا پر کھڑے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کیرور کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایک مندرجہ بالا ملے گا۔ جس کا ستارہ کھڑے ہو گیا نہیں کر سکتے اور جو آپ نے دیکھا کہ آپ کے سر پر آگ کی طرح کی کوئی چیز ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کاروان کے بادشاہ کی طرف سے آپ کو ایسا لباس ملے گا جو خاص طور سے کاروان میں موجود ہے اور بات کرتا جائے گا اور آپ نے جو دیکھا ہے کہ اس نے آپ کے سر پر چھپا دیا ہے تو اس کی تصویر میں آج نہیں بتاؤں گا لیکن یہ آپ کے لئے کوئی نقصان نہیں ہے۔ اس لئے آپ کوئی گزند کریں۔ اس سے صرف آپ کے کسی عزیز کی ہمارا بھی کا اظہار ہو رہا ہے۔ بادشاہ سلامت! یہ ہے آپ کے خواہش کی تصویر۔ یہ ہے اپنی اور قاصد کو یہ سب باتوں کے بعد آپ کے پاس آ جائیگی اور آپ کے سامنے دست برد کھڑے ہوں گے۔ جب بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا تو جبکہ کہ کاروان کو سلام کیا اور مکرر انہی آ گیا۔

جب سات دن گزرے تو قاصدوں کے پہنچنے کی اطلاع آ گئی۔ بادشاہ اپنے

تخت پر جلوہ افروز ہوا اور تمام مہمانین کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اور جس طرح کہار میں نے اسے بتایا تھا اس کے مطابق تھا تک بھی آنے گئے۔ جب بادشاہ نے یہ سب دیکھا تو اسے کہار میں کے علم پر بڑی حیرت اور خوشی ہوئی اور کہنے لگا۔ میں نے چند دنوں کو خواب بتا کر اچھا نہیں کیا۔ انہوں نے ایسا مشورہ دے دیا کہ اگر اللہ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہوتی تو میں ہر بار ہو جاتا۔ اور دوسراں کو بھی ہر بار کر دیتا۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ صرف جھگڑے اور جھگڑاؤں سے ہی مشورہ کرے۔ اور اہستہ نے مجھے اچھا مشورہ دیا اور میں نے اسے قبول کر لیا۔ اور اس وجہ سے مجھے کامیابی نصیب ہوئی۔ لہذا تم سب تک کہار میں کے سامنے دکھ دو۔ جس کو چاہے پسند کرے۔ پھر اس نے اعلان دے کہا یہ پنج اور کپڑے اٹھاؤ۔ اور میرے ساتھ گھر لاؤ۔ پھر اہستہ اور حورقاہ کو بلا لیا اور انہوں نے کہا کہ یہ سب ان کے سامنے دکھا دو۔ تاکہ جانی پسنہ کے مطابق لے لیں۔ اور اہستہ نے پنج لے لیا اور حورقاہ نے خوبصورت کپڑے اٹھائے۔

بادشاہ کی یہ بات سنی کہ وہ ایک رات اہستہ کے پاس اور ایک رات حورقاہ کے پاس رہتا تھا۔ اور اس کا یہ قصہ بھی تھا کہ وہ جس۔ کہ پاس ہوتا۔ وہ اس کے لئے چادر تیار کرتی اور اسے نکھاتی۔ بادشاہ اہستہ کی پاری کے کون اس کے پاس آ پاس نے اس کے لئے چادر نکھار کئے تھے۔ وہ چادر کو اٹھا لے کر پنج پہنے ہوئے اس کے پاس آئی۔ حورقاہ کو جب یہ پتہ چلا تو اسے اہستہ پر دلکش چلا آیا۔ اس نے وہ لباس پہنا اور بادشاہ کے سامنے سے گزری۔ وہ کپڑے اس کے پیچھے کی روشنی کے ساتھ سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ جب بادشاہ نے اسے دیکھا تو اسے بہت اچھی لگی اور اہستہ سے کہنے لگا۔ تم نے پنج لے کر بیچوٹی کی ہے۔ یہ لباس تم نے کیوں نہ لیا جس کی مانند کوئی لباس ہمارے خزانے میں نہیں ہے۔ جب اہستہ نے بادشاہ کی زبان سے حورقاہ کی تحریف اور اپنی خدمت کنی تو اسے بہت ہنسایا۔ اس نے وہی اٹھا لیا اور بادشاہ کے سر پر دے مارا۔ چادر بادشاہ کے سر پر بہہ گئی۔ بادشاہ اپنی جگہ سے فوراً اٹھ اٹھا اور انہوں نے کہا۔ وہ بیچوٹی نہیں اس تک کا بادشاہ ہوں۔ اس چادر نے میری کس طرح تو چین کی ہے اور میرے ساتھ اس نے جو سلوک کیا ہے تم کو کہہ رہے ہو۔ جاؤ اسے لے جاؤ اور اسے اچھی نگل کر دو۔ اس پر زرا

بھی ترس نہ کھڑا۔ اچھا بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا۔ اس نے سچا۔ جب تک بادشاہ کا خضر نہ رہا جسے اس نے قتل نہیں کر دیا۔ یہ ایک حقدار موت ہے اور اس بھی موت جس کی ہی ہوا کرتی ہیں۔ بادشاہ بھی اس کے بغیر میر نہ کر سکتا گا۔ اس نے بادشاہ کو موت سے بچایا ہے۔ اور اس کے لئے جو اللہ کا نام سر انجام دیا ہے۔ اٹھاری اس سے بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ کیا خیر بادشاہ کل کہہ دے کہ تم نے اسے قتل کرنے میں تاخیر کیا کیوں نہ کہ مجھ سے دو بارہ کیوں نہ بچ گیا۔ میں اسے اس وقت تک قتل نہ کروں گا جب تک بادشاہ سلامت اپنے فیصلے پر دوبارہ غور نہ کرے۔ اگر میں نے اسے اپنے فیصلے پر چیلان دیکھا تو اسے زعمہ سلامت داپس لے آؤں گا اور یہ میرا جو اللہ کا نام ہو گا۔ ابراہیم کو قتل ہونے سے بھی بچا لوں گا اور بادشاہ کے دل کو بھی۔ سب لوگوں پر یہ ایک بڑا احسان ہو گا۔ اور اگر میں نے بادشاہ کو اپنے فیصلے پر غور دیکھا تو اسے قتل کر دینا کوئی مشکل نہ ہو گا۔

اس کے بعد وہ ابراہیم کو اپنے گھر لے گیا اور اس کی خدمت اور عبادت کیلئے ایک امانت دار خادم مقرر کر دیا تاکہ وہ اس کے احکام اور بادشاہ کے حکم کا انتظار کر سکے پھر اس نے اپنی گوار غون سے رنگ لی اور بڑی چھین صورت بنا کر بادشاہ کے پاس آ یا اور کہا میں نے ابراہیم کے متعلق آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے یہ سننا تھا کہ بادشاہ کا خضر کا نور ہو گیا اور اس کو ابراہیم کا حسن بھائی یاد آنے لگا وہ بہت غم زدہ ہو گیا لیکن میرا عبادت کا وعدہ کرتا رہا اس کے ساتھ اسے اچھا ذہن سے یہ بچے میں بھی جھجک محسوس ہو رہی تھی کیا واقعی اس نے اس کے حکم پر عمل کر دیا ہے؟ اسے اچھا ذہن ناخوشندی کی بنا پر یہ توقع تھی کہ اس نے یہ کام نہیں کیا ہو گا اچھا ذہن بھی اسے ہر طرف گھوموں سے دیکھا اور سب جگہ بگھ گیا۔ پھر اس نے کہا "بادشاہ سلامت! تم نہ کیجئے، یہ چیلان نہ ہوئے۔ تم کرنے اور یہ چیلان ہونے سے بگھکا کہہ نہیں سکتا۔ یہ تو جسم کو بگھلا دیتا ہے۔ بادشاہ سلامت! میرے بچے۔ آپ آپ کے اختیار میں بگھ نہیں۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو کوئی ایسی بات بتاؤں جس سے آپ کو کچھ قتل حاصل ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ سننا اچھا ذہن بگھ گیا۔ لوگ جان کر رہے ہیں کہ:-

30۔ کبوتر اور کبوتری

ایک کبوتر اور کبوتری نے اپنا گھنٹہ گھر اور جو کے داروں سے بھر رکھا تھا۔ کبوتر نے کبوتری سے کہا۔ ابھی تو ہمیں سراسر امن کھانے پینے کی چیزیں مل جاتی ہیں اس لئے ہمیں اس ذخیرے سے کچھ نہیں کھانا چاہئے۔ جب سردی آ جائے گی اور سراسر امن کھانے کی کوئی چیز نہیں ملے گی تو پھر اپنے گھنٹے میں آ جائیں گے اور ہمیں سے کھالیا کریں گے کبوتری اس بات پر رضا مند ہو گئی اور کہنے لگی کہ تم نے بڑی ابھلی بات سوئی ہے انہوں نے جس وقت یہ دانے اپنے گھنٹے میں رکھے تھے اس وقت کھیلے تھے۔ اس کے بعد کبوتر نہیں چلا گیا اور ایک عرصہ تک قاصر رہا۔ جب گرمی کا موسم آ گیا تو دانے سوکھ گئے اور سڑ گئے۔ پھر کبوتر بھی آ گیا اس نے دیکھا کہ دانے کم ہو گئے ہیں تو کبوتری سے کہنے لگا کہ کیا ہم نے یہ کھائے نہیں کیا تھا کہ ابھی اس میں سے کچھ نہیں کھا نہیں گے۔ تو پھر تم نے کیوں کھائے۔ کبوتری نے بخیر ہی قسمیں کھائیں کہ میں نے کچھ نہیں کھایا لیکن کبوتر نے مانا اور اسے مارا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پھر جب بارشیں شروع ہوئیں تو دانے بھیگ گئے اور پھول گئے تو گھنٹہ بھر بھر گیا۔ کبوتر نے یہ دیکھا تو بہت چڑیاں ہوا اور کہنے لگا۔ تمہارے بعد یہ زندگی کس کام کی؟ اب میں جسیں دھڑوں کی تو قسمیں نہیں پاسکتا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میں نے واقعی تم پر غم کیا ہے مگر اب میں اپنے کئے کا تذکرہ کیسے کروں؟ پھر وہ اس کے پاس لیٹ گیا۔ وہی وقت نکلیں جتنا دیکھ کھانا بیچ۔ حتیٰ کہ وہ اسی طرح مر گیا۔

حلقہ آؤں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ خاص طور پر وہ شخص جسے بعد میں چیمانی کا نام پیش ہوا۔ کبوتر چیمانی ہوا تھا۔ میں نے یہ واقعہ سنا ہے کہ۔

31۔ آؤں اور بندر

ایک آؤں کی بھانڑ پر گیا اس کے سر پر تھوں کا قصبہ تھا۔ کسی جگہ نام کرنے کے لئے اس نے وہ قصبہ لا زمین پر رکھا۔ وہاں کی اور فست سے کوئی بندر آتا اور تھوں کی ٹانگی بھری اور بھر دفت پر چاچا حارس کے ہاتھ سے ایک دانہ گر گیا اس وقت کے لئے وہ بھر

چھتر انگلی سے منہ اور اس کے اچھ کے باقی ہانے بھی ہاتے رہے۔

بادشاہ سلامت آپ کے ملک میں بڑوں اور نوجوان آپ انہیں بھولا کر انکی صورت تلاش کر رہے ہیں جسے آپ آپ انہیں سمجھتے۔ بادشاہ نے جب یہ بتاوا سے امر چڑھا کر امر اعلیٰ کوئی باقی ملک نہ ہو گی اور۔ مگر اس نے ایلہ از سے کہا تم نے کچھ تاخیر کیوں نہ کی؟ اگر ایک ہفتہ نہ کر کسی سے چھٹ گئے۔ اور فرما لی کی کراہا ایلہ از نے کہا۔ جس وقت کہ صرف ایک فیصلہ ہے وہ تو صرف لاشہ خانی کی ذات ہے اس کے فیصلے تو دل نہیں ہو رہے۔ بادشاہ نے کہا تم نے امر اعلیٰ کو لکھ کر کے مجھے بہت کمزور کر دیا ہے۔ میرا سب کچھ برباد کیا ہے ایلہ از نے کہا کہ آدھیں کوئی تم کو بچا رہے ایک سو دو ہزار روپے کا تھا ہے۔ اور دوسرا سو سو کی ایک کام نہیں کرتا اس لئے کہ میں کی دنیا میں خوشی اور آسائش بہت تھوڑی ہے لیکن جب بیچا چڑھا کر کوئی بھیسے تو وہ ان کی عمارت بہت طویل ہو گی اور اس کا کوئی سود حاصل نہ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا اگر میں امر اعلیٰ کو زندہ کیوں تو مگر مجھے کسی چیز کا تم نہ ہو۔ ایلہ از نے کہا کہ وہ طرح کے آدمیوں کو بچا رہے کہ تم نہ کریں۔ ایک سو دو ہزار روپے ایک کام کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسرا سو سو کی کتا نہیں کرتا۔ بادشاہ نے کہا اب تو میں بھی امر اعلیٰ کو کچھ نہیں سکوں گا۔ ایلہ از نے کہا وہ طرح کے آدمی بھی نہیں دیکھتے ایک آگھوں کا نام اور دوسرا اصل کا اور حوالہ۔ جس طرح آگھوں کا اور حوالہ آستان زمینستانوں اور دوسروں کو ایک کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح اصل کا اور حوالہ بھی اور بھی چیزوں میں اور زمین میں کوئی فرق نہیں کر سکتا۔ بادشاہ نے کہا اگر میں امر اعلیٰ کو زندہ کیوں تو میری خوشی کی انتظار نہ رہے گی۔ ایلہ از نے کہا وہ طرح کے آدمی ہی خوش ہو سکتے ہیں۔ آگھوں کا اور حوالہ۔ جس طرح آگھوں کا اور حوالہ میری چیزوں کو اور ان میں بھی کچھ نہ ہو سکتا ہے وہ دوسروں کے ساتھ ساتھ وہ سکا ہے اسی طرح اصل کا اور حوالہ بھی اس کی کچھ نہ ہو سکتا ہے۔ آخرت کے کاموں کو منہم کر سکتا ہے۔ نہایت کی۔ اور اس کے لئے لکھاں ہو جاتی ہے اور وہ سب سے مانتے کی جائے خاص نہ رہتا ہے۔

بادشاہ نے کہا میں تم سے دور ہو جاتا ہوں اور تم سے بچ کر رہتا ہوں۔ ایلہ از نے کہا وہ طرح کے لوگوں سے دور رہتا ہوں۔ ایک سو دو ہزار روپے نہ کوئی بھی ہے اور نہ

کوئی ہلی۔ نہ گناہ ہے نہ ظاہر۔ جو چمک لگی میں کروں اس کی سزا مجھے نہیں ملے گی۔ دوسرا وہ
جراہی ۱۵ غیر عزم سے چاکر نہیں رکھتا۔ اپنے کانوں کو بدلی ہاتھیں سننے سے نہیں روکتا اور
اپنے دل کو بے غیبتا نہ دیکھتا اور جس دہلیز سے وہ نہیں نکلتا۔

بادشاہ نے کہا اب تو اہانت مجھے کبھی نہیں ملے گی۔ میرے ہاتھ جواب خالی رہ
گئے۔ اچانک نے کہا تمہیں جڑی یہ خالی ہوتی ہیں۔ وہ خبر جس میں پانی نہ ہو۔ وہ ملک جس کا
کوئی بادشاہ نہ ہو اور وہ عورت جس کا کوئی شہر نہ ہو۔ بادشاہ نے کہا۔ اچانک! تم تو جس مجھے
لا جواب ہی گئے جا رہے ہو۔ اچانک نے کہا۔ لا جواب تبین طرح کے آدمی کر سکتے ہیں۔ وہ
بادشاہ ہراسے خزانے سے مصیبت دے وہ عورت ہراسے پہن سکے شہر کے شکار میں چلی
جائے۔ اور وہ عالم جسے نیکے مل کر نے کی تو نفی ملی ہو۔

جب اچانک نے دیکھ لیا کہ بادشاہ بہت ہی پریشان ہے تو اس نے کہا بادشاہ
سلامت! اہانت زعمہ ہے آپ سن کر بادشاہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے کہا۔ اچانک! مجھے
تم پر غضبناک ہونے سے صرف یہ بات روکتی رہی کہ مجھے تمہاری غیر خواہی اور صداقت کا
یقین تھا۔ مجھے تمہارے علم و اہل کی عار پر توقع تھی کہ تم نے اہانت کو کٹ نہیں کیا ہو گا۔ اس
نے اگرچہ جہاد کر لیا ہے اور جی سخت ہاتھیں کھیں ہیں لیکن دشمنی و انتقام پہنچانے کے
امداد سے نہیں۔ بلکہ صرف دقاہت کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا ہے، مجھے بھی یہ چاہئے تھا کہ
اس سے دور گزر کر ۲۔ اچانک! تم نے بھی مجھے اسی طرح چانچ لینے اور اس پار سے میں شک
میں ڈالنے رکھے کارادہ کیا ہوا تھا۔ تم نے مجھ پر جہاد انتقام کیا ہے اور میں تمہارا لہو ہر
گزرا رہوں۔ چاؤ سے میرے پاس لے کر آؤ۔

اچانک بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر اہانت کے پاس گیا۔ اور اسے زہب و زینت
کرنے کی تجویز کی۔ اس نے بھی یہی کیا۔ پھر وہ اسے لے کر بادشاہ کے پاس گیا۔ جب وہ
اس کے پاس پہنچی تو اسے شک کر سلام کیا اور اس کے سامنے صوبہ ہو گئی ہوگی کیے گی
میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجاتی ہوں اور بادشاہ سلامت کا بھی شکر یہ ادا کرتی ہوں کہ تمہوں نے
مجھ پر احسان فرمایا۔ میں نے بہت جہاد تصور کیا تھا اس کے بعد مجھے زعمہ رہنے کا حق نہ تھا
لیکن بادشاہ سلامت کا حکم کہ ہمارے ان کی مرضی نہ ہو لی اس قسم پر غالب آگئی۔ پھر میں اچانک

کا بھی شکر یہ ادا کرتی ہوں۔ جس نے میرے سناٹے میں تاریکی اور الجھے سرے سے بچا لیا۔ اس لئے کہ اسے بادشاہ کے علم اور کم وسعت تھی اور وہ کبھی کاہرا علم تھا۔ پھر بادشاہ نے ایلاد سے کہا۔ تم نے مجھ پر امانت پر اور تمام رعایا پر کتنا بڑا مسکن کیا ہے تم نے میرے علم کے باوجود اسے زندہ رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نے ہی آج مجھ سے ملے سرے سے مٹا لیا ہے۔ میں ابھی تمہاری غیر خواہی اور دراندیشی پر اصرار کروں گا۔ آج سے میرے دل میں تمہارا احترام اور مہربانی جھٹک ہو گیا ہے تمہیں اب ملک میں چارے اختیارات حاصل ہوں گے تم اپنی رائے سے جرحا ہو کر مجھے ہو میں نے ملک تمہارے حوالے کر دیا ہے مجھے تم پر پورا اصرار ہے۔ ایلاد نے کہا۔ بادشاہ سلامت! اللہ تعالیٰ آپ کی خوشی اور بادشاہت کو بھی قائم رکھے۔ میں اس کے اہل نہیں۔ میں تو آپ کا خادم ہوں۔ میری خواہش تو صرف یہ ہے کہ بادشاہ سلامت! ان بڑے بڑے معاملات میں جلدی سے کام نہ لیا کریں۔ جن میں انہیں بعد میں پھیلانی ہو۔ اور جن دولتم میں جتنا ہو جائیے خاص طور پر اس نیک فرما و شفیق ملک کے بارے میں جس کی تعمیر اس چارے ملک میں نہیں۔

بادشاہ نے کہا۔ ایلاد تم نے جی کہا ہے میں تمہاری باتوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ میں اس کے بعد ہر چھوٹے بڑے سناٹے میں اہل دانش اور تھیں راجیوں کے حضور سے کہنے کوئی کام نہیں کروں گا۔ پھر اس نے ایلاد کو بہت بڑا احترام مٹا لیا اور اسے ان چند قوتوں کے بارے میں عملی اختیارات سے سدا بے جنوں نے بادشاہ کے مزاج میں کوئل کر دینے کے لئے کہا تھا۔ تب ایلاد نے ان سب کوئل کر دیا اس طرح بادشاہ اور اہل وطن سب کی آنکھوں کو فحش نصیب ہوئی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور خیم کھڑوں کے وسیع علم و حکمت کی تعریف کی۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے علم کی بدولت بادشاہ اور اس کی ملک اور اس کے نیک خلعت و زبر کو حق سے بچا لیا۔

باب 11

شیرنی، تیر انداز اور گیدڑ

شاہد ہشتم نے بیہوشی کے حالت میں یہ مثال سن لی ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنا ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچانا اس لئے ترک کر دیا ہے کہ وہ اس پر کوئی مصیبت آئی ہوئی ہے۔ اور اس کا وہ اسے غم از پاشی کرنے سے صحت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ ایسا کرنے سے باز آ جاتا ہے۔ بیہوشی کے بعد۔ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش وہی لوگ کرتے ہیں جو جاہل اور احمق ہوتے ہیں۔ دنیوی اور دنیوی دنیا کے لیے ہوتا ہوتے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اس سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ موت کے دہرہ دوہا جانے کی وجہ سے اپنے کڑواؤں کے اس دہل سے بچ جاتے ہیں۔ جو دنیا میں صحت پر آنے والا ہوتا ہے۔ جو شخص انہماک پر غور نہیں کرتا وہ صاحب سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ صحت نکلنے سے کہ وہ وہاں رہا رہ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کوئی چاہل شخص بھی اس نقصان سے عبرت حاصل کر لیتا ہے جو اسے کسی وجہ سے پہنچتا ہے اور پھر وہ کسی دوسرے پر غم از پاشی کرنے سے باز رہتا ہے اور انہماک کا سرے دوسروں کا یہاں پہنچانے سے احتساب کرنے کے فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال شیرنی، تیر انداز اور گیدڑ کی کہانی ہے۔ اور شاہد نے کہا کہ اس طرح ہوا تھا۔ بیہوشی کے لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

ایک شیرنی کسی جنگل میں رہا کرتی تھی۔ اس کے دو بچے تھے۔ ایک دن وہ شاہد کے لئے کھانا لایا۔ کھانا کھا کر وہ بچہ لایا۔ اس کا نام اس سے ایک تیر انداز کرنا اس نے ان کو تیر انداز کرنا کہہ دیا اور ان کی کمال اتار کر لے لیا۔ جب شیرنی راجسٹری ڈیو اس نے ان کی یہ حالت دیکھی تو یہ قرار دیا کہ بچہ لایا اور دھانڈ لے گی۔ وہاں اس کے قریب ہی

ایک گیڈر دیا کرتا تھا۔ اس نے جب اس کی بچہ دیکھ کر سنی تو کہا۔ کیا بات ہے؟ کیا ہا ہے؟
 شیرنی نے کہا میرے دو بچے تھے کوئی کھاری اور آٹا تھا اس کو بچاک کر کے ان کی کھال اتار
 کر لے گیا ہے۔ اور ان کو یہاں دبا پر بیٹھ گیا ہے۔ گیڈر نے کہا۔ چلے آؤ تم۔ اپنے آپ
 سے ہی فیصلہ ہو چلو۔ اس کھاری نے کہا کہ ساتھ یہ سلوک اس لئے کیا ہے کہ تم دوسروں
 ساتھ ایسا بھی سلوک کیا کرتی ہو اور ابھی اپنے عزیزوں کے ساتھ ایسے ہی محبت کرتے ہیں
 جیسے تم اپنے بچوں سے کرتی ہو۔ لہذا تم بھی اس حرکت پر صبر کرو جس طرح آٹا کھاری وحشوں
 پر کیا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرا گے۔ ہر کام کا نتیجہ یہ ہے تو اب بچہ
 غلاب اور یہ تو اب اور غلاب بھی مل کی مقدار کے مطابق ہوتے ہیں۔ جس طرح کھیت
 سے پیداوار کی مقدار سے ہوا کرتی ہے۔ شیرنی نے کہا۔ ذرا پیلی بات کی وضاحت کرو
 ۔ گیڈر نے کہا کھاری اس وقت تھی مر رہی ہے۔ شیرنی نے کہا۔ سوال۔ گیڈر نے کہا اس عرصہ
 میں کھاری خوراک کیا تھی؟ شیرنی نے کہا جانوروں کا گوشت۔ گیڈر نے کہا جیسی یہ خوراک
 کون لاکر چاتا؟ شیرنی نے کہا میں جانوروں کا کھار کرتی تھی اور مکالمہ تھی۔

گیڈر نے کہا میں جانوروں کو تم کھاؤ کرتی تھی۔ کیا ان کے ماں باپ نہ تھے؟
 شیرنی نے کہا کیوں نہیں تھے؟ گیڈر نے کہا بھران کی دیکھی بچہ دیکھو کیوں مثالی نہیں دیتی
 جیسی کھاری مثالی دے رہی ہے۔ حقیقت میں تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ مکمل اس لیے آئی
 ہے کہ تم نے تانک پر غور نہیں کیا۔ اور ان کی پادش میں جو کچھ کھارے ساتھ ہوئے ان کا
 تمہیں اس کا احساس نہ تھا۔

جب شیرنی نے گیڈر کی یہ بات سنی تو اسے احساس ہو گیا کہ اس پر یہ مصیبت اس
 کے اپنے اعمال کی وجہ سے آئی ہے اس لئے کہ وہ دوسروں پر ظلم و زیادتی کرتی رہی ہے
 چنانچہ اس نے کھار کر آٹا چھوڑ دیا اور گوشت خوری ترک کر کے پہل کھانے شروع کر دیے۔
 اور مہارت اور اجتناب میں مشغول ہو گئی۔ جب یہ بات فاختہ نے دیکھی جو اس جنگل میں
 رہتی تھی اور جس کی گزارشات پہلوں پر تھی اس نے شیرنی سے کہا میں یہ کبھی تھی کسی مرتبہ
 پانی کی تھکت کی وجہ سے اور فاختہ پر چل چکی تھی آج کل میں جب سے میں نے تمہیں پہل کھانے
 دیکھا ہے نہ کھانا تم گوشت خور ہو اور پھر ذرا پیچھڑ کر دوسروں کے رزق کو بڑپ کر رہی ہو

مجھے معلوم ہو گیا کہ درشتوں پر معمول کے مطابق قی آ رہا ہے۔ بحران کی حالت چھوڑ دی ہے۔
 پھر اہل ہونے لگے۔ افسوس درشتوں پر افسوس پھلوں پر کھانا سب پر جان پھلوں پر گزرا، رات
 کیا کرتے تھے۔ کباب یہ سب چھوڑ دیا اور ہانسی کے اس لئے کہ ان کے رزق میں وہ
 ترک بھی شامل ہو گئے ہیں جن کا اس میں کوئی حصہ نہیں تھا، اور جس کے عادی نہ تھے۔ جب
 شیرینی نے فاقہ کی یہ باتیں سنیں تو اس نے پل کھانے بھی چھوڑ دیے اور کھاس کھا کر گزارہ
 کرنے لگی اور عبادت اور فاقہ میں مشغول رہنے لگی۔

میں نے یہ مثال اس لئے آپ کے سامنے جان کی ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو
 جائے کہ بعض اہل لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے اس لئے باز آ جاتے ہیں کہ ان پر
 بھی کوئی مصیبت آئی ہوتی ہے۔ جس طرح کہ شیرینی نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جب اس
 کے بچوں کی وجہ سے اس پر مصیبت آئی تھی اور پھر فاقہ کی باتوں کی وجہ سے پل کھانے بھی
 ترک کر دیے اور اچھا سا وقت عبادت میں گزارنے لگی تھی۔ انسان کو تو اس پر اور بھی زیادہ
 غور و فکر کرنا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ جو سلوک تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے
 بھی پسند نہ کرو۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے اور انصاف میں انصافِ حقانی کی رضا بھی ہے اور سب
 انسانوں کی بھی۔

باب 12

درویش اور مہمان

شاہ دہلیم نے کہا۔ میں نے یہ مثال تو سن لی ہے اب مجھے اس شخص کی مثال
 چاہیے جو ایسے کام کو تو چھوڑ دیتا ہے جو اس کے لائق ہوتا ہے اور کسی دوسرے کام میں لگ
 جاتا ہے لیکن اسے کڑھیں پاتا اور بھر جبران ہو کر رہ جاتا ہے۔ بیہ ہونے کہا۔ لوگ جان
 کرتے ہیں کہ۔

کرسٹ کے علاقے میں ایک درویش رہا کرتا تھا۔ وہ بڑا مہارت گزار تھا۔ ایک
 روز اس کے پاس کوئی مہمان آیا۔ درویش نے اس کی خاطر مہارت کے لئے بھر جری
 ٹھکانے میں دوپٹوں نے کمانیں بھر مہمان کہنے لگا۔ یہ بھاری کھلی اچھی اور سلی ہیں۔
 میرے علاقے میں تو ایسی بھر جری نہیں ہوتی۔ کاش وہیں بھی ایسی ہی ہو کر تیں۔ بھر اس
 نے کہا میرا خیال ہے اگر آپ میری مدد کریں تو میں یہاں سے کچھ بھر جری لے جاؤں اور
 وہیں جا کر کاشت کروں۔ مجھے آپ کے علاقے کی زمینیں اس کے پھول اور ان کو کاشت
 کرنے کے طریقوں کا علم نہیں ہے۔ درویش نے اسے کہا یہ کام آپ کے لئے بہت مشکل
 ہوگا۔ شاید آپ کے علاقے کی آب و ہوا بھر جریوں کے سوائے نہ ہو جبکہ وہیں اور بہت سے
 پھل ہوتے ہیں۔ ان پھلوں کے ہوتے ہوئے مجھوں کی کیا ضرورت ہے جبکہ یہ ہم کے

سوالی بھی گئی ہوئی ہیں۔ وہ شخص کھنڈہ دار نہیں ہوتا۔ جرنیلان کا کام کے لئے وہ زور دھوپ کر
ہے۔ جب تک ٹوٹ سوجھ بوجھ پر قیامت کر رہی ہے اور ناکان جڑ سے بے نیاز ہو جائیگی
کے تو سعادت مند ہیں گے۔

یہ اور اعلیٰ میرانی زبان میں باتیں کرتا تھا۔ اس کے یہاں کو اس کا لہجہ بہت پسند
آتا اس نے بھی کٹھ کر کے ہوئے اس زبان میں باتیں کرنے کی کوشش شروع کر دی اور
کئی دنوں تک اپنے آپ کو مشکل میں ڈال رہا تھا تو دورہ پیش نے اسے کہا۔ اپنی زبان کو چھوڑ
کر اور میرانی میں سمجھ کر نہ کٹھ کر کے آپ اسی طرح مشکل میں پڑ گئے ہیں جس
طرح وہ کوا مشکل میں پڑ گیا تھا۔ یہاں نے کہا کس طرح ہوا تھا یہ؟ دورہ پیش نے کہا جان کیا
جاتا ہے کہ۔

32۔ کوا اور فرس

ایک کوئے نے کسی فرس کو اٹھا کر چلنے دیکھا تو اسے اس کی چال بہت اچھی لگی۔
اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی اسی طرح چلتا سکے۔ اس نے اس کے لئے
بڑی محنت کی لیکن اسے ابھی طرح سمجھ نہ سکا پھر ایس ہو کر اس نے چاؤ کا اپنی ٹھکی چال ہی
چننا ہے۔ مگر وہ اسے ڈانڈ رہی۔ چنانچہ وہ بکری ہوئی چال چل کر تمام پرندوں سے بڑا وہ
صورت نظر آنے لگا۔ کوا چنے فرس کی چال اپنی بھی بھول گیا۔

میں نے یہ مثال آپ کے سامنے اس لئے بیان کی ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ
اپنی مادری زبان چھوڑ کر میرانی سمجھنا چاہتے ہیں جبکہ وہ آپ کے لئے مناسب نہیں۔ مجھے
خوش ہے کہ آپ میرانی بھی سمجھ نہ سکیں گے اور اپنی زبان بھی بھول جائیں گے اور جب کہ
وہیں جائیں گے تو آپ کی زبان بہت ہی محسوس کی جائے گی۔

کسی نے کہا ہے۔ جو شخص میرا کام کرے جو اس کے کائنات سے دور ہو اور جس کے آواز
اچھا نہ اے نہ سکھایا ہوا اسے وہاں ہی بٹھا کر کیا جاتا ہے۔

باب 13

سیاح اور سنار

شاہد عظیم نے بیہوش کیا۔ میں نے یہ سنا لیا کہ ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال سنئے جو ایسے شخص کے ساتھ نکل کر رہا ہے جس کے اہل نہیں ہوتے اور پھر اس پر شکر گزاری کی بھی توقع رکھتا ہے۔ بیہوش کیا۔ بادشاہ سلامت! حکمران کی عادات اور طریق مختلف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو حق بھی چاہا ہے خواہ وہ دنیاگوں پر چلتی ہو یا ہمارے لوگوں پر یا عباد میں اذنی ہو کوئی بھی انسان سے اہل نہیں۔ لیکن انسانوں میں سے ایک بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ بعض حکمران جانوروں، درختوں اور پرندوں میں سے ایسے فرد بھی ہوتے ہیں جو مہم کے زیادہ پابند مافی ارض کے زیادہ مانتے اور نیک کے زیادہ قدر دان ہوتے ہیں۔ لیکن جتنے لوگوں کے لئے خواہ وہ بادشاہ ہو یا عام لوگ، ضروری ہے کہ وہ نیک اس کے ساتھ کریں جس کا اہل ہو۔ ان کو ایسے شخص کے ساتھ نکل نہیں کرنی چاہیے جو کمالیہ اس کا قدر دان نہ ہو۔ کسی کو اپنا پٹانے سے پہلے اس کی عادات اور طریقہ جاننا ہونا چاہیے اور اس کا انداز اس کا بھی طرح پرکھیں۔ ان کے لئے یہ بات ہرگز مناسب نہیں کہ وہ شخص کسی سے دشمنی رکھ کر نکل کر ہی جب کہ وہ اس کا قدر دان نہ ہو۔ نہ یہ مناسب ہے کہ وہ دور کے آدمی سے کھلائی نہ کریں جبکہ وہ اپنے حق میں سے ان کا وقار ہوا اس لئے وہ اس کھلائی کا قدر دان ہوتا ہے جس کے ساتھ کی جاتی ہے اور وہ خیر خواہ ہونے کی کڑی دلا دلاست اور صاحبِ علم اور اچھے انصاف و اقوال کو ترجیح دینے والا ہوتا ہے اس طرح وہ

فصل چوتھے اخیال و اقوال کو ترجیح دینے والا ہوتا ہے اسی طرح وہ شخص جس کی انجمن عادات کا تجربہ ہو چکا ہو اور وہ قابلِ احترام بھلائی کرنے کے اہل اور دوست بنائے جانے کے لائق ہوتا ہے۔ محمد اور ہمدرد عیسیٰ کی سرایش کا طالع اسی وقت کرتا ہے، جب اسے انجمنِ طبع دیکھ لیتا ہے اس کی مجلس اس کا حراج اور اس کی بچاری کا سبب معلوم کر لیتا ہے۔ جب وہ ان تمام چیزوں کو انجمنِ طبع دیکھ لیتا ہے تب اس کے طالع کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسی طرح محمد و عیسیٰ کے لئے یہ بھی مناسب نہیں کہ کسی کو جانچنے پر کئے بغیر دوست بنائے۔ جو شخص پر کئے بغیر کسی ایسے شخص کی طرف سے ملے گا جو جنگی میں مشہور ہو گیا تو وہ لٹلی کرے گا اور واسطے آپ کو طاقت میں داخل لے گا۔

اس کے باوجود انسان بھی ایسے شخص کے ساتھ بھی بھلائی کرتا ہے جس کی قدر دانی کا اسے تجربہ نہیں ہوتا اور اس کی عادات سے واقفیت نہیں ہوتی۔ لیکن وہ اس کے احسان کی قدر کرتا ہے اور اس کا اچھا سلوک دیتا ہے۔ لیکن بھی انسان لوگوں سے اس قدر غور و فکر ہوتا ہے کہ اسے کسی پر احسان نہیں ہوتا۔ حالانکہ وہ غلے کو اپنی آستین میں داخل کر دوسری آستین سے نکال لیتا ہے اور اس سے غول محسوس نہیں کرتا اور کسی پر غلے کو ہاتھ پر ٹھانہ لیتا ہے وہ غلہ کر کے لٹا دیتا ہے خود بھی کھاتا ہے اور اسے بھی نکھڑتا ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ محمدؐ آدمی کو چاہئے کہ وہ کسی عیب ان یا انسان کو غور و فکر نہ کرے اور نہ جیسے کہ اس کے لئے مناسب ہے کہ کہان کو پر کئے اور ان کی احسان مندی کے درویش کے مطابق ان سے بھلائی کرے۔ اس بارے میں اہلِ دلائل نے ایک مثال بیان کی ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ کیا یہ بادشاہ کا عیب تھا؟ یا اسے کیا لوگ جان کر تے ہیں کہ۔

بیکو لوگوں نے کہیں کوئی کھوڑا ہوا تھا۔ اتفاق سے ایک ستارہ مناسب، بندر اور شیریں میں گر پڑا۔ اس دوران وہیں سے ایک سیاح کا گزر ہوا اس نے کونجی میں جھانک کر دیکھا تو وہاں اس نے ستارہ مناسب، بندر اور شیریں کو سمجھ لیا۔ اس نے سوچا کہ اگر میں اس آدمی کو ان دشمنوں سے بچاؤں تو آخرت کے لئے شاید ہی اس سے بہتر فعل کر سکوں گا لہذا اس نے درنگ نہ کیا اور اس سے چست کیا اور اجڑا گیا۔ اس نے پھر رسالہ افلاک مناسب لپٹ کر باہر نکلا۔ انجمن اس نے تیسری مرتبہ رسالہ افلاک اس سے شریف کیا اور باہر

آگیا۔ ان سب نے اس کا کھریہ ادا کیا اور کہا اس شخص کو کوئی سے نہ لکھا اس لئے کہ انسان سے بڑھ کر کوئی شکرانہ نہیں ہو سکتا اور خاص طور پر یہ شخص۔ مگر بندہ کہنے کا میرا مکتوب اور دست شمر کے قریب ایک چھانڈ ہے۔ شکر کہنے کا میرا مکتوب بھی اس شمر کے قریب ایک جھگ میں ہے اور سانپ کہنے کا میں اس شمر کی فصیل میں دیتا ہوں۔ اگر تمہارا گزر بھی ہمارے گھر کے پاس سے ہو اور جیسے ہماری ضرورت پڑ جائے تو آواز دے گا، تاکہ ہم تمہاری اس نیکی کا صلہ دے سکیں جو تم نے ہمارے ساتھ کی ہے۔ اس سراج نے انسان کی احسان فراموشی پر کوئی احسان نہ دیا اور سوال کیا کہ اس آدمی کو بھی باہر نکال دیا۔ اس شخص نے جبکہ کرا سے سلام کیا اور کہا کہ اگر تمہارا گزر بھی ہو اور دست شمر سے ہو تو میرے مگر ضرور آؤ، میں ایک ستارہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے احسان کا بدلہ دے سکوں۔ اس کے بعد وہ اپنے شمر کی طرف چل پڑا اور سراج اپنے شمر کی طرف۔

کچھ عرصے بعد اس سراج کا اس شمر میں کوئی کام نکل آیا۔ وہاں گیا تو اسے بندہ مل گیا۔ بندہ نے جبکہ کرا سے سلام کیا اور اس کے پاؤں کو بوسہ دیا۔ اس نے مسندت کرتے ہوئے کہا کہ بندہ اس کے پاس کچھ ہوتا تو کھیں لیکن بیٹے میں ابھی آتا ہوں۔ بندہ نکلیں گیا اور بہترین چل لے آیا اور اس کے سامنے کھڑے ہوئے اس نے ضرورت کے مطابق کھالئے۔ اس کے بعد سراج شمر کے دروازے کے قریب پہنچا تو اسے شیر مل گیا۔ شیر اس کے سامنے سجدے میں گر گیا اور کہنے لگا آپ نے مجھ پر جو احسان کیا تھا کچھ دیر کے۔ مگر وہ گیا اور ایک بانگ کے قریب جا کر ایک بادشاہ کی بیٹی کو غار ڈالا اور اس کا سارا زہر لے لے آیا اور سراج کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ سراج کو پتہ نہ تھا کہ یہ کہاں سے لایا ہے؟ مگر اس نے سوچا کہ یہ تو جانور ہیں اور انہوں نے مجھے یہ صلہ دیا ہے، ہمارا اگر میں ستارے کے پاس جاؤں تو کیا ہی اچھا ہو اگر وہ خیر بھی ہو تو اس زہر کو کچ کر پوری قیمت وصول کر لے گا کچھ مجھے دے گا اور کچھ خوراک ملے گا۔ اسے تو اس کی قیمت کا بخوبی علم تھا۔

اس کے بعد سراج اس ستارے کے پاس گیا اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اپنے گھر لے گیا۔ جب اس نے اس کے پاس زیورات دیکھے تو ان کو کچھ نہیں لیا اس لئے کہ یہ زیورات اس نے بادشاہ کی بیٹی کے لئے مانگے تھے۔ اس نے سراج سے کہا۔ ذرا بیٹھنے میں آپ کے

لئے کھانا لے آؤں گھر میں کچھ کچھ کھانا سوچو لیکن پھر وہ اب ہر کل گیا اس نے سوچا کہ مجھے ایک کچھ بری سوچ ہاتھ لگا ہے۔ بادشاہ کے پاس جاؤ ہوں اور اسے اس کی اطلاع دیتا ہوں اس سے بادشاہ کے ہاں میری قدر و حرکت زیادہ بڑھ جائے گی۔ پھر وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ جس شخص نے آپ کی بچی کو قتل کر کے زہر بھیج دیا ہے وہ اس وقت میرے پاس ہے۔ اس پر بادشاہ نے چاہی جیسے اور وہ سیاح کو پکڑ کر لے گئے اور جب اس نے زہر ہلاتے دیکھے تو فوراً غصہ صاوار کر دیا کہ اسے سخت ترین سزا دی جائے اور مارے شو میں پھرا کر اسے پھانسی دے دی جائے۔ جب سیاح اسے لے جانے لگے تو سیاح نے اونچی آواز میں رونا شروع کر دیا۔ وہ بار بار کہتا جاتا کہ بندہ ساپ اور شیر نے مجھے انسان کی فراموشی کے حلقے میں پھنسا کر میں ان کی بات مان لیتا تو اس فوج کو نہ بچتا۔ اس کی یہ بات وہ ساپ نے بھی سن لی وہ اپنے دل سے پھر نکلا اور اسے بچان کیا پھر وہ جلدی سے گیا اور اس نے بادشاہ کے بیٹے کو اس ناپ۔ بادشاہ نے اہل علم کو بلایا کہ اسے دم کر لیجئے لیکن اسے بالکل طاقت نہ رہا۔ پھر وہ ساپ اپنی ایک منہ بھنی کے پاس گیا اور اسے سیاح کے حلقے میں پھنسا دیا۔ اسے اس پر بہت ترس آیا۔ وہ فوراً بادشاہ کے بیٹے کے پاس گئی اور اس کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ تم اس وقت تک ٹھیک نہ ہو گے جب تک وہ آدمی دم نہ کرے جسے تم نے قتل کر کے ہوئے سزا سنائی ہے۔ اس کے بعد ساپ سیاح کے پاس قید خانے میں گیا اور اسے کہا کہ میں تمہیں اس بات سے روکتا ہوں کہ تم اس انسان کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔ مگر تم نے میری بات نہ مانی اور پھر اسے ایک اور سخت کاچہ دیا جس سے اس کے زہر کا علاج ہو سکتا تھا اور اسے کہنے لگا کہ جب یہ لوگ تمہارے پاس آئیں گے تم بادشاہ کو بتائیے کہ وہ تمہارے پاس چنے کا پانی پلا دیا وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ جب بادشاہ تم سے تمہارے حالات کے حلقے پر پوچھے تو اسے سب کچھ بتا دیا کہ مانتے ہو پھر پھلکا دیا ہو گے۔

بادشاہ کے بیٹے نے بادشاہ کو بتایا کہ اس نے کبھی کہنے والے کو کہتے ہوئے نہ سنا ہے کہ جب تک یہ سیاح مجھے قہر نہ ڈال دے گا یہ نہیں مانتے کہ تم ٹھیک نہ ہو گے۔ اس پر بادشاہ نے سیاح کو پھانسی دے کر مارنے کے لئے کہہ دیا۔ اس نے کہا میں دم کروں تو نہیں جانتا کہ اس نے چنے کا پانی اسے پلا دیا ہوں اسے مانتے ہو ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر اس نے

اے اپنی چٹا تو وہ لٹیک ہو گیا۔ بادشاہ یہ کچھ کر بھٹ خوش ہوا اور اس سے اس کے حالات کے حقائق دریافت کیا تو اس نے سارا سارا کہہ سنایا۔ بادشاہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے انعام سے نوازا اور ستارہ کو چھائی دینے کا حکم صادر کیا۔ اس لئے کہ اس نے کذب بھائی کی اور حسن سلوک کا صلہ حسن سلوک سے دینے کے بجائے بدسلوکی سے دیا۔

اس کے بعد بیچ دانے بادشاہ سے کہا سیرج کے ساتھ اس ستارہ کے اور ان جانوروں کے دو بچے میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے اور سوچنے والوں کے لئے غور و فکر کا مقام ہے۔ اس میں یہ سبق بھی موجود ہے کہ تنگی اس شخص کے ساتھ کرنی چاہئے۔ جو تنگی کے اہل ہو خواہ وہ کوئی قرعی مزاج ہو یا انجمنی آدمی۔ بحکایت محض اور دانش کی رو سے درست ہے اسی میں بھلائی ہے اور اسی سے دوسروں کے شر سے بچا جاسکتا ہے۔

باب 14

شہزادہ اور اس کے دوست

شاہد ہشتم نے کہا میں نے یہ مثال سن لی چاہ یہ بتائے کہ اگر آدمی اپنی اصل کے ذریعے ہی خوشحالی حاصل کرتا ہے (جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے) تو ایک چالو شخص کیسے عزت اور خوشحالی حاصل کر لیتا ہے؟ اور ایک صاحب علم و دہم آدمی پر مصائب کیوں آتے ہیں؟ بیہوشانے کہا جس طرح انسان صرف اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور صرف اپنے کانوں سے سن سکتا ہے اسی طرح ملکی زندگی بھی صرف ہم وہاں سے ہی سن سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بات ضرور ہے کہ شہزادوں پر غالب آ جاتی ہے اس کی مثال ایک شہزاد سے اور اس کے دوستوں کی کہانی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ جس طرح ہوا تھا یہ؟ بیہوشانے کہا لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

چار دوست مل کر سفر پر روانہ ہوئے ان میں سے ایک شہزادہ تھا۔ دوسرا تاجر کا بیٹا تھا۔ تیسرا کسی سحر زدہ آدمی کا بیٹا تھا اور صاحبِ مجال ہی تھا اور چوتھا کسی کسان کا بیٹا تھا اور ان میں سے سب بھگداتی اور غرور و فاقہ میں مبتلا ہو گئے۔ اپنے وطن سے دور تھے اور تن کے پکڑوں کے سوا اور کوئی چیز ان کے پاس نہ رہی تھی۔ ایک روز وہ اپنی اپنی حالت پر سوچ بچار کرنے لگے ان میں سے ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق سوچ رہا تھا شہزادہ کہنے لگا کہ سارا کام تقدیر کے مطابق چل رہا ہے جو کچھ بھی انسان کے تقدیر میں ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ تقدیر پر مبرا اور اس کا انکار ہی تمام باتوں سے افضل ہے۔ تاجر کے بیٹے نے کہا۔ عقل تمام چیزوں سے افضل ہے۔ سحر زدہ آدمی کے لڑکے نے کہا حسن و جمال سب سے بہتر ہے۔ کسان کے بیٹے نے کہا محنت کرنے سے بہتر دیکھائی کوئی چیز نہیں۔

پھر سب وہاں پہنچے اور اسی شہر کے قریب پہنچا ایک جگہ جہاں 'در کسان' کے بیٹے سے کہا ہوا۔ محنت و مشقت کر کے آج کے دن کے لئے کھانا لادو۔ دیکھا اور کسی ایسے کام

کے حلقوں کو کون سے درجہ رکھتا تھا جس سے ہمارا دھوکا کھانا مل سکتا ہو۔

لوگوں نے اسے تاکا اس شرمی اور صمن سے ۷۰ روپے کی رقم چھین لی۔ ہمیں
 اور صمن لانے کے لئے تین سبک ہوا چڑا ہے وہ گیا اور کڑیوں کا گھٹا لے آیا اور شرمی لے
 جا کر ایک درہم میں بیچ دیا اس سے کھانا خریدا گیا۔ پھر شرمی کے دروازے پر کھدوا ایک دن کی
 محنت کی قیمت ایک درہم۔ پھر کھانا لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا۔ ان سب نے کھانا۔
 اٹھا دن ہوا تو انہوں نے آہیں میں کیا جس نے صمن کو تمام چھ دنوں سے اٹھل کہا ہے آج
 اس کی ہاری ہے۔ اس پر وہ معزز آدمی کا بیٹا شرمی کی جانب چل چلا اس نے سوچا کہ میں کوئی
 کام تو نہیں کر سکتا۔ مجھے شرمی میں کون داخل ہونے دے گا لیکن اسے شرمی آئی کر کھانا لئے بغیر
 ہی اپنے درختوں کے پاس واپس چلا جائے۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ ایک بڑے سے درخت
 سے ٹپک ٹپک کر پڑا کسی ایسا شرمی سے نکلے گی۔ اس درخت وہاں سے کوئی سیر آدمی گزرا
 اس سے اس کے صمن نے بہت تڑکڑ کیا۔ اسے اس کے پیچھے سے پر خاموشی شرافت کے آجر
 نظر آئے۔ اس نے اس پر تڑکی مار کر اسے پانچ سو درہم دے دیے۔ اس نے شرمی کے
 دروازے پر کھدوا۔ ایک دن کا صمن پانچ سو درہم کے برابر ہے اور وہ درہم لے کر اپنے
 ساتھیوں کے پاس گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انہوں نے آجر کے بیٹے سے کہا جاؤ! آج تم
 اپنی اصل اور تہذیب کے خیر سے آوارے لئے کھانا لے کر آؤ۔ آجر کا بیٹا چلا گیا۔ وہ چلا گیا
 حتیٰ کہ اس نے ایک بڑی جہاز دیکھا جس پر بہت سامان لدا ہوا تھا۔ وہ جہاز ساحل پر آ کر
 نظر انداز ہو گیا۔ آجروں کا کہہ اس جہاز کا مال خریدنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ لیکن انہوں
 نے مشورہ کیا کہ آج ان سے ملنے نہ خریدیں۔ جب ان کو نقصان کا اندیشہ ہو گا تو سستے داموں
 بیچ دیں گے۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے لیکن اس طرح یہ ہمیں سستل جائے گا۔ آجر کا یہ
 بیٹا راستہ بدل کر جہاز واپس کے پاس گیا اور ان سے سارا مال ایک لاکھ پچاس ہزار
 خرچ لیا اور ظاہر یہ کیا کہ وہ مال کسی دوسرے شخص پر غفلت کر چکا ہے۔ جب آجروں کے گروہ
 نے یہ بات سنی تو انہیں مال کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہوا انہوں نے ایک لاکھ درہم
 قطع دے کر سارا مال خرچ لیا۔ اس نے وہ رقم لی ایک لاکھ پچاس ہزار واپس کو بیچے اور ایک
 لاکھ درہم لے کر شرمی کے دروازے پر آیا اور وہاں کھدوا ایک دن کی محنت ایک لاکھ

درہم۔

جب چوتھا دن ہوا تو انہوں نے شہرہارے سے کہا۔ آج تم جاؤ اور اپنی عکدہ کے ذریعے ہمارے لئے بکھڑا کر لاؤ۔ شہرہارہ چلا گیا اور آ کر شہر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اتفاق سے اسی روز اس علاقے کا بادشاہ سر کیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کوئی بیٹا سڑج سوجھو نہ تھا۔ لوگ اس کا جنازہ لے کر اس دروازے سے گزرے۔ لیکن شہرہارے نے کسی غم اور غمیں کا مظاہرہ نہ کیا۔ حالانکہ سب لوگ فکین تھے۔ انہوں نے اسے اپنی جگہ اور دربان نے اسے برا بھلا کہا اور چچھا۔ کون ہو تم؟ یہاں شہر کے دروازے پر کیوں بیٹھے ہو؟ تمہیں بادشاہ کے مرنے کا کوئی غم نہیں؟ پھر دربان نے اسے دیکھ کر دروازے سے اٹھا دیا۔ جب وہ چلے گئے تو شہرہارہ پھر، چپ آ کر بیٹھ گیا۔

دربان کہنے لگے میں نے تمہیں یہاں بیٹھے سے روکا تھا؟ اس نے اسے گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا۔ جب اگلی صبح ہوئی تو اس شہر کے باشندے نے سہارے اور شہرہارے کے لئے گئے کسی کو بادشاہ بنا دیا جائے۔ سب ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے تھے اس پر دربان نے کہا میں نے کل ایک نوجوان کو شہر کے دروازے پر بیٹھے دیکھا تھا طاری طرح اسے کوئی غم یاد نہ تھا۔ میں نے اس سے پوچھو کی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر میں نے اسے دروازے سے اٹھا دیا۔ جب میں وہاں آیا تو وہ وہیں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اسے قتل بھیجا دیا کہ تیکے پاس ہی نہ ہو۔ یہ بات سن کر شہر کے معززین نے اس نوجوان کو لانے کے لئے آدلی پیچھے ہوا سے لے کر تو انہوں نے اس کے حلق میں سے پچھو جس نے کہا۔ میں شاہ خوبن کا بیٹا ہوں۔ جب میرے والد فوت ہو گئے تو میرے بھائی نے مجھ سے حکومت چھین لی۔ میں اس سے جان بچا کر اس طرف آ گیا ہوں جب اس نے پے پھٹو کی تو ہر لوگ اس کے باپ کے ملک میں جا کر گئے تھے۔ انہوں نے اسے پچان لیا اور اس کے باپ کی بہت تعریف کی۔ پھر ان معززین نے اسے اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس شہر والوں کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کسی کو بادشاہ بناتے تو اسے مطیع ہاتھی پر بٹھا کر جلاں ٹاٹتے۔ انہوں نے اس کے ساتھ اگلی ایسا ہی کیا۔ جب اس شہر کے دروازے سے گزرا تو اس نے وہاں دیکھ کر ہی گھسی ہوئی دیکھیں اس نے گی وہاں پہنچے کا عہدہ یا کر محنت، حسن، ایمان، عقل، جہم سمیت انسان

ہو گیا جس جگہ کی خبر پڑا آئی ہے۔ اٹھ کر اٹھ کر کے اٹھ کر آئی ہے۔ میرا اس حقیقت پر اور بھی
 یقین پختہ ہو گیا ہے۔ جب سے اٹھنے لگے یہ قدر منزلت حاکم کی ہے۔ اس کے بعد وہ
 اپنے دربار میں جا کر تخت پر بیٹھ گیا۔ اور خدا سے بھیج کر اپنے ساتھیوں کو اور دار میں بلایا
 صاحب علم دوست کو اپنے دربار میں شامل کر لیا اور منجی دوست کو کسانوں میں اور حسین و
 جمیل دوست کو بہت سال مل دے کہ جلا وطن کر دیا تاکہ اس کی وجہ سے کوئی فتنہ نہ اٹھ جائے
 ۔ پھر اس نے اپنے ملک کے اعلیٰ علم اور دانشوروں کو جمع کیا اور ان سے کہا میرے ساتھیوں کو
 اس بات پر یقین آ گیا ہے کہ یہ کچھ اٹھ نہ سکتا ہے انہیں حاکم کیا ہے وہ صرف اس کی بانی ہو
 لی تھوہر کی بناء پر ہے۔ یہ حسن و جمال کا حاصل و دانش کا ثمر ہے جب میرے
 بھائی نے مجھے جلا وطن کر دیا تو مجھے تو حق نہ تھی کہ زندگی گزارنے کے لئے مجھے کچھ بھی
 نہ لگا پڑا۔ کہاں کے کہیں اس مقام کا حاصل کر سکا مجھے یہ امید نہ تھی کہ جب اس ملک
 میں مجھ سے بجز لوگ موجود ہیں تو مجھے یہ سرتوہ لگے گا۔ بس! مجھے تو ان کی تھوہر اس عزت اور
 شرف کے لئے یہاں لے آئی۔

اس وقت دربار میں ایک بڑا حارس و دانائی موجود تھا وہ اٹھا اور کہنے لگا۔ آپ
 نے بڑی دانائی کی انہیں کی ہیں۔ آپ اس مقام پر اپنی انتہائی دانشمندی اور خیالات کی
 پاکیزگی کی بدولت پہنچے ہیں۔ آپ کو اپنے حقیقی ہمارے خیالات اور ہمارے حسن سخن کا بھی
 علم ہو گیا ہے۔ اور آپ نے جو کچھ جان کیا ہے اس کی بھی ہم تائید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
 نے آپ کو جو ارشاد ہی اور عزت حاکم کی ہے۔ آپ واقعی اس کے اعلیٰ تھے اس لئے کہ اللہ
 نے آپ کو دانشمندی حاکم کی ہے۔ اس دنیا میں سب سے بڑا وہ ملک بہت وہ انسان ہے
 جسے اللہ نے عقل اور فراست بخشی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے کہ ہمارے
 بادشاہ کی وفات کے بعد اس نے آپ کو کھڑے کر دیا جس عزت کا ہم کو ملے۔

اس کے بعد ایک مرد بزرگ افواجہ سراج بھی تھا۔ اس نے پہلے تو مرد و شاہ کی اور
 پھر کہا میں سراج بننے سے پہلے ایک سحر زدہ ولی کی خدمت کیا کرتا تھا جب مجھے دیکھا گیا ہے
 تالی پر یقین آ گیا۔ تو میں نے اس شخص کو چھوڑ دیا۔ اس نے میری خدمت کے عوض مجھے وہ
 دیکھا دے۔ میں نے سراج کا ایک دیکھا کا صدقہ کر دیا ہوں اور ایک دیکھا چارہ اپنے پاس رکھ

لیتے ہیں۔ میں ہزار گیا وہاں میں نے ایک ٹھکانے کے پاس چڑھاں کا ایک جھڑا دیکھا۔
میں نے اس سے ۳۰ روپے کا گھڑا ۱۰۰ روپے کے کم پر باقی لے لیا تھا۔ میں نے بڑی کوشش
کی کہ وہ ایک دھار پر دے گا۔ مگر وہ نہ دیا۔ پھر میں نے دل میں سوچا۔ ایک کو
خرید لیتے ہیں اور دوسرے کو بے درجہ ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں نہ ہو
۱۰۰ روپے میں، میں نے چاہی اہل اس مجھے ان پر بہت ترس آیا۔ اٹھ کر کل کر کے وہاں
دیکھا۔ وہاں سے کران کو خرید لیا۔ پھر مجھے شہر کا کران میں نے انھیں کسی آبادی میں چھوڑ دیا
ہو سکتا ہے کوئی ان کو ٹھکانے لے۔ اور یہ اپنی ضرورت کی وجہ سے اڑ بھی نہ سکیں۔
چنانچہ میں ان کو ایک سرسبز و شاداب باغ میں لے گیا۔ جو انسانی آبادی سے بہت دور تھا اور
انھیں وہاں چھوڑ دیا۔ وہاں کران ایک چل دار درخت پر جا بیٹھے۔ جب وہ مطمئن ہو گئے تو
انہوں نے میرا شکر پیارا کیا۔

پھر میں نے ایک کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اس بیان نے مجھے سمجھتے سے نہات
دی چہ دار میں ہلاکت سے بچا ہے۔ ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ اس کے ضمن طرک کا مل
دی۔ اس درخت کے نیچے ایک طے ہے جو درختوں سے جدا ہے۔ کیا کہا سے تانہ دی
کہ وہ اسے نکال لے۔ جب میں نے یہ بات سنی تو کہا تم مجھے کسی پر شہر خزانے کے حلق
کیا تاکہ میں وہاں تک تم جا کر دیکھ سکتے۔ انہوں نے کہا۔ جب شہر دار اور وہاں ہے تو
وہ آگھوں کی بھارت میں لگے ہے۔ شہر دار کی آگھوں پر وہ وہاں ہی ہے۔ چہ دار ہم اس
جاں کو لے کر گئے۔ جس اس خزانے کو دیکھنے کے لئے اس نے ہماری بھارت میں لگائی۔
چنانچہ میں نے وہ جگہ کوئی اور وہیں سے وہ مرجن نکال لیا جو درختوں سے جدا ہوا تھا
۔ میں نے انھیں دلائیں دیں اور کہا۔ سب تو ہمیں اس لٹ کے لئے ہیں جس نے ہمیں وہ
کچھ تیار کیا ہے تم نہیں جانتے تھے۔ اڑتے تم وہاں میں ہو۔ مگر زمین کے نیچے خزانہ ہے جو
۔ انہوں نے کہا۔ اسے مر دیا! کیا تم جانتے نہیں کہ شہر دار جو یہاں ہے اور کوئی شخص
شہر سے آئے نہیں جو حکم۔ اور شہر دار! میں آپ کو آگھوں میں لگائی بات بتا رہا ہوں۔
اگر آپ مجھے شہر میں تو میں وہاں لے آؤں اور خزانے میں ملے گا کہ وہاں پڑا ہے۔
کہ نہیں دیکھا رہی ہے۔

باب 15

فائدہ لومڑی اور بگلا

شاہد حکیم نے یہ دے کہا۔ میں نے یہ مثال سن لی ہے۔ اب مجھے اس شخص کی مثال بتائیے جو دوسروں کو تہذیب و تمدن سے بے گناہ بنانے کے لئے اسے کوئی تہذیب نہیں سمجھتی۔ یہ دے کہا اس کی مثال فائدہ لومڑی اور بگلے کی کہانی ہے۔ شاہد نے کہا۔ یہ کس طرح ہے؟

یہ دے کہا۔ لوگ جان کرتے ہیں کہ۔

ایک فائدہ کی اور بچی کی بھور پر دیا کرتی تھی۔ وہ جانی سخت سے اس کی چوٹی پر گھونٹا چار کرتی اور دے دیتی اور بھران کو چنے کے لئے بیٹھ جاتی۔ جب انہوں سے بچے لگتے کا وقت آ جاتا تو ایک لومڑی آتی تھی یہ وقت معلوم ہوتا تھا۔ وہ بھور کے بچے لکڑی پر جاتی اور شور مچاتی اور کہتی اپنے بچے بچے پیٹتے اور دے دیتی تھیں اور پھر آ جاکر ان کی ایک دھواں کے پاس دے دیتی تھیں۔ اس دوران کی بگلے کا ادھر سے گزر رہا تھا وہ بھور پر بیٹھ گیا۔ جب اس نے فائدہ کو بچی لٹکھن صورت خانے دیکھا تو کہنے لگا۔ کیا بات ہے؟ بہت پریشان نظر آ رہی ہو؟ اس نے کہا۔ یہاں بگلے! مجھے ایک لومڑی کا خوف کا ہوا ہے جب بھی میرے بچے لٹکتے ہیں وہ مجھے آ کر دھکا دیتی ہے اور میں اس کے اوپر سے اپنے بچے بچے پیٹتے دیتی ہوں۔ بگلے نے کہا اس سرتجہ جب وہ آئے تو اسے کہنا میں اپنے بچے نہیں لٹکھوں گی تم اوپر آ جاؤ۔ جب تم میرے بچے کھانے آؤ گی تو میں انہیں جاؤں گی اور اپنے آپ کو بچوں کی ہڈی اسے یہ تہذیب کا کرسمس کے کنارے پر چھانک گیا۔

اور لومڑی نے شاہد کو وقت کے مطابق آتی اور اسے دھکیاں دینے لگی۔

فائدہ نے اسے وہی جواب دیا جو بگلے نے اسے سمجھا تھا۔ لومڑی نے کہا مجھے بتاؤ تو یہ جواب تمہیں کس نے سکھایا ہے۔ فائدہ نے کہا بگلے نے۔ اس نے بعد لومڑی میری

وہاں اس نے بگے کو کھڑا کیا۔ تو اسے کہنے لگی۔ یہاں بگے! جب ۱۲۸ میں طرف سے آئے تو اپنا سر طرف کر لیٹے ہو؟ اس نے کہا۔ اپنی طرف۔ لوزی نے کہا۔ اگر اپنی طرف سے آئے تو۔ بگے نے کہا اپنی طرف کر لیٹا ہوں یا پیچھے کی طرف۔

لوزی نے کہا جب ہر طرف سے ہوا آئے گئے تو ہلکا کرتے ہو۔ اس نے کہا میں سر کو ہوں میں پچھا لیٹا ہوں۔ لوزی نے کہا کہیے کرتے ہو؟ میرا تو خیال ہے کہ تم نہیں کر سکتے۔ بگے نے کہا کیوں نہیں کر سکتا۔ لوزی نے کہا۔ دکھاؤ کس طرح کرتے ہو؟ اس کی جسم اے طائران ہڈی پر ہوا زخمیں اٹھنے پر ہم پر بڑی فعالیت دی ہے۔ تم ایک لمبے ۱۰ کچھ جان جاتے ہو جو ہم لوگ ایک سال میں بھی نہیں جانتے اور وہاں بھی جاتے ہو جہاں ہم نہیں بھیج سکتے اور ہمارے دل اور ہمارے منہ کے لئے سر کو ہوں میں پچھا لیٹے ہو۔ جتنی مبارک ہو تمہیں مبارک ہو۔ اور وہاں دکھاؤ کس طرح کر لیٹے ہو؟ اس نے بگے نے اپنا سر ہوں کے بگے کر لیا۔ تو لوزی نے لپک کر اسے پکڑ لیا اور ایک ہی جھٹکے میں اس کی گردن توڑ دی۔ پھر کہنے لگی اپنے آپ کے دشمن! افتخار کو تو دھریں تاتے ہو مگر اپنے لئے تمہیں کوئی دھریں نہیں اور تمہارے چٹ کر گئی۔

اختتام

جب بیہوش کی منگھوس بات پر غم ہو گئی تو بادشاہ خاموش رہا۔ پھر بیہوش کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! میری دعا ہے کہ آپ ہزاروں بری زندہ رہیں اور پھر سے عالم پر حکمرانی کریں۔ اٹھا آپ کو ہر جسم کی نعمت سے سرفراز فرمائے خوشی اور اطمینان عطا کرے۔ اس کی شہر پر آپ کی بھلائی کرے۔ آپ میں علم اور علم و ہوش و خیال موجود ہیں۔ آپ اپنے غم اور فراست اور علم میں کامل انسان ہیں۔ آپ کی رائے اور بصیرت بے دریغ ہے۔ آپ کی باتیں ہاتھ دھرتی ہیں اور آپ سرور گرم چشمہ نصیب ہیں۔ لہذا جنگ کے وقت بھی بڑی تدبیر کا نہیں اور مصائب کے حکم میں میرا شکر کا دامن اٹھ سے نہ چھوڑیں۔

میں نے اس کتاب میں آپ کے لئے ان تمام باتوں کی وضاحت کر دی ہے جو آپ نے مجھ سے دریافت کیں اور ان کا تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔ میں نے آپ کی

خیر خواہی کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور اپنے علم کے مطابق آپ کا حق نصت ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ اس طرح اس کتاب میں صحت اور خیر خواہی کے جذبات نکلا ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود جس طرح تنگی کی سمجھن کرنے والا اس پر عمل کرنے والے سے زیادہ نیک نہیں ہوتا۔ اسی طرح صحت کرنے والا شخص بھی اس شخص سے بہتر نہیں ہوتا۔ جسے صحت کی کمی ہو اور خیر کی تعلیم اپنے دماغ سے نکالنے والے سے زیادہ سعادت مند نہیں ہوتا۔

(فتح شد)

ہماری مطبوعات



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30



Rs.30

منزل 4 مدین پلازہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 0321-6450283
0300-6450283

انجیل پبلشرز